

# مرکز الحیاتیہ قندھاری خیرا

سحت اور اس کے حدوث بقا مرض اور اس کے زوال کے سہا بکے خالق کا  
ہزار ہزار شکر کہ علم طلب کی بے نظیر کتاب

مشی اللہ علیہ السلام

اور اس کا بیل

ترجمہ ردوی بدرالدی

جو رئیس نوسای حکامی خاق اقلیم بلدان، مثل مائل اطباء اکند و ازمان حاجی  
حرمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد بدرالدین خاں لفتاوی ہلوی و طبع السامی  
علی روستائے کجاستہ۔ بایتمام خواجہ مصلح الدین احمد خان

مطبع مصلح المطابع علی بن حسین بن حسین

ماہرمہ ۱۳۱۵ھ ترمہ ۱۳۱۵ھ میر خان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# گزارش ہفتہ

Check No  
1987

محرم و متعینہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کتاب امتحان الاتبار کا فائدہ اٹھانے والی عریضہ الوجود چیز ہے جبکہ بیچ و خرید غیر مترقبہ سے تعبیر کرتا ہوں اور اس کا ہاتھ آنا ہونے لپٹے حکماً ایزی خیال کرتا ہوں۔ میرا یہ خیال بہرگز غلط نہیں یا مبالغہ پر مشتمل ہونے کی گنجائش نہیں رکھتا کہ فی زمانہ ہندوستان کے تمام کتب خانے یا دارالعلوم کے کتابی ذخیرے اس صحیفہ نامیاب سے خالی ہیں

تخصا و قدوس نے یہ فخر میرے لیے دو بیت رکھا تھا کہ پیش کتاب مجھے میسر آئے اور اسکی ترجمہ نگاری میرے لیے سرمایہ یادگار اور مغاخرت کے تذکار ہو۔

یہ گوہر گراں بہا مجھے خزینہ کتب حضرت استاد ذی ملاذی حتم الام الذی لعمدۃ الملک حکیم محمد احسن امداد صاحب بجا و ثبات جنگ مبرور سے دستیاب ہوا۔ اور میں اس کے مطالعہ سے روشنی گیر ہوتا رہا۔ اس کے فضائل کی عمومیت اور فوائد کی کثرت نے وقتاً فوقتاً مجھے اس امر پر تامل کیا کہ اس کا ترجمہ اپنی ملکی زبان میں کر کے ہر وطنوں اور زبانداروں کی خدمت میں پیش کروں جس سے اس کے فیض و افادہ کی عمومیت جو فی الحقیقت عربیت کے پیرایہ میں ہونے کی وجہ سے ہمارے اہل ملک کے لیے خصوصیت کے دائرے میں محدود ہو گئی ہے آزاد ہو کر

عام نفع رساں ہو جاوے۔ علی الخصوص ایسے زمانے میں کہ باہر جی علم دوست گورنمنٹ کے سایہ عاطفت و قدر دانی میں ہماری ملکی زبان بہت کچھ تصنیفات و تالیفات پر قادر ہو جاتی ہے۔ طبیب قدیم کے ایسے عجیب و غریب حکم کا جسکی کوئی دفعہ باوجود امتداد و تہ تبدیل کے قابل نہیں آؤر جو بجائے خود عمد و متحمل لاطباہ و دستور عمل معالجین ہے اورو زبان میں ترجمہ کر کے اہل ملک کینڈست میں پیش کرنے کا خیال زیادہ محرک رہا۔

یاد مرسل مشہوت ہے کہ ہندوستان کے مدارس طبیبہ و روار العلوم اور شائق رو ساعرے سے البتہ یہ تصنیفات کی ضرورتوں کو محسوس کر رہے ہیں اور ہماری مدبر گورنمنٹ بھی ہمیشہ سے متوجہ رہی ہے کہ معالجہ مرضیوں کے لیے کامل لایق معالجوں کی جمعیت ملک میں بڑھے حتیٰ کہ اس نے طب جدید کے رواج کے ساتھ اور علوم کی تعلیم کی سندا اور ڈپلومہ کی قیود مقرر کی ہیں جسکے حاصل کیے بغیر کسی ڈاکٹر پڑا کٹری کے مغز خطاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور سمجھدار اور تعلیم یافتہ شخص اپنی جان کو اس کے قبضے میں نہیں دے بیٹھتا۔ طب قدیم ایسے ہی بعض وجوہ سے بدنام ہو رہی ہے اور جس طرح یونانی حکیم جراحوں کو بوجہ انکی بے علمی کے صرف چند دواؤں کی واقعیت یا تجربہ کی قلیل بضاعت کے سبب نظر خسارت سے دیکھتے ہیں طب انگریزی کے تعلیم یافتہ طبیب یونانی پر عام طور سے باوصف ملکی ذہنی علمی اور کمال فن کے نظر وقعت نہیں ڈالتے اسکی باعث وہی بدنام کنندہ لکھنامی چند لوگوں کا گروہ ہے جو فن طب اور ماہرین فن کے دامن قابلیت کا بد نما داغ بنے ہوئے ہیں۔

یہ تھا فایز التحصیل طلب علم طب کے لیے امتحان میں نہایت کارآمد ہے اور اسکے اصول سوال و جواب کی عو نظیریہ انتقون انسان کے لیے دیگر مطالب فروعی کے اخذ اکتساب میں زبردست رہنما کا کام دیتی ہیں۔ طب قدیم کی اس سے زیادہ پرانی مستند کتاب اس جزئیہ خاص میں جو حاوی اصول عام ہومیوری نظر سے نہیں گزری۔ علاوہ سوالات و جوابات علمیہ کے۔ کمالی راجا جی۔ شکستہ ہندی وغیرہ کے متعلق اس میں



ایسے ابواب ہیں جن کے فائدہ مند قواعد و ضوابط قدیم میں عملاً جاری تھے اور زمانے کے انقلاب سے ایسے متروک ہوئے کہ آج کے سقوط سے نفس علم و فن کی کمالیت میں نقصان کا خطرہ لگایا جانے لگا

اس کتاب سے وہ وقت بھی بآسانی رفع ہو جائیگی جو طالب علموں کو مدارس طبیبہ میں اپنے امتحانوں کی عدم ہمدردی سے واقع ہوتی ہے اکثر طلبہ مدارس طبیبہ کے ہرچہ ہائے امتحان بلا دور و دراز میں امتحانوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جسکی وجہ سے امتحان طلبہ کو شکوہ مریدان مدارس سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہمارے ملک میں قومی طور پر یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی کہ اطباء یونانی اپنے مقابل میں دوسرے کو بہتری سے یاد کریں اس کتاب کے داخل تعلیم ہونے سے طلبہ مدارس کی شکایت کا بہ سہولت اسناد ہونا ممکن ہے جو تعلیمی حیثیت سے چینی کے دروازے کے مسدود ہونے کا عمدہ آلہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے بوجہ ہوتا ہے کہ جس طرح ہر فن کے قواعد و ایکٹ ہماری حکمران کو غنٹ مرتب کرتی ہے اسی طرح اس وقت جبکہ طبیب قدیم یونانیوں سے عرب میں منتقل ہوئی تو وہ ان کے کالمین کی تحریک سے عبد العزیز بن علی مطہب نے بعد معدلت گسٹری مستیہ الزور **صعفی الدین** اس کو زبان عربی کے رشتہ میں منسلک کر کے وٹس ابواب پر شیلزہ بند کیا ہر باب میں بیس بیس سوال جواب کتب قدیمہ بآل سے استنباط کر کے درج کیے۔ کتاب مذکور جو میرے پاس ہے وہ قدامت کی لا جواب دستاویز ہے مشتمل ہجری سے قبل کی سلک تحریر میں آئی ہوئی ثابت ہوئی اہل عرب کا قدیمی نسخ خطبہ سرخیاں خطثلث میں ہیں۔ جو اس دور میں کتابت کیے مرسوم تھیں معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین اسلام میں سے کسی نے شاہان مغلیہ کے عہد سلطنت میں اسکو تحفہ ہندوستان کے کسی فرماں روا کو بھیجا کیونکہ اس کتاب پر شاہی کتب خانہ کی مہریں ہیں اور مختلف سلاطین کے عہد میں ہونیکا ثبوت بتاتی ہیں۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ۔ شہاب الدین

محمد شاہجہاں بادشاہ کی موہیرا اس پر ثبت ہیں غالباً گردشِ فلک کج رفتار نے مشعر کے مفندہ میں  
سلطنت کے تغیر کے ساتھ جب تمام شاہی کارخانوں کو زیرِ بربکیا تو کتب خانہ پر بھی وہی مصیبت آئی اور  
کتاب اس محفوظ مقام سے نکلی۔ اس میں چند ورق کم تھے جنکو زمانے کی دستبرد نے شیراز سے جدا کر کے  
اُس کے کمال میں سخت نقص پیدا کر دیا تھا۔

یہ عرصے سے اس فکر میں تھا کہ کوئی نسخہ اس کا اور ملے تو اس سے مقابلہ کر کے اُسکی تکمیل کر لوں اور ترجمہ  
کروں۔ لیکن ہندوستان کے مشہور اخبارات میں اشاعتِ اہل علم و فضل سے رجوع شایقین کی تلاش حتیٰ کہ  
غیر ملکی اخبارات تک میں مشتبہ کرنے سے کام نہ نکلا۔ اور کہیں سے آواز نہ آئی کہ دوسرا نسخہ مقابلے کے  
موجود ہے آخر مجبور ہو کر لائبریری کے لائبریرک کلمہ کے بموجب کمر بہت باندھ کر ترجمہ شروع کر دیا۔

یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسکی ترجمہ نگاری میں مجھے کن کن مشکلات کا سامنا ہوا۔ اول میری کم مانگی علم و تجربہ  
عربی حبیبی فصیح زبان کا ترجمہ اور وہ بھی اردو حبیبی مفلس زبان میں۔ تیسرے لغات و اصطلاحات طبیبہ  
یونانیہ کا ایسا ترجمہ کہ نفس لفظ کے مختص اثرات معدوم نہ ہو جاویں۔ چوتھے۔ کتاب کی گہنگنی سے اکثر الفاظ  
کا مشکوک ہو جانا۔ پانچویں بعض مقامات اصل کتاب میں کتابت کی غلطی۔ چھٹے جوابوں میں ایسی کتابوں کا  
حوالہ جن کے ناموں سے اس وقت ہندوستان کے طبیبوں کے کان نا آشنا ہیں۔ ساتویں عبارت کتابت  
کا بعض مقامات سے کٹا اور شاہ ہونا غرض کہ کن کن باتوں کی تصریح کی جائے جو میرے لیے دشواریاں بن کر  
کامیابی راہ میں سنگ راہ ہوتی رہیں اور انکی تکلیف دہ دل من دانہ و من دانہ و دانہ من دانہ مگر الحمد للہ  
کہ ان تمام لغزشوں سے میرا قدم جاوہر استقلال سے نہ ہٹا اور برابر ترجمہ نگاری کی راہ میں سرگرم خرام رہا۔

آغاز ترجمہ میں خیال تھا کہ ملکی رعایتوں اور طب تدبیر کے حاوی مطالب کل ہونیچے اظہار کی ضرورتوں سے

اس کا ترجمہ انگریزی-فارسی-اردو-تین زبانوں میں کیا جائے تاکہ اپنے فوائد کی کثرت کے ساتھ سب کے لیے  
کیساں کا آمد ہو اور اس طرح قالب طبع میں آئے کہ ایک صفحہ میں دو کالم ہوں۔ اول عربی دوسرا فارسی۔

دوسرے صفحے میں بھی دو کالم کیے جاویں پہلا اردو دوسرا انگریزی مگر جب زبان اردو ہی کے ترجمے میں مجھے  
بہت کچھ وقتوں کو برداشت کرنا پڑا تو لا علمی زبان انگریزی اور عدم آگہی مصطلحات طب جدیدہ اور غیر موجودگی  
ایسے لائق ڈاکٹر کی جو طب کی دونوں شاخوں کا ماہر ہو میرے اس ارادے کے ختم کرانیکلی اور معین ہوئیں۔

موجودہ اگرچہ کئی سال سے تیار ہو گیا تھا الا اوراق کی کمی نے اسکی اشاعت سے باز رکھا تھا۔ اس عرصے میں اکثر  
میرے فاضل لائق اجاب برابر ساجی رہے کہ میں اس نقصان کو نظر انداز کر کے موجودہ ترجمے کو ہی خالصاً  
لنفع الخلائق شائع کروں مگر مجھے اس طے شدہ سے امید تھی کہ من جد و جد کے بموجب مشکلے نیست کہ اس  
نشدہ مرد بایک ہر اسان نشوونہ کا مشہور مقولہ میری محنت تلاش ضائع نہ ہونے دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میر  
تجسس جیانی کا نخل بار آور ہوا اتفاقاً جناب شیخ العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی سابق پروفیسر عربی

محمد علی علی گڑھ کسی تقریب سے دہلی میں آئے۔ میں نے ان سے کتاب مذکور کا تذکرہ کیا مولوی صاحب صحت  
نے باوجود اپنی وسعت نظر اور غیر محدود واقفیت کے کتاب سے اپنی عدم واقفیت ظاہر فرمائی۔ ہاں اس کے ساتھ  
وعدہ فرمایا کہ اگر کہیں نگاہ پڑی تو ضرور اطلاع دوں گا۔ اس کے چند دن بعد مولوی صاحب کو سفر بیروت و مصر طویل

درپیش ہوا اور وہاں اس کے علم و فضل نے کتب خانوں کی سیر کرائی۔ اس کتاب کا ایک نسخہ قلمی خدیو کے کتب خانے میں  
انھوں نے دیکھا اور اپنی یادداشت کے لیے دنبا برافیا سے وعدہ میرے کتب خانے کے کمرے اور الماری اور

کتاب کے نمبر اس طرح پاکٹ بک میں نوٹ کر لیے۔ نمبر خصوصی ۲۰۳ نمبر عمومی ۳۰۴ صفحہ ۳۲ جلد سادس فہرست  
کتاب خدیو جس فہرست کا صفحہ مولانا شبلی نے لکھا ہے اسکی لوح پر یہ لکھا ہے ۲۰۴ جلد سادس من فہرست

العربیہ المحفوظہ بالکتب خانۃ الخدیوۃ الکائنۃ بسراے درب الجانیر مصر المحروسۃ المغربیۃ طبقہ اول مبصرۃ  
 جب وہ مع الخیر ہندوستان واپس آئے تو یہ نوید مجھے سنائی اور میرے بھیج دیئے میں نے ان نمبروں کے نسخے  
 سے بہت کم کتب خانہ سے تحریرات کا سلسلہ جاری کیا۔ واللہ علم بعد مقام یا غیر ملکی تعلقات کے الحاق سے غرض میری  
 یہی بھی مشکور نہ ہوئی۔ میں نے مکرر شعلہ علمی موصوف کو تکلیف دی انہوں نے اپنی علم دوستی و اخلاق عظیم  
 مزین تکلیف گوارا کر کے اپنے غرض سے میری کتاب صبر بھجوا دی اور سنی جانج زیدان بھی اپنے دوست  
 فاضل یوروپین کی معرفت کتب خانہ خدیوہ کے نسخے سے اس کے گمشدہ اوراق کو باعتیاط نقل مقابلہ معرفت احمد بن ابراہیم  
 کر کے مجھے چند روز میں واپس منگا دی۔

ترجمہ نگاری کے زمانے میں احباب طلباء کا بہت عزیز وقت میری کم فرصتی خدمت مرضی کی وجہ سے ضایع  
 ہوا خاص کر بار والا قدح حکیم محمد نعمت اللہ خاں صاحب ہلوی اور برہورداد حکیم مرزا محمد بیگ سلیمان اللہ  
 تھانی کو اپنی گرانمایہ اوقات زیادہ صرف کرتی تھی ان سب کی شکر گزاری محبت میں میرا ساغر دل لبریز  
 ہے۔ بعد محکمہ اس کی نظر ثانی کی وقت میرے مہربان حکیم محمد غیاث الدین خاں صاحب سلامۃ اللہ  
 جو اسکی صحیحہ و مقابلے میں جان تاں کوشش کی اور میرے مکرم جناب نواب سید زکر یا خاں صاحب  
 سابق ڈپٹی انسپکٹر سرشتہ تعلیم بریلی نے جو عبارت کی درستی اور زبان کی سہواری میں توجہ مبلغ فرمائی۔  
 ماوراء اس کے تحصیل طب کے شفا کے جوابات میں جو وقت واقع ہوئی اسکی سند تحقیق بوساطت کتاب  
 رئیس لوہار و سلا اللہ تعالیٰ و بیضی حضرت مولوی محمد عبدالحق صاحب خیر آبادی خلف حضرت مولانا محمد  
 فضلی صاحب مغفور ہوئی یا رفیع شکر جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب ہلوی مفتقر فقیر حقانی  
 نے فرمائی اور نواب وجہ الدین احمد خاں صاحب جنکی سفارش کی بدولت مولوی محمد شبلی صاحب

اس کتاب کو صبر بھیجوا یا ان تمام حضرات کی سپاس آزاری معاونت کے لئے میری زبان اور قلم کی بسلامتیں  
الفاظ نہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ملہ سے ان بزرگواروں کو جزا رحیم عطا فرماوے۔

اگرچہ طب چند پشت سے متصل میرے خاندان میں چلا آتا ہے اور نیز میری عمر کا سارا حصہ بھی یہی ہیں  
صرف یہ ہے کہ انسان مرکب من الخطار و لیسان کے عام کلیہ یا خود میرے نقص علم کی  
خاص جزئیہ کے باعث سے ٹھکرا عزت افزا ہے کہ باوصف حرم و احتیاط ممکن ہے کہ غلطیاں ہوں نہ ناظرین  
الوالاء ابصار سے التماس ہے کہ اگر اس میں میرے متعلق اخلاط ملاحظہ فرمائیں تو اپنی الوہ عزتی سے اسکی  
اصلاح کریں اس لئے کہ میرا مقصود اس ترجمے سے محض نفع رسانی عامہ مخلوق ہے اور اس ضمن میں اپنے  
واسطے اجازت و ہی کا حصول جو رفہاء کے کاموں کے لئے منجانب اللہ موعود ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ معاصرین کاملین اسکو بدھت سہام مطاعن بنائیں بلکہ چشم قبولیت سے دیکھیں  
اور بندگان خدا ان معالجین کی ناقص العلیمی کے نظام کے دائرے سے نکلیں جب بدھت ہماری طب قدیم بنام ہونکا  
ہے اور چالیس دن کی ایک چلہ کشی سے ولی اور ایک میزبان الطب پڑھنے سے طبیب کی مثل جو ان پر  
صادق آتی ہے اس سے محفوظ رہیں اور یہ کتاب محکم امتحان ہو جائے۔

اسکی ترتیب و تدوین میں مصارف کثیر کلمجہ بار اٹھانا پڑا ہے اس لئے مدارس اگر اسکی خریداری میں میری  
اعانت کریں خواہ داخل درس کرنے کے اعتبار سے خواہ امتحان میں اس کے سوالات لینے کی غرض سے  
تو قدر دانی علم و فن کے منافی نہیں ہے اسی واسطے میں نے اسکو جس بڑے ڈکرا یا ہے کہ بجائے نفع کے  
نقصان حاصل نہ ہو۔

اس زمانے میں زیادہ قدر دانی و سرپرستی کی توقع بادی النظر میں گورنمنٹ عالیہ سے ہے کیا عجب ہو

کہ انگلنڈ و ہند کی یونیورسٹیاں اگر اسکی قبولیت فرمائیں۔ میری یہ بھی آرزو ہے کہ اگر حیات مستعار نے  
 وفا کی تو اس کے فارسی ترجمہ پر بھی کوشش کا قلم اٹھاؤں گا۔ لیکن انگریزی ترجمے کا با عظیم میر مردوش  
 کے تحمل سے پر جہاز اند ہے ۵ ہاں مگر لطف شامین ہند گامے چند، کے فخر سے گوڈنٹ عالیہ  
 توطیاداد فرماوے تو یقین اپنے روحانی و جسمانی قویٰ کو پھر اس فیض سراں کام کی نذر کر سکتا ہوں۔

آخر میں میرا خزانہ التماس ہے کہ جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے لطف و فائدہ اٹھادیں ان سے  
 استدعا ہے کہ عاصی کے حق میں اور اس کے صل مصنف مغفور کے اور حضرت استاذی احترام الدولہ  
 بہادر مہر و راجن جن بزرگواروں کے علی قدر حال مدد ہی سے یہ ناطورہ و لفریب کرسی نشین شہود ہوا۔

ان کے یئے دعائے مغفرت فرماویں :

”وہر کرکریاں کار ہادشوا نسیت“

{ خادم الاطبار و المعالجین محمد بدیع الدین صلوٰی احراری عنفا عہد }

## فہرست امتحان الالباب کا فہرست

## فہرست ترجمہ اردو سنی ہدایہ

۱۷ پہلا باب نفس کی پہچان میں

۱۶ الباب الاول فی النفس

۳۷ دوسرا باب قمار و س کے بیان میں

۲۶ الباب الثانی فی القمار

۴۷ تیسرا باب بیوی اور بھران کے بیان میں

۳۶ الباب الثالث فی النکاح والبیات

۶۵ چوتھا باب علامات کے بیان میں

۴۸ الباب الرابع فی علامات الجہد والخوف

۸۳ باب پانچواں دواؤں کے حال میں

۸۲ الباب الخامس فی الدوائی

۱۰۵ چھٹا باب دوا کرنے کے حال میں

۱۰۴ الباب السادس فی الدوا

ساتواں باب اُن چیزوں کے بیان میں جو

۱۴۲ الباب السابع فیما یسل عنہ الکحل

جڑ نکھیں بنانیوں سے پوچھی جاتی ہیں

۱۴۱ الباب الثامن فیما یسل عنہ الجرح

آٹھواں باب اُن باتوں میں جو جراحت

۱۶۰

پوچھی جاتی ہیں۔

۱۶۱

نواں باب اُن چیزوں میں جو شکستہ بند

۱۸۲ الباب التاسع فیما یسل عنہ الجبر

پوچھی جاتی ہیں۔

۱۸۳

دسواں باب طب کے اصول کے بیان میں

۱۹۹ الباب العاشر فی مسائل من صول فی الصناعة

نفل مند طب مترجم عطیہ حرم الدولہ

۲۱۸





من یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

صحت اور اس کے حدوث و بقا مرض اور اس کے زوال کے سبب کے خالق

ہزار ہزار شکر کہ علم طب کی سب سے نفیس کتاب

# امتحان الباری کا وظیفہ

اور اس کا تمثیل

## تجرۂ اردو سمیعی بزرگ الدجی

جو رئیس روسای حکمای حذاق اقسام میدان۔ مثل اہل طبای اکنہ و ازان حاجی

حرمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد علی الدین خان صاحب بھوی مظاہر ہمای علی

سے کیا ہے۔ باہتمام خواجہ مصطفیٰ الدین احمد خان

مصطفیٰ المطابق قلعہ علی میں طبع ۱۳۱۵ھ

تراہیم بیگم خان

کتابت  
۱۱



الحمد لله الذي امد بفوائد الحكم واسبغ فواضل النعم وحسب الانسان  
 وسئل ما علم يعلم وجعل له من الحيوان والنبات والمعادون ما يحفظ صمته  
 باؤنه ونزله اسقم وصلى الله على سيدنا محمد خاتم الرسل وعلى آله وسلم  
 اوما بعد زفان علوم قد اشرقت نيرانها وظهرت بعد الخمول  
 آياتها وتوحيث انفس اربابها وعلت بهم طلاهبها وقام سوق الفضائل  
 لتأذو والمعارف في هذه الدرة الكريمة وقل جاري الحق وزيتق الباطل فاما علم الاديان  
 فقد قام مجد لا زال قائما وغرنا به لابرع عزة ملازما وتشيدت اركانها



مجمع حمد ہے اُس خد کو جس نے مدد کی فواید عکستے اور انعام کیا بڑی بڑی نعمت سے اور پیدا کیا انسان  
 اور تعلیم کیا اُس نادان کو، و مرتبہ کریں اُس کے سببے جانداروں اور روئیدگی زمین اور کافوں سے وہ  
 چیزیں جو اُس کے حکم سے نگاہ رکھیں انسان کی صحت کو اور دُرور کریں ہر طرح کے سقم اور علت کو اور  
 رحمت کرے خدا ہمارے سرور جناب ختم الرسل محمد مصطفیٰ اور اُس کی آل پر اور سلام بھیجے اُن  
 برگزیدگان بارگاہ عز و جلال پر بعد حمد خداے معبود اور دو نامعد و صاحب مقام محمود کے  
 واضح ہوا و قدردانان علوم پر لائح ہو کہ تحقیق روشنیاں علوم کی چمکی ہیں اور نشانیہاں شمس کی بدرِ شمس  
 ہو جانے کے ظاہر ہوئی ہیں۔ ارباب علوم کے نفس قوی ہیں اور تہتیں طالبانِ علوم کی بڑی آہی ہیں  
 اور بازار فضائل کا قائم بٹھ ہے۔ اصحابِ معارف نے اس آیت کو اس عہد میں پڑھا ہے کہ خد تعالیٰ  
 اور باطل مٹ گیا، پس علم ادیان یعنی فقہ اور شریع کا توبہ حال ہے کہ اُسکی بزرگی قائم ہوئی ہے خد بخشنہ  
 اُسے قائم رکھے اور اُس کے طلبکار کی اُمید اس عہد میں دائم رکھے کہ مضبوط ہو گئے ہیں اُسکے اُکال،

وطاب لطالبه زمانه لكل ذلك بالنظر الاسنى من المقام الاسمى  
سيد النور اياك الاعناق الصاحب بقيقه السلف مفتى الفريقتين  
صفى الدين عبد الله بن على لازالت الافلاك لامره طائعه وتيجان  
الاملاك فى مقامه ساجدة راکعة مابدت شمس طالعته وسحت سحب  
هامته هامته الصاحب الذى لا راد من لبشر لما اراد فهو حبر العلم  
الذى لا يفتر تياره وبدر المجد الذى لا يكسف انواره وسراج الفضل  
الذى لا يخيبوناره ونغام الكرم الذى لا يقلع امطاره قد استولى على  
ابد الكمال فلن يوصل اليه واستعلى على دول الغاية فلم يزاحم عليه  
فهو من الدهر نبيج وحده من الفخر واسطة عقده فلونا جبال النظم قوافيه لقال فيه  
اذا ما رايت رفعت لحي تلمقتها يمينك واليسار وان ما غارة شفت  
لفقر تعقبها الغنى بك ويد اليسار جمع اشقات الفضائل وملك  
اعناق الاحرار بالخرم والغرم والنائل وشهد قول الثاقب به خلقت بلا مشاكلة  
لشيء فاننا فوق وثقلان وون به شمس لايمان مشرقة فى سماء عجيبه وآيات  
انوار ما يهدي لميت النصال بده ومحيه تلوح فى افق الظلمة كانهاملة الاسلام فى  
الممل فآياته الباهرة لا يحصى عددها ولا يحصر ولا ينسى محفوظا ولا يسرفا لقوة

ع الفخر

فلسفه

فضلال

نظرها

اور اُس کے طالبوں کا اچھا وقت ہے اور مساعد ہے زمان۔ پس یہ نکل ترقی نظر روشن سے اُس بارگاہِ  
 بندہ کی ہے جو ستیہ النور ہے تمام گردنوں کا مالک ہو رہا ہے۔ اگلوں کا بقیہ ہے اور دونوں  
 فریق کا مفتی ہے صفی الدین عبد اللہ بن علی ہے ہمیشہ آسمان اُس کے حکم کے فرماں بردار  
 رہیں اور تاج فرشتوں کے اُس کے آستان کے سجدہ گزار رہیں۔ جب تک کہ آفتاب آسمان پر  
 درخشاں رہے اور ابر زمین پڑھ کر افشاں اور باراں رہے۔ ایسا صاحب ہے کہ جب کسی امر کا ارادہ  
 کرتا ہے کوئی بشر اُس کو رو نہیں کر سکتا ہے۔ وہ علوم کا ایسا دریا ہے جسکی موج کبھی ٹرک نہیں جاتی۔  
 اور بزرگی میں وہ ایسا ماہِ کامل ہے کہ جسکی روشنی کو کبھی گہن نہیں لگتا۔ ایسا چراغِ فضل ہے جس کی  
 نوک نہیں ہوتی اور ایسا برکرم ہے جسکی جھڑی نہیں تھمتی۔ ایسی حد پہنچا ہے جہاں پہنچا نہیں جاتا اس  
 انتہا پر غالب ہوا ہے کہ کوئی اُس سے نہیں ٹکراتا۔ پس وہ زمانے میں نکتا ہے خضر سے اُس کو برنایا  
 کا رشتہ بندھا ہوا ہے۔ پس اگر نظم کجے تکلف قوانی ہاتھ آتے تو ہسکی مدح میں اشعار کہے جاتے۔

جب بزرگی کا ہونشاں برپا	اُس کو لے لے ترایین و یسار
کوئی غارتگوں سے گرٹ جائے	پھر وہ تیسرے کرم سے ہو زردار

تمام فضائل اُسکی ذات میں باہم ہیں۔ سب آزاد اُس کے امداد اور مال سے بندہ بے وام و درم  
 ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

مجھ سا پیدائیں ہوا کوئی	تو ہی بالاسہ لائے جن ہیں کم
-------------------------	-----------------------------

آفتاب ایمان کا اُس کے چہرہ پرتا ہوا ہے اور اُس کے نور کی نشانیاں ایسی درخشاں کہ مَرُوہ گمراہ کو  
 بھی راہِ راست دکھاتی ہیں اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کے رستے پر لاتی ہیں۔ اُسکی پیشانی شبنم  
 میں ایسی چمکتی ہے جیسے تمام تلوں میں تلتِ اسلام۔ اُس کی آیات باہرہ گنی نہیں جاتیں حصر  
 میں نہیں آتیں۔ اُن میں سے جو یاد ہیں مجھلا نہیں سکتے۔ اور اُن کو سیطِ چھپا نہیں سکتے۔ پس قوتِ

الانسانية عاجزة عن استيعاب فضائله معترفه بالتقصير عن اداء فرض  
مدحه ونوافله وفيه اقول

لو شغلنا بمرحك الاعمار	او طوينا الدهور والاعصار
واستعنا بكل فكر وضنا	في مدحك الاسماع والابصار
وانحنا الالفاظ نظمنا ونشرا والمعاني تصفحنا واعتبارا	
ثم افضى بنا المقال الى ما لا تنهاى له بعد اختصارا	
ايها صاحب المليك ومن	حاز علوا وسودا وفخارا
ومت في عزة ورفعة شان	وصعود من لدن يبارا

فالمقام الصاجي اعلاه الله ولي من عذروا اشرف من شغل عن التجاوز فصفح  
وغفروا ما علم الابدان فالال فيه ادام الله ايامه نصات عوده  
وتحلية حاله وتبلغ المعنى به من الغر في هذه الدولة الكريمة غاية آماله ليظهر علم  
الابدان في منط اطهار علم الاديان فهو علم يعرف به احوال بدن الانسان  
اعماله طاعات لله وذلك ان الله سبحانه خلق لعباده من الادوية كل ما يحتاج اليه  
من الامراض وجعل في الانسان عقل آله يستخرج به ما نفعه وعلمه استخراج الادوية  
بصناعة اطب الهم الحيوان الذي لا عقل له معرفة ما يحتاج اليه من الادوية

انسانی اُس کے استیعاب فضائل سے عاجز ہے اور اپنی تقصیر پر خود متعجب ہے اور اُکرنے سے ہلکی  
 دھج کے فرض اونٹ، غل سے ۔ اور سی باب میں یہ اشعار ہیں ۔

ہوتے مشغولِ مِج ساری عمر	اور بڑھتے دیور اور عصر
اور مدد دیتے فکر سے اس میں	اور لگاوت سے سمع اور البصار
نظم و نثر میں بھی سینے لفظ	خواہ بالضرر عن خواہ بانا ظہار
اور چوتھا سنے اُس کا دم کو بس	لا تماہی کی حد کو بے تکرار
تب بھی وہ مِج مختص ہوئی	تیر سے قابل نہ ہوتی وہ زنیار
آئے مرے صاحب اور آئے مالک	آئے وہ ہے جس کو سب علو و فخار
تم ہمیشہ رہو زما سنے میں	عزت و شان سے تابہ و ز شمار

پس بزرگوار ایسے صاحب کی سزاوار اس کے ہے کہ اپنی تقصیر کا غدر کرے اور اشرف ہے اس  
 بات سے کہ جس سے سوال کریں کہ ہمارے قصور سے درگزرے اور بخش دے ۔ آپ علم ابدان کا  
 حال سنو پس اُمید اس علم کی اس صاحب کے عہد و ولت میں یہ ہے کہ اس کی اصل تروتازہ اور اس کی  
 حال آراستہ ہو اور اس کا حاصل کرنے والا اس دولت میں اپنے منہاے آرزو میں عزت سے  
 پونہچے اُس کو جو اُس کا خواستہ ہو ۔ اس واسطے تاکہ ظاہر ہو علم ابدان مثل علم ادیان کے ۔ کیونکہ یہ علم  
 متضمن معرفت احوال بدن انسان کے ہے ۔ کل کام اس کا خدا کی بندگی ہے اور اُس کے بندوں کا  
 سبب صحت و زندگی ہے اس وجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کے لیے ہر جگہ میں دوا پیدا  
 کی ہے کہ بہ سبب اُس کے امراض سے خلاص پائیں اور انسان کو عقل دی ہے تا اُن کو دوا کا نفع  
 نکالیں اور کام میں لائیں تا بندگانِ خدا بیماریوں سے نجات پائیں اور علم طب کو اُن دواؤں کے  
 نکالنے کا ذریعہ بنایا ہے ۔ یہاں تک کہ حیوانات لایق اُن کو بھی اُن کا نفع و ضرر کا الہام فرمایا ہے

قهرى الحيوان يعرف الادوية النافعة من غير تعليم من ذلك ان الابل تجتنب  
 الافعى من قرارها باستنشاق نفسه حتى يخرجها ويهربها اليه تفسر افعتذى بها وهي  
 في ذلك تلذغ شفتيه وهو لا يكثر ثم انه يبادر بعد اكله اياها الى السراطين  
 النهرية فياكلها في اثر اكله الافاعى ليدفع بذلك ضرر السم من الحيات  
 فيقوم اكله السراطين مقام الترياق ثم انه يصبر على الظمار الشديد و  
 يطاول عطش المفرد لعلم انه ان شرب الماء البار على اثر لذغ الافاعى  
 هناك فهو ياتى المار فينظر اليه من بعد ولا يشربه خوفا من الهلاك وهذا الهام  
 من الله سبحانه وتعالى ولقد رأيت في رسالة التيمى ان المستفقور اذا عص  
 انسانا فهو ياتى الى المار و الى ان يقول ويتمرغ فيه فان سبق المستفقور  
 الى المار و بال وتمرغ فيه مات المستفوض وان سبق المستفوض الى احداهما  
 المستفقور ومنها ان الذئب اذا طيئبت الاسفيل خدرت قوائمها ولم تقدر على  
 الحركة فياخذه الثعلب ويخصن به خوفا من ان ياتى الذئب الى جرائه فياكلها  
 ولقد رأيت في طبيعيات الشفالا بن سينا ان الفهد اذا اكل من الدوار  
 المعروف بناتق النمر على زبل الانسان فاكله فاشفى وان السحاة اذا اكلت الحية  
 بوجه لك من الصقر الحبل وامثال هذه الاشياء كثيرة فصناعة الطب امثال

ط

الطبيب



پس انسان بطریق اوفی اس علم کے حاصل کرنے کو بنا ہے۔ کیونکہ اس کو عقل و فہم وغیرہ سب کچھ عطا کیا ہے۔ پس دیکھتا ہے تو بعض بعض حیوانات کو کہ بغیر سیکھنے سکھانے کے نفع کرنے والی دھڑوں کو خود پہچانتے ہیں چنانچہ ان میں سے پاڑہ جانور بوسونگھ کر ارضی کو اس کے بل میں سے نکال لاتا ہے۔ دریا آئندہ ارضی اس کے ہونٹ میں کاٹتا ہے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور کھا جاتا ہے پھر وہ پاڑہ پیچھے ارضی کھانے کے نہری سرطان کو تلاش کر کے کھاتا ہے گویا وہ سرطان نہری اس کے وسطے تریاق ہے تا ارضی کے زہر کو دفع کرے۔ پھر پیاس پر صبر کرتا ہے اور پانی نہیں پیتا اور دیر تک پیاسا رہتا ہے بسبب علم اس بات کے کہ اگر بعد ارضی کے کاٹنے کے پانی پیوں گا مر جاؤں گا۔ پھر وہ پانی کے پاس آتا ہے اور رور سے دیکھتا ہے اور خوف مرگ ڈر جاتا ہے۔ اور میں نے رسالہ شیمی میں دیکھا ہے کہ سفقور جب انسان کو کاٹتا ہے تو یا تو وہ خود پانی کی طرف سبقت کرتا ہے یا پیشاب کر کے اس میں لوٹتا ہے تو اس کا کاٹنا ہوا مر جاتا ہے اور اگر انسان ان دو باتوں میں اس سے سبقت کرے تو سفقور مر جائے۔ اور اسی رسالہ میں دیکھا گیا ہے جب بھیڑیا کو لوکاندہ کے ڈنٹھل پر چلنا ہے تو اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں چلنے پھرنے اور حرکت سے بکا رہ جاتے ہیں پس اسی وجہ سے لوٹری اس ڈنٹھلوں کو نیچا جاتی ہے اور اپنے غار کے سنہ پر کھلکھل اپنی پناہ بناتی ہے تاکہ بھیڑیا اس کے پاس نہ آئے اور اس کو کھانا نہ جائے۔ اور طبعیات شفا میں جو ابن سینا کی کتاب ہے میں نے دیکھا ہے کہ جب پلنگ اس دو اکو جس کو خائف النمر کہتے ہیں کھا جائے تو انسان کے براز کی طرف میل کرنا ہے اور براز کو کھا جاتا ہے اور اس سے شفا پاتا ہے۔ اور کچھ واجب سانسپ کو کھا جاتا ہے تو اس کے بعد عتر جلی کو کھاتا ہے۔ اور مثل اس کے اور بہت سی چیزیں ہیں کہ جانور اپنے نفع و ضرر کو ان سے جانتے ہیں۔ پس صناعات طب یہ بھی ایسی ہی مثل و

يتوصل بها الى اجتلاب المنافع واجتناب المضار فحيتاج الطبيب ان يكون  
 لطيف المحس حسن الحدس ذكي القلب حديد الذهن صحيح الفكر جليل الذكر صادق  
 القول ناصح المن اتصحه كثير المطالعة ملازم القراءة وقد ذكر جالينوس  
 في اليامرني باب العفة ان الطبيب يحتاج الى ان يجتمع فيه اربعة اشياء  
 ان يكون ورعا ذا فطنة ودين وفهم والثاني ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع  
 المرضى الذين يعالجهم الثالث ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع العلل  
 يتولى علاجها الرابع ان يكون ذا علم وخبرة بقوى الادوية فهي صناعة نهية  
 وترتبتها عند ذوى الرتب عايلة رأيت لابن الجوزي كتابا في صناعة  
 الطب يقول فيه حكى عن شيث بن آدم عليهما السلام انه طهر  
 الطب وانه ورثه عن آدم قال حدثنا ابو سعيد اخبر به محمد باسناد بلغ  
 فيه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن انس بن صلى الله عليه وسلم انه قال  
 كان سليمان بن داود عليه السلام اذا صلى راي شجرة ثابتة بين يديه  
 فيسألها ما اسمك فان كانت تغرس غرس وان كانت لدوا ركبت و  
 روى عن سامة بن شريك قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وجارت  
 الاعراب فقالوا يا رسول الله اتندوى قال نعم يا عباد الله وانا ان الله عز وجل الموضع

مانند سے ظاہر ہوئی ہے جس سے طبیب پہونچ جاتا ہے منافع کے حاصل کرنے پر اور مضار سے پرہیز کرنے پر پس طبیب محتاج ہے اس بات کا کہ جس انکی لطیف ہو اور دریافت چھٹی ہو اور دل اس کا فکری ہو اور ذہن تیز ہو اور فکر درست ہو اور بیان راست ہو بات کا سچا ہو اور خیر خواہ اس کا ہو جو اس سے نصیحت چاہی۔ اکثر کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہے اور پڑھتا بھی رہے جالیسنوس نے کتاب یامر میں باب عفت میں ذکر کیا ہے کہ طبیب کو حاجت ہے ان چار باتوں کی ایک یہ کہ متقی و پرہیزگار ہو صاحب عقل و دین و فہم ہو۔ دوسرے یہ کہ ان بیماریوں کے حال سے آگاہ ہو جن کا علاج کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ ان بیماریوں کی طبیعتوں کو بھی خوب جانتا ہو جن کا معالج ہے۔ چوتھے یہ کہ دواؤں کی قوتوں کو بھی جانتا ہو۔ پس یہ صناعت بہت روشن ہے اور اس کا رتبہ سب کے نزدیک بہت بلند ہے۔ میں نے ابن جوزی کی ایک کتاب اسی طب کے باب میں دیکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اس طرح سے حکایت کی گئی ہے کہ حضرت شیدت بنغیر فرزند آدم علیہما السلام سے طب ظاہر ہوئی ہے اور ان کو حضرت آدم علیہ السلام سے میراث میں پہونچی ہے اور وہی ابن جوزی یہ لکھتے ہیں کہ ابو سعید نے روایت کی ہے محمد سے اور محمد نے روایت کی ہے اپنے اسناد سے کہ جہنمی ہے سعید بن جبیر تک اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد جب نماز پڑھا کرتے تھے تو ایک دخت چاہوا اپنے آگے دیکھتے تھے۔ تب اس سے پوچھتے تھے کہ تیرا کیا نام ہے اور کس کام کا ہے جو لگانے کے کام کا ہوتا تھا تو لگایا جاتا تھا اور اگر دوا کے کام کا ہوتا تھا تو لکھا جاتا تھا۔ اسامہ بن شریک نے کہا ہے کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند زمیندار بادیہ نشین آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں آئے بند گائے دوا کرو کیونکہ خداوند عالم نے کوئی درد نہیں بنایا

الاوضع له شفا غير دار واحد قالوا ما هو يا رسول الله قال الهم قال الخلف  
 ابن قيس اربع يسوبهن المر لعلم والادب الفقه والامانة وثلث لا ينبغي  
 للعاقل ان يجهن علم بحشة على عمل وطب يذب عين حسده وصناعت  
 يستعين بها على امر معاشه وقدر روى عن الشافعي رحمه الله انه قال لعلم  
 علما علم الدين وعلم الدنيا فالذي للدين هو الفقه والذي للدنيا هو طب  
 وعنه رحمه الله انه قال صنفا لا يختار بالناس عنهما الاطباء لا بدانهم والفقه  
 لا بدانهم وقيل لا ينبغي للعاقل ان يسكن بلدة ليس فيه خمس سلطان  
 عادل وقاض عالم وطبيب ما هو وسوق قائمة ونهر جار واهل  
 هذه الصناعات هي المقام الصاحب اسماء الحسم مواد  
 الضرر به من يتناول اليها وليست عنده اهلية ولا له من  
 العلم مزية لانها مرخاة الخطام مطلقة الزمام مهيبة لمساك مكروبة  
 الاخطار والمهالك فالجوام الغرير يدو امراض العين  
 والجراح والكحال يدو امراض البدن - لان  
 الباب مباح فحسم الله عبد العزيز  
 لقد حاز في مدة ولايته اقلية شاذ جزيلة وذكر جهيلا

لعاقل

لناس

کہ مسکی شفا نہ بنائی ہو مگر ایک دُروِ ایسا ہے کہ اُسکی دوا نہیں۔ اُن لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا  
 ترکہ ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بڑھا پاپ ہے۔ اخف بن قیس نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں  
 جن سے آدمی سردوار ہوتا ہے۔ ایک عِلْم۔ دوسرا ادب۔ تیسری فقہ یعنی عِلْمِ دین۔ چوتھی  
 امانت۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ سزاوار نہیں مافل کو کہ اُن کو ترک کرے۔ ایک عِلْمِ ایسا جو بڑا  
 کر عمل پر لینے غیبت و لائے عمل کی۔ دوسرا طب کہ جو مرض کو اُس کے بدن سے دُور  
 کرے۔ تیسرا پیشہ جو اُسکی معاش کی مدد کرے۔ اور شافعی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے  
 کہا کہ عِلْمِ دوسم کا ہے ایک عِلْمِ دین۔ دوسرا عِلْمِ دنیا۔ پس جو عِلْم کے واسطے دین کے سبب و دفعہ  
 ہے اور جو واسطے دنیا کے ہے وہ طب ہے۔ اور پھر شافعی سے منقول ہے کہ دو گروہ ایسے  
 ہیں کہ آدمیوں کو اُن سے بے نیازی نہیں۔ یعنی وہ سبک دیکار ہیں۔ ایک تو طبیب واسطے علاج  
 ابدان کے۔ دوسرا فقہ واسطے علمِ ادیان کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عاقل کو نہیں چاہیے کہ ایسے  
 شہر میں رہے جہاں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں ایک بادشاہ عادل۔ دوسرا قاضی عالم۔ تیسرا  
 طبیب ماہر یعنی آگاہ۔ چوتھے چلتا ہوا بازار۔ پانچویں نہرواں۔ المختصر زادِ اراک اس عِلْمِ طب کی  
 بارگاہِ صابجی ہے خدا اس بارگاہ کو بلند کرے جس نے موادِ ضرر کے جو طب کے نام سے اُن  
 لوگوں سے ہوتے تھے جو اس عِلْم کے لوگ نہ تھے اور جن کو عِلْم میں زیادتی نہ تھی دفع کر دیئے  
 اور یہ خرابی اس وجہ سے تھی کہ یہ عِلْم ریزہ ریزہ ہو گیا تھا اور باگِ اِس کی چھوٹی ہوئی تھی حالانکہ اسکے  
 رستے سب ہولناک ہیں بڑے بڑے خطروں اور مہلکوں کی راہیں ہیں۔ پس اِس کی یہ نوعیت  
 بیگنی تھی کہ حجام یعنی مُضد کرنے والا آنکھوں کی دوا کرنے لگا اور جراح اور کمالِ امراضِ بدنی کا  
 علاج کرنے لگا۔ دروازہ اس عِلْم کا ایسا مباح ہو گیا کہ جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا۔ پس خدا رحمت  
 کرے **عبد العزیز** پر جو اپنے مقوڑے زمانے میں بڑی شفا اور ذکرِ نیک کو گھیر کر لگیا

وودع العالم الصاجي اذ ولاده هـراطويلا وبعد فلما كانت  
 عادة المملوك ان يجزم الجناب العالي الصاجي اعلاه الله  
 بخدمة تدرس ولا تدرس لانها تنقل من السطور الى الصدور  
 سلك ذلك المسلك وعمل هذا المختصر يتبين به معرفة هذه  
 الصناعة ومقدار فهمه وتطهير به جودة علمه وعلمه وقسمته الى ابواب  
 عشرة في كل باب عشرون مسألة لا يسع اذى طبيب الا ان  
 تكون على خاطره وذكره ولم اذكر الا المشهور المنصوص ثم ذكرت  
 اجوبتها والمكان الذي اخذت منه ليكون حجة للسائل اذا جاز  
 السؤال بغير الجواب قيل له هذه المسئلة مسطورة ذكرها  
 فلان في كتاب كذا وكذا في موضع كذا وكذا وليس لي فيه سوء  
 الجمع لهذه المسائل والنقاطها من كتب الاوائل وسميته امتحان  
 الابرار لكافة الاطباء والله سبحانه يوفقني لخدمة المقام  
 اصاجي في كل زمان ويجعلني من قوم قال  
 الله فيهم سيبشرون  
 برحمته منه وضوان

اور بڑی دعا ہے بارگاہِ صیاحی کو جس کو مدتِ دراز تک حاکم کیا ہے۔ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالعزیز بادشاہ تھا جس نے اپنے مکتوبے زمانے میں علم طب کا ایسا انتظام کیا کہ جس کی ثنا اور ذکر باقی ہے اور خدا بلند رکھے بارگاہِ صفی الدین عبداللہ بن علی کو جسکو اُس بادشاہ نے اپنا وزیر مقرر کیا کہ جس نے مدت تک اُس انتظام کو قائم رکھا اور پھر موصوفہ یہ کہتا ہے کہ چونکہ عادتِ مملوک کی یہ ہے کہ بارگاہِ عالی میں اپنے آقا کی ایسی خدمت کرے کہ جوشیہ پڑھائی جائے اور کبھی کہتے ہوئے پائے۔ کیونکہ یہ خدمت ایسی ہے کہ سطروں سے منتقل ہو کر سینوں میں رہتی ہے۔ پس یہ مملوک بھی اسی راہ پر چلا ہے اور اس مختصر کتاب کو لکھا ہے تاکہ اس سے صناعتِ طب اور مقدارِ فہم اُس کی ظاہر ہو۔ اور اس کتاب کے سبب سے اس مملوک کی بھی جودتِ علی و علی آشکار ہو اور منقسم کیا ہے میں نے اس کتاب کو دس ابواب پر اور ہر باب کو بیس مسئلوں پر کہ میں طبیب کو زیادہ ایذا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر اُس قاری جو دل میں آسکے اور یاد رہ سکے۔ اور میں نے اس مختصر میں بیان نہیں کیا مگر اُس بات کو جو مشہور ہے اور اطباء کی کتب میں مسطور و مذکور ہے بعد اس کے اُن سوالوں کے جواب بھی لکھے ہیں اور جوابوں کی بھی وہ جگہ لکھی ہے جہاں سے میں نے لیے ہیں تاکہ سائل کو حجت نہ رہے جب وہ جواب پائے۔ اس امر کی کہ یہ جواب کہاں سے لکھا ہے وہ دیکھ لے جہاں سے لیا ہے اور میرا سوا اسکے کچھ کام نہیں کہ جمع کیا ہے ان مسائل کو اور چننا ہے اگلی کتابوں سے اور نام رکھا ہے میں نے اس مختصر کا امتحان الالباب رکھا فہم الاطباء یعنی ان سوالات سے آزمائشِ مَن عقلندوں کی ہے تمام اطباء سے۔ اور خدا سے سبجا نہ کچھ ہر زمانے میں اس بارگاہِ صاحب کی خدمت کی توفیق دے اور اُس گروہ میں جو اُس کی رحمت و رضوان سے خوش ہوں گے محشور کرے۔

# الباب الاول

في النبض وهو عشرون مسألة

السؤال الاول هل يمكن لطبيب ان يعرف من النبض اسم  
المعشوق وكيف ذلك -

الجواب - هذا منقول من جنائيات القانون لابن سينا حيث  
قال العشق مرض وسواسي يكون النبض فيه مختلف النظام كنبض  
اصحاب الهوس حتى انه يستدل من النبض على اسم المحبوب  
وطريق ذلك هو ان يذكر اسماء كثيرة وتكون اليد على  
النبض فاذا اختلف عند ذكر شخص اختلفا عظيما فصفت  
شكله وشخصه وكر عليه ذكره فان تزايد اختلافه وصار شبيها بالمتقطع  
فقد عرفت اسم المحبوب

السؤال الثاني - كم هي الاشياء التي يحتاج المتدرب في



# پہلا باب

نبض کی پہچان میں اور اسکے متعلق باتوں کے بیان میں وہ بیسوال ہیں

سوال کیا طبیب کو یہ بات ممکن ہے کہ کسی عاشق کی نبض سے اُس کے معشوق کا نام پہچانے  
ماٹھیک ٹھیک اُسی کا عاشق جانے۔

جواب شیخ الرئیس کے قانون کی جزئیات میں لکھا ہے اُنھوں نے یوں کہا ہے کہ عشق ایک  
وسواسی بیماری ہے جس سے عاشق کو نا چاری ہے۔ اُسکی نبض مختلف ہو جاتی ہے ایک حال پر  
رہنے نہیں پاتی۔ جو رنجیدہ آدمی کی نبض کا حال ہے وہی عاشق کی نبض کی چال ہے۔ یعنی کبھی جو  
وصال کا خیال آتا ہے تو عاشق خوش حال ہو جاتا ہے دل کو اس خوشی سے طاقت آتی ہے۔

نبض میں بھی جو دل ہی سے نکلتی ہے قوت آتی ہے۔ اور جب وصال محال ہوتا ہے اور قلب کو  
اندوہ کال ہوتا ہے تو طاقت کم ہو جاتی ہے اور نبض بھی برہم ہوتی ہے یہاں تک کہ طبیب حاذق  
اس نشان سے اُسکے معشوق کا نام جان سکتا ہے اور عشق کے مرض کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے اور

طریق اس راز نہانی اور مرض جانی کی شناخت کا یہ رکھا ہے اور قانون میں بھی لکھا ہے۔ طبیب  
اُس مریض کے آگے بہت سے نام لے اور ہاتھ نبض پر رکھے رہے پس جب کسی شخص کا نام یلتے  
وقت نبض میں بڑا اختلاف پائے تو اُس شخص کی شکل اور صورت اور جن کی کیفیت مکرر زبان پر  
لائے پس اگر اختلاف نبض کا بڑے کہ نبض اُسکی نبض منقطع سے ملے پس معشوق کا نام سمجھ جائے  
اور علاج مرض کا کام میں لائے

سوال وہ چیزیں جنکی شناخت کی طرف نبض دیکھنے والے کو حاجت ہے اور مرض کے علاج میں

معرفة

النبض الى تعرفها

الجواب خمسة هذا منقول من المقالة الخامسة من النبض الكبير للباينوس حيث يقول اول ما يحتاج لطبيب ان يعرفه من نبض مقدار الانبساط الثاني زمان الحركة الثالث حال القوة التي تحرك عروق الصارب الرابع حال صفاق العرق وقرع الخامس ان يعرف زمان يسكون.

السؤال الثالث كم هي المزاوجات الحاصلة للنبض اذا كان المتغير له الحاجة والقوة وكيف يكون النبض.

الجواب اربعة هذا منقول من المقالة التاسعة من كتاب النبض الكبير للباينوس حيث يقول الاول ان يكون القوة كثيرة اضعف مع حرارة زائدة يجعل النبض صغيرا بطيئا متواترا جدا الثاني قوة ضعيفة مع فتور الحرارة اعززية وضعفها تجعل النبض خافا ولا يكون خموله بسبب ما يجوز من القوة ويكون لصغره والبطا كالمزوجة الاولى الا انه دون الغاية لقصوى من التواتر والثالث قوة زائدة حرارة زائدة معاجلة النبض شديد اعطيا جدا ولا يكون سريعا جدا الرابع صحة القوة وعود الحرارة تجعل النبض معتدلا في اعظم كثير الا بطا في غاية التفاوت خاصة كما

اُسکی ضرورت ہے کتنی ہیں مفصل بتاؤ۔ اور کسی کتاب کا حوالہ لاؤ۔

**جواب** وہ پانچ ہیں۔ جالینوس کے نبض کبیر کے پانچویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے۔ جالینوس نے اُس کتاب میں لکھا ہے کہ نبض کی چیزوں میں سے پہلی وہ چیز ہے جس کی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ انبساط یعنی نبض کی کشادگی کی حالت ہے۔ دوسری چیز جسکی طبیب کو ضرورت ہے وہ نبض کا زمانہ حرکت ہے۔ تیسری چیز نبض کی قوت ہے جس کے سبب سے رگ جہندہ نبض کو حرکت ہے۔ چوتھی طبیب کے ہاتھ کا نبض پر پڑنا اور نبض کا اُسکے ہاتھ کو لگنا۔ یعنی طبیب نبض پر ہاتھ رکھنا جائے اور نبض کا حال پہچانے۔ پانچویں نبض کے سکون کا زمانہ جانتا ہوا اور اُسکی کئی بیشی کو بخوبی پہچانتا ہو۔

**سوال** کتنے جوڑ حاصل ہیں نبض کو جب کہ بدل دے نبض کو حاجت اور قوت اور نبض اُس وقت کیسی ہوتی ہے؟

**جواب** چار جوڑ ہیں اور یہ جواب نقل کیا گیا ہے نویں مقالہ کتاب نبض کبیر میں سے جو جالینوس کی ہے وہ یوں کہتا ہے اول یہ ہے کہ نبض میں قوت ایسی ہو کہ اُس قوت میں ضعف بہت ہو یعنی ایسی قوت ہو کہ خود قوی نہ ہو اور زائد حرارت بھی ہو پس یہ ضعف قوت کا حرارت زائدہ کے ساتھ نبض کو چھوٹا اور دیر روا اور متواتر بہت کر دے گا۔ دوسرا جوڑ یہ ہے کہ قوت نبض کی بھی ضعیف ہو اور حرارت اصلی میں بھی فتور ہو یا حرارت اصلی میں کمی ہو تو یہ صورت نبض کو دبا ہوا کر دیگی اور یہ دب جاتا نبض کا اس سبب ہو گا کہ قوت اسکی ضعیف ہے اور نبض اس صورت میں چھوٹی اور دیر رو ہوگی مانند پہلے جوڑ کے مگر اتنی بات ہے کہ تواتر میں انتہا کو نہ پہنچے گی یعنی تواتر بہت نہ ہو گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نبض میں قوت بھی زائد ہو اور حرارت بھی زائد ہو بہت سی پس یہ صورت نبض کو بہت سخت اور بہت غلیظ بنا دیگی اور اور جلد چلنے والی نہ ہوگی چوتھی صورت یہ ہے کہ نبض کی قوت بھی صحیح ہو اور حرارت بھی خود کرے اور یہ صورت نبض کو معتدل کر دیگی بزرگی میں اور دیر رو چلے گی نہایت تفاوت کے ساتھ خصوصاً جبکہ

البرودة قد قويت كثيرا-

السؤال الرابع في ان يعلم ان في النبض طبيقة موسيقارية-  
الجواب- هذا منقول من الكليات لابن سينا حيث يقول  
كما ان صناعة الموسيقى تتم بتأليف النغمة على نسبة في  
الحدة والنقل وبادوار ايقاع مقدار الازمنة التي تتخلل نفثاتها  
لذلك الحال في النبض فان نسبة ازمنتها في السرعة و  
التواتر نسبة ايقاعية ونسبة احوالها في القوة والضعف  
نسبة تأليفية وكما ان ازمنة الايقاع ومقادير النغم قد تكون  
متفقة وغير متفقة كذلك الاختلاف قد تكون منتظمة وغير  
منتظمة وايضا نسبة احوال النبض في القوة والضعف  
والمقدار قد تكون متفقة وقد تكون غير متفقة-

السؤال الخامس- في كم امر يكون آلات بارات التي يعتبر  
بها تشابه نبضات او تشابه جبر نبضة او تشابه جبر واصل  
من النبضة



برودت بہت ہوگی فقط

**سوال** اس امر میں کہ نہض میں طبیعت موسیقاری کیا پائی جاتی ہے۔

**جواب** یہ جواب شیخ ابن سینا کی کلیات سے نقل کیا گیا ہے شیخ نے اس طرح سے کہا ہے جیسا کہ موسیقی کے راگوں کا بنانا آواز کی ترکیب دینے سے پورا ہوا ہے اس طرح سے کہ مثلاً پہلے کسی آواز کو تیز کیا پھر آسکو بھاری کیا اور پھر اس کو ہلکا کیا اور پھر ان زمانوں کی مقدار کو واقع کیا جس میں وہ تغیر و تبدل آوازوں کا تحلیل ہو گیا یعنی اکبار آواز نکالی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بھاری کیا اور پھر اس بھاری آواز کو اس کے حال پہ چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اتنی دیر میں تینوں کیفیتیں پوری ہو گئیں اور یہ امر اتنے عرصے میں ایک بعینت مجموعی پر پھیرا پس ایسا ہی حال نہض کا ہے اس واسطے کہ نہض کا جلد چلنا اور پے در پے چلنا گویا ایسا ہے جیسے راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر اس کو برابر نکالے جانا اور پھر قوت اور ضعف نہض کا یہ گویا مشابہ ترکیب ہے جیسا کہ راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر آواز کو بھاری کیا اور پھر اس کو ہلکا کر دیا۔ اور جیسا کہ راگ میں آوازوں کے نکالنے اور آوازوں کے مقدار کے زمانے کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی متفق نہیں ہوتے ایسا ہی وہ اختلاف جو پیدا ہوتے ہیں کبھی انتظام سے ہوتے ہیں اور کبھی نہیں۔ پس در صورت انتظام کے تو کوئی اور راگ اور راگنی نکل سکے گی اور اگر غیر منتظم رہا تو وہ کوئی درست راگ نہ ہوگا اور اسی طرح احوال نہض قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتا ہے اور کبھی غیر متفق

**سوال** وہ کہتے امر ہیں جن میں کئی نہضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک ہی نہض کے احسنہ کا مشابہ ہونا یا کسی ایک نہض کے جزو واحد کا مشابہ ہونا کسی اور نہض سے اعتبار کیا جاتا ہے۔ یعنی یا تو کئی شخصوں کی نہضیں آپس میں ملتی جلتی ہوں یا کسی ایک شخص کے نہض کے احسنہ باہم ملتے ہیں یا ایک نہض کا محض ایک جزو اور نہضوں کے ویسے ہی جزو کے موافق ہو۔

الجواب - هذا منقول من الكليات لابن سينا في امور حتمه  
في اعظم واصغر والقوة والضعف وسرعة والبطور والنفاس  
والتواتر والصلابة واللين -

السؤال لساوس - كيف يغير النوم النبض على الامتلاء والجوع وكيف يكون  
النبض عند اليقظة اما طبيعية واما بسبب من خارج -

الجواب - هذا منقول من الكليات لابن سينا حيث يقول  
النبض يختلف احكامه بحسب الوقت من النوم وبحسب حال  
البصم فالنبض في اول النوم صغير ضعيف لان الحرارة  
الغريزية حركتها في ذلك الوقت الى الانقباض والغور  
الى الانبساط والظهور لانها في ذلك الوقت تتوجه بكليتها  
بتحريك النفس لها الى الباطن ليضم الغذاء والنضاج  
الفضول ثم يكون اشدا بطاء وتفاوتا لان الحرارة الغريزية وان حدث  
فيها تزييد بحسب الاحتقان فقد عدت التبريد الذي كان لها  
في حال اليقظة بحسب الحركة المسخنة فاذا استمرى الطعام  
في النوم عاد النبض فقوى لتبريد القوة بالغذاء والنضاج ما كان

**جواب** شیخ کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ وہ پانچ امر ہیں جن سے چند نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک نبض کے جسز کا آپس میں مشابہ ہونا یا ایک ہی جزو کا اور نبضوں کے کسی جزو کے مطابق ہونا اعتبار کیا جاتا ہے اول عظم یعنی بزرگی نبض کی ابعاد و کشیدگی یعنی طول۔ و عرض۔ و عمق میں اور صغر یعنی چھوٹا ہونا دوسرے قوت یعنی زور آور ہونا اور ضعف یعنی سست ہونا تیسرے سرعت یعنی جلد چلنا اور بطور یعنی دیر چلنا چوتھے تفاوت یعنی حرکات میں فرق ہونا۔ اور نواثر یعنی حرکات کا پے در پے ہونا یا جوڑیں عملیات یعنی سخت ہونا آلہ کا اور لین یعنی نرم ہونا۔

**سوال**۔ پیٹ بھرے سونا یا خالی پیٹ سونا نبض کو کیونکہ بدلتا ہے اور بیداری میں نبض کا کیا حال ہوتا ہے خواہ طبی ہو خواہ کسی سبب خارجی سے ہو۔

**جواب** شیخ کی کلیات سے نقل کیا جاتا ہے وہ اس طرح سے فرماتا ہے کہ نبض کے احکام خواب و استیلا کے اوقات کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور حجاب کیفیت سے منصف ہوتے ہیں۔ پس نبض ابتدا خواب میں ضعیف و صغیر باقی جاتی ہے۔ کسوا سطے کہ حرارت غریزی اُس وقت اُس کو حرکت دیکر انقباض اور دباؤ کی طرف لاتی ہے اور انبساط و طہور سے اُس کو دباؤ باقی ہے پس لامحالہ سست اور چھوٹی نظر آتی ہے اس لیے کہ وہ اصلی حرارت اُس وقت نبض کی تحریک سے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور غذا کے پچانے اور فضلوں کے پکانے کا کام لیتی ہے۔ پھر نبض نہایت صبح کی تفاوت اور طبی ہوتی ہے۔ یعنی دیر دیر چلتی ہے اور ایک جزو کی حرکت دوسرے سے نہیں ملتی۔ اس لیے کہ حرارت غریزی اگر گھٹ جائیکے سبب زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ زیادتی معدوم ہو جاتی ہے جو بیداری کی حالت میں کئی گرامی سے ہوتی ہے۔ اسکی ایسی صورت ہے کہ جیسے کسی مکان میں آگ سلگائیں اور پھر اسی جگہ اسکو دہائیں اگرچہ اسکی حرارت اُس جگہ بڑھ جائیگی مگر نہ اسقدر جو ایندھن کے برابر لگانے سے نظر آئیگی پس جب کچھ ناہضم ہو جائیگا تو نبض اپنی قوت پر پھر آئیگی اور غذا کی قوت سے قوت زیادہ پائیگی اور وہ جو غذا کے

لاختناق

اتجه الى الغور لتدبير الغذاء فنعظم النبض فاذا اتماذى النوم عاد النبض ضعيفا  
لاختناق الحرارة الغريزية ونضغاط القوة تحت الفضول التي من جهة  
ان تتفرغ بانواع الاستفرغ الذي يكون بالبقطة التي منها الرياضات  
الاستفرغات فاذا صادف النوم من اول الوقت خلا فيدم لصغر  
البطور والتفاوت في النبض فاذا استيقظ بطبعه مال النبض الى عظم البطور  
متدرجا وان استيقظ بسبب مفاجئ جعل النبض عظيما سريعا مختلفا  
الى الارتعاش ثم يعاود الى الاعتدال سريعا

احوال

السؤال السابع - ما سبب النبض المنشاري الجواب هذا منقول من  
الكليات لابن سينا حيث يقول سبب النبض المنشاري اختلاف  
المصبوب في جرم احرق في عقبه فحاجته ونضجه واختلاف اجزاء العرق  
في صلابته وليينه وورم في الاعضاء العصبانية ابن التليذ يقول على ذلك  
اسبب في منشارية النبض لصاحبات الحنجرة نحو ما ذكره وهو ارتفاع  
اجزاء الحاجة وانخفاض اجزاء اللام والافعال من موجب هذا في الشرايين التي  
تنبض في النفس يوم ثم يتعدى تلك الحركات المختلفة الى سائر الشرايين لان  
فاعل الانسباط المنفعل بالادوى واحد وهو القوة الحيوانية -



بہضم کی ضرورت سے دہکتی تھی اور آبِ دہی ہوئی نہ ہوگی تو بڑھ جائیگی۔ پس اگر سوئے والے کی نیند دیر تک ریگی تو نبض پھر سست چلے گی۔ کس واسطے کہ ایک تو حاراتِ غریزی گھٹی رہے گی دوسرے نبض اُن ضملوں کے نیچے دہی ریگی جن کا حق یہ ہے کہ بیداری کے سبب سے نکالے جائیں۔ اور ریاضت وغیرہ کے اخراج کے لیے عمل میں آئے۔ اور اگر کوئی خالی پیٹ سووے گا تو نبض چھوٹی اور دیر تو اور متفاوت ریگی پھر اگر خود بخود جاگا تو نبض بڑی اور جلد روی کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیں گی اور اگر ناگاہک دیا جاوے تو نبض بڑی اور جلد روا و حرکت میں مختلف اور کانپتی ہوئی ہووے گی۔ پھر جلد اعتدال کی جانب عود کریگی اور تیل از خواب جیسی تھی ویسی ہی ہو جاوے گی۔

**سوال**۔ کہا ہے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے یعنی آ رہ کی طرح کیوں آمد و رفت پاتی ہے۔

**جواب**۔ شیخ الرئیس کہ کلیات سے منقول ہوا ہے کہ انھوں نے یوں کہا ہے کہ نبض کے منشاری ہونے کا سبب اختلاف اس چیز کا ہے کہ جو رگ کے جرم میں آتی ہے۔ اسکی عفونت یعنی بہ ہوئی اور کچا پن اور نفع یعنی پک جانے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے اور اجڑے نبض میں اختلاف آتا ہے کوئی نرم کوئی سخت ہو جاتا ہے یا ورمِ عصبانی میں یہ صورت ہوتی ہے یعنی آ رہ کی طرح نبض کی حرکت ہوتی ہے اور ابنِ تیمیہ نبض کے منشاری ہونے میں ذاتِ الجنب کی بیماری میں علاوہ اس سبب کہ کہتا ہے خلاف آسکے جو شیخ نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ نبض کے اجزا کبھی بسبب حاجت ہوا کے بلند ہو جاتے ہیں اور پھر رد کے باعث سے پست نظر آتے ہیں یا درد ہی کے سبب سے نبض میں یہ اثر ہو جاتا ہے جو کوئی جز بلند اور کوئی پست ہاتھ میں آتا ہے یہ صورت اُن جہندہ رگوں میں ہوتی ہے جو خاص ورم میں دب جاتی ہیں۔ بعد ازاں یہ مختلف حرکتیں تمام جہندہ رگوں میں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس واسطے کہ انبساط کا فاعل اور ایذا کا مفعول وہ ایک ہی قوت حیوانی ہے جس کے سبب سے جہندہ رگوں کی روانی ہے۔

السؤال الثامن لم كان نبض اصحاب الاستسقاء المائي مائل الى الصلابة  
 الجواب هذا منقول من نبض الكبير لجا لينوس حيث يقول نبض اصحاب الاستسقاء  
 المائي مائل الى الصلابة من قبل انه يحتج فيه رطوبة كثيرة فيما يحويه البطن قد  
 ينال العروق بضواريب من تلك الرطوبة آفة على طريق المشاركة  
 فبسبب تمدد العرق يجعله مائلا الى الصلابة وبسبب ما ينال القوة من  
 الآفة والمضرة وبسبب برد العرق يصير النبض اصغرو بمقدار ما يصير عليه  
 من اصغريكون اشد تواترا لاسيما متى كان مع هذه العلة جمى السؤال  
 التاسع ما نبض اصحاب اليرقان من غير حمى ولم ذلك الجواب منقول  
 من المقالة الثالثة عشر من نبض الكبير لجا لينوس حيث يقول نبض اصحاب  
 اليرقان من غير حمى صغير صلب شديدا تواتروا وليس بضعيف لا سيرع واما  
 لم كان صلبا فهو يقول لان من شأن المرة اصفران يحفف بمنزلة ما يحفف الماء  
 المالح وبهذا السبب يجعل صفاق العرق جف اصبلا والصغرفلان الآلة تصلبه  
 لا تستطيع ان تنبسط انبساطا تاما وكذلك صار مقدار تواتره بحسب زيادته في اصغرو  
 ليس بضعيف لان القوة ليست بضعيفة ولا سيرع لانه خال من الحمى متى كان مع حمى كما  
 نبض سريرع من قبل لاجابة السؤال العاشر ما هو نبض الحسن الوزن ما هو نبض النوب

**سوال** استسقاءے مائی کے بیماروں کی نبض کیوں سختی کی طرف مائل ہوتی ہے یعنی کس وجہ سے نبض میں یہ صلابت حاصل ہوتی ہے۔

**جواب** جالیئوس کے نبض کبیر سے یہ جواب منقول ہوا ہے اُس میں جالیئوس نے یہ لکھا ہے استسقاءے مائی کے بیماروں کی نبض سختی کی طرف مائل ہو جاتی ہے اس سبب سے کہ بہت سی رطوبت جو پیٹ میں جمع ہوتی ہے وہ جبندہ رگوں کو مشارکت کے سبب سے آفت پہنچاتی ہے۔ پس اُس کشش کے سبب سے جو رگوں میں آتی ہے نبض بھی کھینچ جاتی ہے اور اُس ضرر سے بھی ہوتی ہے جو نبض کی قوت میں پایا جاتا ہے ورنہ رگوں کی سردی سے بھی نبض چھوٹی ہوتی ہے اور اُس میں توازن بھی نظر نہ آتا ہے خصوصاً جب اس مرض کے ہمراہ تپ بھی ہو۔

**سوال** یرقان کے بیماروں کو جب تپ نہ تو نبض کیسی ہوگی اور کس وجہ سے ویسی ہو جیسی ہوگی۔

**جواب** جالیئوس کے نبض کبیر کے تیرہویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے کہ حکیم مذکور نے اس طرح لکھا ہے کہ یرقان بے تپ و ان کی نبض صغیر اور سخت اور شدید التواتر ہو جاتی ہے اور ضعیف اور سریع نہیں اور ایسی نبض کا ہونا اس بیماری میں عجیب اور بدیع نہیں اس واسطے کہ خلط صفر کی شان سے یہ ہے کہ وہ آبِ شور کی طرح خشک کرتا ہے پس اسی سبب سے نبض کا صفائی بخیر نہ ہاں نہ کو لگتا ہے خشک اور سخت ہوتا ہے اور نبض کے صغیر ہونے یعنی چھوٹے ہونے کا یہ سبب ہے کہ آلہ خشک اور سخت قدرت کشائش کی نہیں رکھتا اور توازن کی زیادتی بھی اسی صفر سے پائی جائیگی یعنی جس قدر نبض چھوٹی ہوگی اور حرکت نہاں برابر آئیگی نبض بھی برابر برابر چلتی جائیگی اور ضعیف بدیں بہت نہیں ہوتی کہ نبض کی قوت میں کچھ قلت نہیں ہوتی اور سریع اس سبب سے نہیں کہ وہ تپ کی حرارت سے خالی ہے پس ظاہر ہے کہ سرعت سے خالی ہے اور جب یرقان کے ساتھ میں تپ ہوگی تو نبض بھی سریع بدیں سبب ہوگی **سوال** کوئی نبض اچھے وزن کی ہے اور کوئی وزن سے ہٹی ہے اور کوئی وزن میں مخالف ہو رہی ہے اور کوئی وزن سے

وما هو مخالف الوزن وما هو خارج الوزن الجواب هذا منقول من المقالة الاولى  
من النض الكبير لجا لينوس حيث يقول ان في كل سن من السن للعرق وزنا ما  
طبيعا فان زنة الوزن سمي الحسن ان نجا وقليل او كان انعا وللولو الطبعي موافقا لوزن يكون  
قريب من سبب صالحة سمي بجانب لوزن ان لم يكن مخالفا قريبا من سبب صالحة كان مخالفا  
لوزن يكون في سن من الانسان اي سبب ان قيل له مخالف لوزن وان لم يوفق  
النض بنض احد من الانسان قيل خارج الوزن لسؤال الحادي عشر ما تقول  
في النض الحسن لوزن السبب لوزن المستوي المختلف والمنظم وغير المنظم في حكم جنس من  
اجناس النض الجواب في اربعة اجناس منقول من المسمى في المقالة السابعة  
يقول النض الحسن لوزن السبب لوزن المستوي المختلف والمنظم وغير المنظم لا يوجد الا في  
اربعة اجناس هي الجنس الذي من كية الانبساط والجنس الذي من كثيفة الحركة والجنس  
الذي من مقدار القوة والجنس الذي من وقت السكون لان الاختلاف اعم سوى هذه  
الاربعة الاجناس السؤال الثاني عشر هل بين النض المستوي المختلف معتدل مثل العظيم  
والصغير السريع والبطي الجواب ليس بينهما معتدل هذا منقول من المقالة السابعة من الخبر  
اعلم من المسمى حيث يقول النض المختلف والمستوي ليس بينهما متوسط لان النض المستوي  
هو الطبعي اعم والمختلف خارج عن الطبع ولا يكون الا عن مرض والمتوسط بينهما ليس متوسط

ان

السؤال الثالث عشر في اي الابدان يكون النض عظيما  
في اي الابدان يكون النض متوسطا  
في اي الابدان يكون النض صغيرا

بازرنگل گئی ہے جواب جالینوس کے نبض کبیر کے پہلے مقالہ سے نقل کیا ہے کتاب سطور میں حکیم مشہور نے یوں لکھا ہے کہ انسان کے ہر سن میں نبض کے لیے حرکت طبعی ہے پس کسی سن میں اگر نبض اس وزن کی ہے جو اس سن کو لازم ٹھہری ہے تو وزن میں اچھی ہے اور اگر کچھ اس وزن لازم سے گھٹی یا بڑھی ہے مگر کسی ایسے کی نبض سے ملتی ہے جس کا سن صاحب نبض کے سن سے قریب ہے۔ پس وہ نبض وزن سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور جو نبض کسی اور قریب سن والے کی نبض سے موافق نہ پائی جاوے گی بلکہ کسی اور سن کی نبض سے مطابق دیکھے میں آئیگی تو وہ مخالف الوزن کہلائیگی اور اگر کسی نبض سے ملے نہ ہوگی تو خارج الوزن گنی جائیگی **سوال** کیا کہتے ہو اچھے وزن کی نبض میں اور برے وزن کی نبض میں اور برابر وزن کی نبض میں اور مختلف وزن کی نبض میں اور منظم نبض میں اور غیر منظم نبض میں کہ یہ مخالفت ہر ایک نبض کی کس کس جنس میں پائی جاتی ہے جن کے سبب سے ہر ایک نبض جدا جدا نام پاتی ہے۔ **جواب** چار جنسوں سے نبض میں یہ فرق آتا ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ سے منقول کیا جاتا ہے اُس نے کہا ہے کہ نبض اچھے وزن کی اور برے وزن کی اور برابر وزن کی اور مختلف وزن کی اور منظم اور غیر منظم چار جنس کے سوا نہیں پائی جاتی۔ اول جنس کشادگی۔ دوسری کیفیت حرکت کی تیزی مقدار قوت کی چوتھے وقت سکون کا اس واسطے کہ اختلاف نبضوں کا سوا ہے ان چار جنسوں کے اور سیطح نہیں ہوتا **سوال** کیا نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل بھی ہوتی ہے جیسے نبض عظیم اور صغیر اور سریع و بطی میں **جواب** نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل نہیں ہوتی ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ میں یہ بات لکھی ہے کہ نبض مستوی اور مختلف کے درمیان میں کوئی اور نبض نہیں ہے اس واسطے کہ نبض مستوی وہ نبض طبعی اور صحیح ہے اور مختلف وہ ہے جو طبعی سے نکلی ہوئی ہے اور نبض مختلف مرض میں ہوتی ہے اور متوسط ان دونوں میں کوئی نہیں **سوال** کس کس بدن میں نبض بہت بڑی ہوتی ہے آیا دبلے بدن میں جو طبعی ہی دبلے ہوں یا سولے

في الابدان العبدية ولم ذلك الجواب هذا منقول من الملكي حيث يقول  
 في الابدان تقصيفه يكون النبض عظم من الابدان العبدية الكثيرة اللحم واقل  
 والنبض في الابدان العبدية اصغر وضعف لان شرايين الابدان العبدية يستمر وثيقة كثيرة اللحم لان  
 النبض في الابدان العبدية اشد تواترا وذلك لضعف القوة عن عظيم الشرايين تعمل لتواتر تقوية  
 مقام عظم السؤال الرابع عشر كيف يكون نبض الحامل ولم ذلك الجواب  
 هذا منقول من الملكي يكون نبض الحامل عظيما شديد السرعة والتواتر لان الحرارة  
 في ابدان الحوامل قوية بسبب انضاف الى مزاجهم من حرارة الجنين لما يتولد  
 من حرارته الى شرايين المرأة لا اتصال شرايين الجنين التي في المشيمة  
 بشرايينها الا انها في الشهر السادس يصير نبضا ضعيفا بطيا السؤال الخامس  
 عشر ما هو النبض الخاص بكل واحد من اصناف الاستقار الجواب  
 هذا منقول من القانون لابن سينا حيث يقول اما الرقي فيكون النبض فيه صغيرا  
 متواترا مائلا الى الصلابة مع شئ من التمدد بسبب صلابة الحجب ربما مال في  
 آخره الى اللين لكثرة الرطوبة والما الحمي فيكون النبض فيه موجي عريض لين  
 واما البطلي فيكون النبض فيه طويلا ليس بضعيف السؤال السادس عشر  
 كيف يكون نبض اصحاب الهم الجواب هذا منقول من الملكي

بدنوں میں جو غلطی ہی ایسے ہوں اور کیوں ایسا ہوتا ہے جواب ملکی سے نقل ہوتا ہے اس کا مستند یوں کہتا ہے کہ وہ بڑے بدنوں کی نبض موٹے اور چمک کوشت بدنوں سے بہت بڑی ہوتی ہے اور نیز بہت قوی ہوتی ہے اور موٹے بدنوں کی نبض ضعیف اور جھوٹی اس واسطے کہ گوشت کی کثرت شریان یعنی جہند کو گھنچا ہے اور بھاری بنا دیتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ اس نبض میں توازن ہوتا ہے کس واسطے کہ قوت کا ضعف نبض کو غظیم نہیں کر سکتا پس اس جگہ توازن کام آتا ہے جو رنگ جہند کے عظم کے قائم مقام ہو جاتا ہے سوال حاملہ عورتوں کی نبض کیسی ہوتی ہے اور کیوں ویسی ہوتی ہے جیسی ہوتی ہے جواب ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ حاملہ کی نبض میں غظیم شدید اور سرعت اور توازن پایا جاتا ہے اس لیے کہ نکتہ بدن میں حرارت قوی ہے اس سبب کہ لگنے مزاج میں پرک ہے کی گویا مٹی ہے کیونکہ پتے کی گرمی عورت کے شریان میں بچتی ہے اس لیے کہ بچکی جہندہ رگیں بواسطہ مشیم عورت کی جہندہ رگوں سے متصل ہیں۔ پس دونوں کی رگیں حرارت میں شامل ہیں مگر چھٹے مہینے میں نبض ضعیف اور بطی ہوجاتی ہے یعنی سست اور دیر چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

سوال استقامت کی ہر قسم کی نبض کیسی ہوتی ہے درست درست بتاؤ جیسی ہوتی ہے جواب شیخ الرئیس کے قانون سے یہ جواب لیا ہے شیخ نے یوں لکھا ہے کہ استقامت زنی میں یعنی اس استقامت میں کہ جس میں پانی بھر کر پیٹ پھول جاتا ہے اور شک کی طرح کھل کھل کر تا نظر آتا ہے نبض بیمار کی صغیر یعنی چھوٹی ہوتی ہے اور متواتر چلتی ہے اور مائل سختی بھی ہوتی ہے مع کسی قدر کچاؤ کے اس وجہ سے کہ پیٹ کے حجابوں کے کھینچنے سے نبض بھی کھینچی ہے اور اکثر مرض کے آخر زمانے میں جب رطوبت کی کثرت ہوجاتی ہے تو نبض بھی نرمی کی طرف آتی ہے اور استقامت لہجے میں جس میں گوشت بڑھ جاتا ہے نبض موجی ہوتی ہے اور نرم اور چوڑی ہوتی ہے اور استقامت طبعی میں یعنی جس میں ہوا بھر کر پیٹ بڑا ہوجاتا ہے نبض طویل یعنی لمبی ہوتی ہے اور قوی ہوتی ہے سوال رنج اور اندوہ والوں کی نبض کیسی ہوتی ہے بیان کرو جیسی ہوتی ہے جواب کتاب ملکی سے منقول ہوتا ہے کہ ایسے

صغير ضعيف متفاوت فان طال حتى يخل القوة فان النبض لصير  
 ووديا ثم يصير تمليا عندما تخل القوة وتسقط السؤال السابع عشر  
 كيف يكون نبض اصحاب الخناق وما علامات انتقال ماوته الى  
 ذات الرية او الى ناحية القلب من جهة النبض الجواب هذا منقول  
 من القانون لابن سينا اما نبض اصحاب الخناق في اوله فمتواتر  
 مختلف ثم يصير غير متفاوتا فان صار النبض موجيا عظيما وحدث  
 سعال فهو ينقل الى ذات الرية فان ضعف النبض جدا وضعف و  
 تفاوت وحدث خفقان وانخلت الحرارة الغريزية وحدث غشي فالمرء  
 منصبة الى ناحية القلب السؤال الثامن عشر اللذة كيف تجعل  
 النبض الجواب هذا منقول من المقالة الثانية عشر من النبض الكبير  
 لجالينوس حيث يقول اللذة تجعل النبض عظيما متفاوتا بطيا .  
 السؤال التاسع عشر ايا اول على الخوف النبض يصلب غاية الصلابة  
 او اللينين اللين الجواب كلاهما سوار هذا منقول من المقالة الرابعة عشر  
 من النبض الكبير لجالينوس حيث يقول واما النبض الصلب غاية الصلابة  
 فانه مخوف غير مأمون على مثال اللين غاية اللين لان غاية لصلابة

علامة

فقد انتقل



لوگوں کی نبض صست اور چھوٹی ہوتی بہت دور برابر نہیں ملتی۔ پس اگر اندوہ و راز ہو جائے یہاں تک کہ قوت گھل جائے تو نبض دوی یعنی گرم کی چاں کی ہو جائیگی۔ بعد ازاں جس وقت کہ قوت بالکل سقوط پائے گی تو نبض نکلی یعنی چینیوٹی کی چال پر آئیگی۔

**سوال** خناق کے بیماروں کی نبض کا حال کہو اور یہ بتاؤ کہ کیا علامت ہے نبض سے انتقال مادہ خناق کی طرف ذات الریہ کے یا طرف دل کے۔

**جواب** شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہے کہ خناق و انوں کی نبض اول مرض میں مختلف اور متواتر ہوتی ہے۔ بعد ازاں صغیرا متفاوت ہو جاتی ہے۔ پس اگر نبض موجی اور بڑی ہو جائے اور اس کے ساتھ کھانسی بھی ہو پس جانلو کہ خناق جذبہ ذات الریہ کی طرف منتقل ہو جائے گا اور اگر نبض ضعیف ہو، ور چھوٹی اور متفاوت بھی ہو جائے اور اس کے ساتھ خفقان بھی پیدا ہو اور حرارت غریزی گھلبے اور خشکی بھی ہونے لگے پس مادہ دل کی طرف گرنے لگے گا۔

**سوال** لذت نبض کو کہا کرتی ہے۔

**جواب** جالینوس کے نبض کبیر کے بارہویں مقالہ میں لکھا ہے۔ حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ لذت کسی قسم کی بونہض کو عظیم اور متفاوت اور غیر متواتر ہوتی ہے۔

**سوال** کوئی صورت زیادہ تر خوفناک ہے۔ نبض کا بہت سخت ہونا یا نہایت نرم ہونا۔

**جواب** دونوں امر برابر ہیں اور ایک دوسرے سے خوفناک نہیں چنانچہ جالینوس کے نبض کبیر کے چودھویں مقالہ میں یوں لکھا ہے حکیم موصوف اس تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ نبض سخت جو انتہا کی سخت ہو پس وہ از بس خوفناک ہے۔ مثل نبض نرم کے جو نہایت نرمی کے ساتھ ہو۔ سنرا و ارجم و پاک ہے۔ اس واسطے کہ نہایت سختی نبض کی یا تو کسی سبب ظاہری سے ہوگی۔

تكون اما بسبب حسا او ورم عظيم في بعض الاحشاء واما بسبب جمود  
يحدث عن برد واما بسبب يسيس يحدث عن حمى محرقة واما بسبب  
تنشج قوى شديدا واللين غايه اللين يكون بسبب رطوبة مفرطة جدا  
السؤال العشرون كيف يكون النبض في الورم اذا استحال  
الى الميعة-

الجواب هذا منقول من المقالة الثانية عشر من النبض الكبير  
لجالينوس حيث يقول يكون النبض مختلفا عديم النظام بما ينال آلاله  
من الآفة ولبسبب ضعف القوة ومقاومة الطبيعة للمرض ومجاهدتها



یا ورم، احتشاسے یا سردی سے ٹھٹھک جانے سے یا تپِ محرکہ کی خشکی پانپے یا سببِ تشنج قوی اور خشک اور جفائیتِ زہریلی  
جائقی بحر و طوبت کی زیادتی سے نظر آتی ہے۔ پس طوبتِ مفرطہ حرارتِ غریزی کو دبا دے گی۔ اسی سبب سے نبض  
لبین غائیہ بلین بھی خوفناک ہوگی۔

**سوال** کیسی ہوتی ہے نبض ورم میں جبکہ ورم پیپ بن جاتا ہے۔

**جواب** یہ جالینوس کے نبضِ کبیر کے بارہویں مقالہ سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نبض ایسی  
صورت میں مختلف اور بے انتظام ہوگی اس سبب کہ لک کو آفت پہنچی ہے اور قوت ضعیف ہو گئی ہے اور  
طبعیتِ مرتضیٰ کا متوازنہ کر رہی ہے اور اس سے لڑ رہی ہے۔



# الباب الثاني

في البول - وهو عشرون مسألة

السؤال الاول - البول الابيض الرقيق ان ظهر في اليوم الرابع من المرض وتبعه علامات روية بماذا تحكمت -

الجواب هذا منقول من الملكي حيث يقول ومتى ظهر هذا البول مع اعراض روية في النوم فان المريض يموت قبل السابع -

السؤال الثاني في البول الاصفر الرقيق على ما ذيل -

الجواب هذا منقول من الملكي حيث يقول على ان لطبيعة لم يكن بها نضاج المادة جيد لضعفها وانها قد اخذت في انضاجها وابتدأت باللون فغيرته الى الصفرة وانه اسهل عليها ثم تاخذ بعد ذلك في انضاج القوم

السؤال الثالث البول الابيض الغليظ اذ ظهر في يوم بجران وخاصته في الرابع على ما ذيل الجواب منقول من كتاب بول للاسرايحي حيث يقول - يدل على النحلاص من اوجاع المفاصل والاورام العارضة في

صول الاذان فان كان ظهوره بعد بجران دل على معاودة من المرض

## دوسرا باب

قارور کے بیان میں اور اس کی علامت نشان میں اور ہمیں بھی بیس سوال ہیں

**سوال** پہلا یہ ہے کہ پیشاب سفید اور تیز لا اگر بیماری سے جو تھے دن ظاہر ہوا اور اس کے تیز د اور بھی بڑی علامتیں ہوں تو یہ صورت کس بات پر ولالت کرتی ہے۔

**جواب**۔ یہ جواب ملکی کی کتاب سے نقل ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ جب بیمار کو چوتھے دن ایسا پیشاب آئے اور اس کے ساتھ بڑے اعراض بھی خواب میں پائے جائیں ہیں بیمار ساتویں دن سے پہلے مر جائے گا۔

**سوال** پیشاب زرد اور قیق کس چیز پر ولالت کرتا ہے۔

**جواب**۔ یہ بھی ملکی کی کتاب سے لکھا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا پیشاب ولالت کرتا ہے اس بات پر کہ طبیعت کو مٹانے کا پورا پورا پکا نامکن نہ ہو اسباب ضعف اپنے کے۔ اس نے پکا نام شروع کیا۔ اور ابتداء رنگ سے کی۔ پس اس کو زرد کر دیا۔ اس واسطے کہ یہ اس پر آسان تھا۔ پھر قوام کا پکا نام شروع کیا۔

**سوال** سفید اور غلیظ پیشاب جب بحران کے کسی دن خصوصاً چوتھے دن آئے تو کس چیز کی طرف راہ دکھائے۔

**جواب**۔ اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب اس امر کے اوپر ولالت کرتا ہے کہ بیمار اوجاع مفاسیل سے اور آن اور ام سے جو کافوں کی جڑوں میں ہوں خلاصی پائے۔ اور اگر بعد بحران کے ایسا پیشاب دیکھا جاوے تو عرض دوبارہ عود کر آئے

السؤال الرابع - البول الغليظ اذا دام على حاله لم يتغير زمانا على ما ذيل -  
 الجواب منقول من كتاب البول للاسراييلي حيث يقول هذا يدل على  
 ورم يحدث فيمادون البشر سيف فان تبعه دلائل محمودة دل على سلامة  
 والاول على خوف -

السؤال الخامس البول الاحمر اللطيف اذا كان له رائحة حريفة وفضل اسود كدر  
 فيه شبيه بالشعر ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي في  
 البول حيث يقول هذا روى وهو دال على خوف -

السؤال السادس البول الغليظ الذي لا يصفو اذا كان بصاحبهم ووجع  
 في الراس امتداد في البشر سيف ما دلالة الجواب منقول من كتاب اسراييلي  
 حيث يقول هذا يدل على بريقان روى يحدث قبل السابع فان صار لطيفا فيه  
 تعليق كمد اللون وسائر العلامات تشابهة دل على بحة وفناء دهن لا سيما  
 لمن بكثير من طعام :- السؤال السابع البول الاحمر الصرف اذا كان قليلا  
 وبصاحبه متفق ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي حيث يقول  
 هذا يدل على موت قريب المد اعلم وحكم :- السؤال الثامن البول اذا كان  
 على لون الدم وكان صاحبه تقييا شبيها بالزنجار مع خشونة اللسان ما دلالة -

**سوال** غلیظ پیشاب اگر عیشہ ایچہ ایک ہی حال پر رہتا ہے اور کسی وقت اپنی کیفیت نہیں بدلتا تو کس

بات پر دلالت کرتا ہے ؟

**جواب** اسرائیلی کی کتاب البول میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ غلیظ پیشاب کا ایک ہی حال پر رہنا دلالت کرتا ہے کہ سونے شریعت کے کہیں ورم پیدا ہوا ہے پس اگر اس کے ہمراہ اور دلالت ملے پائے جائیں گے تو سذامتی پر دلالت کرے گا اور اگر نہ پائے جائیں گے تو ڈراوے گا۔

**سوال** سرخ رنگ کا ہلکا پیشاب جب آئے اور اس میں تیز بواؤ نفل کہہ کہ اس میں بال کی صورت کی صورت کی کچھ حینہ ہو پایا جاوے تو وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے اور انجام اس مریض کا کیا ہوتا ہے

**جواب** اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ یہ پیشاب بُرا ہے اور جب یہ آتا ہے تو مریض کی ہلاکت کا خوف دلاتا ہے

**سوال** غلیظ بول جو صاف نہوا اور صاحب بول بہرہ بھی ہوا اور سر میں درد بھی ہوا اور شریعت میں کچھ کو بھی پایا جاوے تو ایسا پیشاب کس مرض کی آمد بتاتا ہے۔

**جواب** اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب بُری قسم کے یرقان پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ساتویں دن سے پہلے پیدا ہوگا اور اگر وہ پیشاب ہلکا ہو جاوے اور اس کے وسط میں سیاہ رنگ پایا جاوے تو عام علامات تشابہ پائی جائیں تو ایسا پیشاب یرقان کے پھر آنے پر اور ذہن کے فاسد ہوجانے پر دلالت کرے گا۔ فاصدہ کس شخص کے لیے جو کھانا بہت کھاتا ہو ایسی خبر دیگا۔

**سوال** سرخ پیشاب جس وقت کہ تھوڑا ہوا اور صاحب بول کو استسقا ہو تو کس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کیا ہو۔

**جواب** اسرائیلی کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا پیشاب قرب موت پر دلالت کرتا ہے

**سوال** پیشاب جب خون کے رنگ کا ہو اور صاحب بول زنگاری رنگ کی تے بھی کرتا ہو اور زبان میں بھی خشونت پائی جائے تو یہ رنگ کیا صورت دکھلائے۔

الجواب منقول من كتاب الاسراييلي حيث يقول هذا يدل على شروموت  
السؤال التاسع - البول الاشقر اذا كان له زبد كزبد الشارب ما دلالة  
الجواب - يدل على اختلاط عقل -

السؤال العاشر - البول الاسود متى كان رقيقا من اول المرض على ما ذيل  
الجواب منقول من الملكي حيث يقول يدل على الهلاك لا محالة  
السؤال الحادي عشر - كم هي اصناف النفل الراسب  
الجواب منقول من الملكي حيث يقول انها ثلثة احدها الغمامة وهي ما يتميز  
في اعلى القارورة الثاني التعليق وهو ما يتميز في وسطها الثالث الرسوب  
وهو ما يتميز في اسفلها -

السؤال الثاني عشر البول الاخضر الدم نحضرة اذا كان مع حمى لهبته اوليئته  
ما دلالة الجواب منقول عن الاسراييلي ان كان مع حمى لهبته دل على اختلاط  
وان كان مع حمى ليئته وكان اكثر من مقدار ما يشرب من الماد دل على فوبان البطن  
السؤال الثالث عشر البول الاسود اللطيف مع الحمى الالبته اذا كان له  
نفل اسود عوام لا يتقر وبصاجه سهر وصحم ما دلالة الجواب منقول عن  
الاسراييلي يدل على طول المرض وان انحلاله يكون بانبعاث الدم



**جواب** کتاب اسرائیلی سے یہ بیان ہوتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اور پڑھائی کے اجوت ناگہانی گے۔

**سوال** بھورے رنگ کا پیشاب ہو اور اس پر کف مثل کف شراب کے ہوں تو ایسا پیشاب کیا بتاتا ہے اور کیا مرض پیش آتا ہے۔

**جواب** ایسے پیشاب سے عقل کا اختلاط پایا جاتا ہے۔ یعنی دانائی میں فتور آتا ہے۔

**سوال** سیاہ پیشاب جبکہ اول مرض ہی میں پتلا ہو تو مرخص کیا کیا حال ہو۔

**جواب** ملکی میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب ضرور موت پر دلالت کرتا ہے۔

**سوال** وہ چھوک جو پیشاب کی تہ میں بیٹھا ہوتا ہے کے طرح کا ہوا کرتا ہے۔

**جواب** ملکی سے نقل کیا جاتا ہے کہ پیشاب کا چھوک تین طرح کا پایا جاتا ہے ایک تو وہ ہے جو بادل کی طرح شیشے کے اوپر آ جاتا ہے دوسرا وہ چھوک ہے جو پیشاب کے درمیان میں معلق پایا جاتا ہے تیسرا وہ چھوٹ ہے جو شیشی کی تہ میں ہوتا ہے۔

**سوال** سبز رنگ کا پیشاب جو برابر سبز ہی رہے اور اس کے ہمراہ تپ سوزندہ یا نرم ہو تو ایسا پیشاب کیا پیش لاتا ہے اور کیا بات بتاتا ہے۔

**جواب** اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ ہو تو اختلاط عقل لاتا ہے

اور اگر تپ نرم کے ساتھ ہو اور یہ پیشاب زیادہ مقدار میں اس پانی سے جو پیتا تھا ہو تو بدن کا کھلنا پایا جاتا ہے

**سوال** ہلکا سیاہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ جب کہ اُس کے اوپر چھوک سیاہ رنگ کا تیرتا ہو کہ کبھی ٹھہرتا ہو

اور مرض کو جاگنا اور کانوں کا گنگ رہنا بھی ہوتا ہو تو اس سے کیا بات پائی جاتی ہے اور کیا صورت پیش آتی ہے

**جواب** اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب مرض کا طول بتاتا ہے۔ اور لہو کی خورش

سے اس رنگ کا پیشاب آتا ہے۔

السؤال الرابع عشر - البول الاسود اذا كان له ثقل موجب بشرب شبيه بالنقط  
مع نفخة في الشرايف ووجهها ماولالة الجواب منقول عن الاسرائيلي  
حيث يقول هذا يدل على موت

السؤال الخامس عشر - البول الرقيق الاسود اذا استحال الى الشقرة و  
الغلط ولم يصحب ذلك راحة على ما ذيل - الجواب منقول من الجزليات  
الابن سينا حيث يقول هذا يدل على آفة في الكبد خصوصاً على يرقان لان  
هذه الاستحالة التي الى الغلط عن الرقة والتي الى الشقرة عن السواد يدل على  
نقصان حرارة او وقوع هضم وذلك مما يصحبه ويعقبه الخفقان لم يكن  
كذلك دل على مادة قد لحبت في الكبد ليست تشنقي وقد احدثت سواداً فان  
كانت حارة فكانت بها وقد احدثت ورماً -

السؤال السادس عشر - البول الغليظ الذي لا يصفو ماولالة - الجواب  
منقول عن الاسرائيلي حيث يقول هذا يدل على ريح نافخة غليظة قد خالطت  
الثقل واثارتها فلذلك يدل على الصلح الحاضر وسيحدث -  
السؤال السابع عشر - البول الاحمر اذا استحال في الحميات الاعيانية  
الى الغلط ثم ظهر ثقل كثير لا يربك كان بصاحبه صلح على ما ذيل -

علة

**سوال** سیاہ رنگ کا پیشاب جبکہ اُس کا چھوک نہ دہرا ہوا ویلیکوں سے مشابہت رکھتا ہوا اور اُس کے ساتھ شرابین میں نفع اور درد بھی پایا جاتا ہو تو: کیا پیشاب کیسا ہے اور اُس کا انجام کیا ہے۔

**جواب** صاحب کسب: ایسی کہتا ہے کہ ایسا پیشاب جس کو آتا ہے اُسکی موت بتاتا ہے۔

**سوال** رقیق پیشاب سیاہ رنگ کا جب بھورے رنگ کا اور گاڑھا ہو جائے اور اُس کے ساتھ آرام نہ پائے تو بتاؤ کہ کیا پیشاب آئے۔

**جواب** جرئیات میں شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ یہ پیشاب جلگہ کی بیماری پر دلالت کرتا ہے خصوصاً یرقان کا لگان ہوتا ہے اس واسطے کہ رقیق پیشاب کا غلیظ ہونا اور سیاہ کا بھورا رنگ پانا یا تو حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہے یا لک کے مضیم ہو جانے پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ امر اُس وقت ہوتا ہے جب کہ اُس کے ساتھ یا اُس کے بعد مرض میں خفت پانی جائے اور اگر پیشاب کی وہی کیفیت ہو اور مرض میں خفت نظر نہ آئے تو معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق کوئی مادہ جل میں ایسا چٹ گیا ہو کہ جس کا تمقہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسی مانے نے پیشاب کو سیاہ کر دیا ہے پس اگر وہ مادہ گرم ہو تو یہی خیال کرو کہ اُس نے ورم بھی پیدا کیا ہے۔

**سوال** جو غلیظ پیشاب کہ صاف نہیں ہوتا وہ کیا دلالت کرتا ہے۔

**جواب** اسرائیلی سے منقول ہوا ہے وہ کہتا ہے یہ غلیظ ہونا پیشاب کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ چھلانے والی گاڑھی ہوا نفل سے مل گئی ہے اور اُس کو اٹھا رہی ہے پس اسی وجہ سے وہ پیشاب یہ بتاتا ہے کہ مرض کو یا تو درد دوسرا فعل ہوتا ہو یا جلد تری پیدا ہو۔

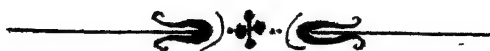
**سوال** بہت سرخ پیشاب جبکہ تپہاے تبیہ میں غلیظ ہو جائے پھر اُس میں ایسا نفل بہت پیدا ہو جو بیٹھنے نہ پائے اور مرض کو درد دوسر بھی ہوتا ہو تو بتاؤ کہ انجام اُس کا کیا ہو

الجواب منقول من خبريات القانون لابن سينا حيث يقول هذا يدل على طول من المرض لان المادة عاصيته لذلك لم يغاظ او لا فلما غلظت لم يرسب بسرعته لكن بمرارة يكون بعرق لان المادة مائلة الى العروق ومثل هذا البول يشبه اليرقان ويفارقه بانه لا يصيب الثوب -

السؤال الثامن عشر البول الاحمر القاني اذا كان مع قرع حسن ما دلالة الجواب منقول عن الاسرئلي حيث يقول يدل على زوال الحمى بعد السالج

السؤال التاسع عشر اذا كان البول له رائحة حامضة وكانت العلة حارة على ما ذيل الجواب منقول من الكليات حيث يقول هذا يدل على الموت لانه يدل على موت الحرارة الغريزية وهتيلما يبرود في الكبد مع حر

السؤال العشرون كم هي انواع الرسوب الغير الطبعي - الجواب منقول من الكليات وهي ثلاثة عشر خراطى نخالى وكشنى ووشبى وشبى بالزرنج الاحمر والمشبع الصفرة والحمى ومخاطى ووشمى ومدشى وشبىه لقطع الخمير ووشمى علقى وشعرى ووشمى حصوى ورامادى -



**جواب** شیخ الرئیس نے قانون کو جزئیات میں لکھا ہے۔ شیخ نے اس طرح سے کہا ہے کہ پیشاب بہت سرخ مرن کے طول پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے کہ مادہ عاصی ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اول میں کاٹھا نہیں ہوا ہے۔ پس جب غلیظ ہوا تو جلد تہ پر نہ بیٹھے گا۔ لیکن بحران اس کا عرق کے ساتھ ہو گا اور اس سے زیادہ رنگوں کی طرف مائل ہو رہا ہے اور ایسا پیشاب یرقان سے ملتا بھی ہوتا ہے اور اس سے جدا بھی ہوتا ہے۔ پس سبب سے کہ کپڑے کو نہیں رنگتا۔

**سوال** خالص سرخ پیشاب جب اچھی بغض کے ساتھ آئے تو کیا بنائے

**جواب** اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ یرنگت پیشاب کی اس بات پر دلالت کرے گی کہ تپ ساتویں دن مفارقت کرے گی۔

**سوال** جب پیشاب میں سے کھٹی مورت آئے اور بیماری بھی گرم پائی جائے تو بتاؤ کہ یہ کیا رنگ دکھائے۔

**جواب** شیخ کی کلیات سے منقول ہوتا ہے انھوں نے کہا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے کہ یہ بیمار اب مرتا ہے اس واسطے کہ اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرارت غریبی فنا ہوئی اور جگر میں سردی ایک بیگانی گرمی کے ساتھ پیدا ہوئی۔

**سوال** غیر طبعی رسوب پیشاب میں کتنی قسم کا ہوتا ہے اور کس کس قسم کا ہوتا ہے۔

**جواب** کلیات میں لکھا ہے کہ غیر طبعی تلخ پیشاب کا تیرہ قسم کا ہے اور ہر ہوا حد اس قسم کا ہے۔

(۱) اول خاخی نغالی یعنی ایسا ہو جیسے خاوی لکڑی کا پوست آتا رہا ہے اور جھوسی جیسا بھی ہوتا ہے (۲) کرسنی یعنی مٹر کے دانے جیسا ہوتا ہے (۳) شیشی وہ ایسا ہوتا ہے جیسے گیہوں کا دلیا ہوتا ہے (۴) سرخ چڑناں سے ملتا ہے اور خوب زردی لیا ہوا (۵) گوشت کے رنگ کا (۶) ناک کے رنٹ جیسا (۷) چربی جیسا (۸) پیپ کی صورت کا (۹) خمیر کے ٹکڑوں سے ملتا جلتا (۱۰) خوک کے ٹھنڈے کے رنگ سے ملتا ہوا (۱۱) بال کی صورت کا (۱۲) ریت جیسا (۱۳) راکھ کی رنگت کا۔

## الباب الثالث

في النجيات والبحارين وهو عشرون مسألة

السؤال الاول كم هي اصناف حمى يوم التي قسمها ابن سينا الى الجواب  
ثلثة وعشرون هذا منقول من الكتاب الرابع من القانون - حمى غممية  
وهيمية وفكرية وغضبية وشهرية ونومية راحية وفرجية وفرجية وتعبية - و  
استفراغية ووجعية وغشائية وجوعية وعطشية وسدية وتحمية وورمية  
وقشقية وحرية واستخصافية من البرد واستخصافية من ما راسب  
وشربية وغذائية -

السؤال الثاني كم هي علامات حمى الغب الجواب عددوها تسعة عشر  
منقول من المقالة الثانية من كتاب البحران للجالينوس حيث يقول  
احدها ان يكون معها ناقض قوى الثاني ان يحس كأن لحمه ليغرز بالابر  
الثالث ان يكون النبض في اوائل نوابها صغيرا بطيئا متفاوتا لا  
ان ابطاره وتفاوته ناقض عن الابطار والتفاوت الذين يكونان  
في حمى الربع نقصانا كثيرا ووقت تزيدها يكون السرعة مستوية الرابع

## تیسرا باب

پتوں اور حمران کے بیان میں اور ہر ایک کی علامت و نشان میں اور سہل میں مسئلے ہیں  
سوال تیرہویں کے قسم کی ہے جو شیخ ابن سینا نے لکھی ہیں۔

جواب شیخ ابن سینا نے تیسرے قسم کی لکھی ہیں چند بقا قانون کی جو بھی کتاب میں یوں کہتے ہیں ایک تپ  
غنی جو غم سے پیدا ہوتی ہے دوسری تپ جو اندوہ و غم سے پیدا ہوتی ہے تیسری تپ غنی جو سچ کے سبب  
آجاتی ہے چوتھی غنی جو غصہ کھانے سے آتی ہے پانچویں تپ سہری جو بہت جاگنے سے چڑھتی ہے چھٹی تپ غنی جو بہت سوئے  
سے ہوتی ہے ساتویں تپ فرحی جس کا سبب خوشی ہو آٹھویں تپ فرحی جو ڈر جانے سے چڑھتی ہے نوں  
تپ غنی جو کسی مشقت سے ہوتی ہے دسویں تپ استغرائی جو سہل یا تپ یا ضد و خیر کی وجہ سے ہو جاوے  
گیارہویں تپ غنی جو کسی درد کی تکلیف سے آئے بارہویں تپ وہ ہے جو غم کی وجہ سے ہو تیرہویں  
تپ وہ ہے جو بھوک کی شدت سے ہو چودھویں تپ وہ ہے جو پیاس کے باعث سے ہو جاتی ہے پندرہویں  
تپ وہ ہے جو سردی کے سبب سے چڑھ آتی ہے سولہویں تپ وہ ہے جو غمی سے ہو سترہویں تپ وہ ہے  
جو دم کے لاحق ہو جانے سے ہو اٹھارہویں تپ وہ ہے جو خشکی و لاغری سے ہو انیسویں تپ وہ ہے جو  
گرمی سے ہو بیسویں تپ وہ استغنائی ہے جو سردی کھانے سے ہوتی ہے اکیسویں تپ وہ استغنائی ہے  
جو بھٹکری کے پانی سے ہنانے سے ہوتی ہے بائیسویں تپ وہ ہے جو کسی چیز کے پی جانے سے ہوتی ہے تیسویں  
تپ وہ ہے جو کسی چیز کے کھانے سے ہوتی ہے سوال تیرہویں کی کیا کیا علامتیں ہیں جو اس کے کپڑے پر دلالتیں کرتی ہیں جواب  
انیس<sup>۱۵</sup> علامتیں ہیں جو جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقالہ میں لکھی ہیں حکیم مذکور نے سطح سے گئی ہیں علامت یہ کہ  
اس کے کپڑے ساتھ بہت لرز ہو (۲) یہ کہ جسم میں ہر جگہ سوزی کی سطح سے کچھ بڑا ہو (۳) یہ کہ نبض اول نوبت میں صغیر اور متفاوت اور  
بطی ہوئے مگر یہ کہ اس کے تفاوت اور دیر میں چوتھیا کے تفاوت اور دیر کی نسبت بہت کمی ہو اور جب اس تپ کی زیادتی اور

نصيبك

ان العطش والالتهاب لا يلبث حتى ينتهي منتهاها الخامس ان يكون الحرارة  
منشئة في البدن كله بالسوار السادس انه اذا وضعت يدك على البدن  
فتيك حرارة كثيرة كانها ترتفع مع بخار ثم انها لا يلبث ان تحوز و يقهر ما يدك  
السابع ان يكون عند شرب الماء البارد يرتفع من بدنه بخار حار يتقدم الجلد  
يندر بعرق الشاشن تقيأ مراراً اصفر التاسع ربما اختلف مزار او بال  
بولا يغلب فيه المرار العاشر ان يتبدى فيه عرق بخاري حاد كالعرق الذي  
يعرقه الانسان في الحمام الحادى عشر ان يكون النبض كنبض الصبح في  
حال الرياضة سريعاً عظيماً قوياً متواتراً الثاني عشر انه ليس يتجاوز نوبة الحمى  
اثني عشر ساعة وهي اطول ما يكون الثالث عشر ان البول يصير الى  
الصفرة المشبعة والحمرة الناصعة معتدل الشح وقد تحدث فيه غمامة  
بيضاض طافية في اعلاه او متعلقة بوسطه الرابع عشر انها لا يتجاوز الدور السابع  
الخامس عشر ان يكون الزمان حاراً يابساً السادس عشر ان يكون شاباً السابع  
عشر ان يكون الغالب على الطبع المرار الثامن عشر ان يكون صاحبه  
ليستعمل لسهو والهجم والتعب والافلال من الطعام التاسع عشر ان يكون  
وقت الحاضر قد غلب على الناس فيه حمى غلب -



شدت ہو تو نہیں میں بعض کی بزرگی سے (۴) یہ کہ پیاس اور بھڑک نہ تھے جب تک کہ تپ انتہا کو نہ پہنچے۔

(۵) پانچویں یہ کہ حرارت اس تپ کی تمام بدن میں برابر ایسی پھیلی ہو کہ سب جگہ ایک سی ہو

(۶) یہ کہ جب طبیب مریض کے بدن پر ہاتھ رکھے تو اس شدت سے گرمی دیکھ کر گویا بھاپ سی نکلتی ہے

اور ہاتھ سے دب نہیں سکتی (۷) یہ کہ جھٹکا پانی پیتے وقت مریض کے بدن سے گرم بھاپ اٹھے کہ جلد

اٹے اور پسینا لائے (۸) یہ ہے کہ مریض بار بار زردتے کرے (۹) نویں یہ ہے کہ اکثر اسباب صفراوی

آویں یا پیشاب کرے کہ اس میں خالص صفرا غالب رہے (۱۰) یہ ہے کہ مریض کو ایسا تیز اور بھاپ کا

پسینا آنا شروع ہوتا ہے جیسا کہ آدمی کو حام میں آ جاتا ہے (۱۱) یہ ہے کہ نبض مریض کی ایسی ہو جیسی

کسی تندرست کی نبض ریاضت کرتے وقت جلد رفتار اور بڑی اور زوردار اور پہلے ہاتھ کو لگتی ہو۔ (۱۲)

یہ ہے کہ تپ کی نوبت بارہ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور یہ مدت اس کی بہت لمبی ہے۔

(۱۳) یہ ہے کہ پیشاب مریض کا یا تو گہرا زرد و آسا ہے یا خالص سرخ معتدل قوام ہو جاتا ہے اور اوپر

اس کے ایک بادل سفید سا ہوتا ہے یا درمیان اس کے ایسا ہوتا ہے۔

(۱۴) یہ علامت ہے کہ باریاں اس کی سات سے زیادہ نہیں آتی ہیں۔ بچہ اذان حکم حضرت باری

وقع ہو جاتی ہیں۔

(۱۵) یہ ہے کہ یہ تپ گرم و خشک زمانے میں ہو ا کرتی ہے۔

(۱۶) یہ ہے کہ اکثر جوان کو آیا کرتی ہے۔

(۱۷) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت میں اکثر غلبہ صفرا کا ہوتا ہے تب وہ اس تپ میں مبتلا ہوتا ہے

(۱۸) یہ ہے کہ اس کے مریض کو بیداری اور بچ اور تعب اور قلت غذا ہوتی ہے۔

(۱۹) یہ ہے کہ جس وقت یہ تپ ہو اس وقت اکثر لوگوں کو یہ تپ آتی ہو یعنی اس زمانے میں

بہت پانی جاتی ہو۔

المقار

السؤال الثالث - كم هي علامات حمى الربيع الجواب لتع هذا منقول  
 من المقالة الثانية من كتاب البحران لجالينوس حيث يقول احدها  
 انها ليس تبدى في اول الامر بنافض قوى بل بحس بالبرد اكثر وهو شبه  
 شئ بالبرد الذي يعرض للانسان شيئا في اشتما عند شدة برد الهوار  
 وكان يبرده ويرضه حتى يصل الى الطعام - الثاني ان يكون لنفص  
 في اوائل نوابها صغيرا ضعيفا بطيا متفاوتا ويحول اليك في نواب  
 الربيع ان العرق موثوق مسدود وانه يجذب الى داخل ويمنع من ان  
 يرتفع الثالث ويكون يكثر في الخريف فان كان الخريف مختلف  
 المزاج قوى ظنك بان الحمى ربيعا - الرابع ان يظفر في البلد بل هو معين  
 في توليد الخامس ان يظفر في طبيعة المريض بل هي مائلة الى السواد  
 السادس ان يظفر ما تقدم من تدبيره بل هو موله للسواد السابع ان يظفر  
 ان كان عرضت لكثير من الناس الثامن ان يظفر في البول فانه يكون  
 ابيض رقيق مائي التاسع ان يظفر بل بالمريض طحال غليظا وبل كانت  
 عرضت له حمى مختلطة وقال جالينوس في المكان بعينه ومن لم يقدر  
 على الفرق بين حمى الربيع وبين الغنبل ول يوم فليس من طب في شئ

**سوال**۔ چوتھا تپ کی علامتیں کتنی ہیں درست بتاؤ جتنی ہیں۔

**جواب**۔ جالیہ نوس کی کتاب ہجران کے دوسرے مقام میں نو علامتیں لکھی ہیں۔ حکیم مذکور نے اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

(۱) کہ اس تپ کے شروع میں قوی لرزہ نہیں آتا ہے بلکہ اس کا یا رامی سردی اپنے میں پاتا ہے جیسا کہ سخت جاڑے کے موسم میں ہوا کی سردی سے انسان کو سردی لگا کرتی ہے اور گویا کہ ٹھٹھراتی ہے اور کھلتی ہے یہاں تک کہ پہنچتی ہے سردی متا دپر۔

(۲) یہ ہے کہ نبض اس تپ کے مریض کی اول فوہوں میں چھوٹی اور ضعیف اور متفاوت اور بطنی ہوتی ہے اور اس چوتھا تپ کی نبض ایسی محسوس ہوگی کہ گویا گ جلدی اور بندھی اور اندر سے کھنچتی ہے اور اڑھ نہیں سکتی (۳) علامت یہ ہے کہ اکثر یہ تپ خریف کی فصل میں ہوتی ہے پس اگر اس فصل کا مزاج مختلف ہو رہا ہے تو گمان قوی کر کہ یہ تپ وہی چوتھا ہے۔

(۴) یہ ہے کہ شہر کی حالت کو نظر کرے کہ آیا وہ حالت سودا کے پیدا کرنے کی معین ہے

(۵) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھیں کہ وہ مائل طرف سودا کے ہے

(۶) یہ ہے کہ پہلے اس سے کیسا علاج ہوا ہے آیا وہ علاج پیدا کرنے والا انحط سودا کا ہے۔

(۷) یہ ہے کہ آیا یہ تپ بہت لوگوں میں پھیلی ہے۔

(۸) یہ ہے کہ مریض کے پیشاب کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے کس واسطے کہ اس تپ والے کا پیشاب سفید اور پتلا پانی جیسا ہوتا ہے۔

(۹) یہ دیکھ کہ مریض کی تلی بھی موٹی ہے یا اس کو تپ غلط لگی ہے۔ جالیہ نوس نے اسی جگہ کہا ہے

کہ جو شخص تپ کی ابتدا سے اس امر میں فرق نہیں کر سکتا ہے کہ یہ تپ بخاری ہے یا چوتھا ہے اس کو طب سے کچھ بہرہ نہیں ملا ہے۔

السؤال الرابع - كم هي علامات الحمى الناجمة في كل يوم الجواب اثنا عشر  
وهو منقول من المقالة الثانية من كتاب البحران حيث يقول الاول  
انها تبدي بنافض من اول يوم الثاني - انها اذا تبادت بها الايام  
يعرض فيها في اول النوائب برد ظاهر الثالث ويوجد في البعض اختلاف  
ويفسد نظامه في اول النوائب ليس يوجد فيه مما يوجد في غيب من البرص  
والعظم والقوة الرابع وليس يحس فيها تلبس شديد ولا يتنفس تنفسا عظيما  
الخامس يكون عطش اقل منه في سائر الحيات السادس ويكون البول  
في اول يوم منها على مثال ما يكون في اول الربيع ولا يكاد المريض  
يعرق فيها في الايام الاول السابغ وان تكون طبيعة البدن رطبة و  
لذلك اكثر ما يعرض للصبيان الثامن وان لم تالم المعدة والكبد  
التاسع وان يتقدمها تخم العاشر وان ينفخ ما دون اسنانه الحاد  
عشرون ان يكون لون المريض بين اصفره والبياض الثاني عشر وعشرين  
على حدودها الشتا والبلد -

السؤال الخامس - كم هي العلامات الخاصة بحمى يوم الجواب ثمانية  
منقول من كتاب الحيات لجالينوس الاول ظهور النضج في البول

**سوال**۔ جو تپ کہ روز آتی ہے اسکی علامت کیا کیا پائی جاتی ہے

**جواب**۔ وہ بارہ علامتیں بیچ جالیسنوس نے دوسرے مقالہ میں کتاب بحران کے لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے کہی ہیں۔

پہلی علامت یہ ہے کہ اول ہی روز سے لوزے سے آتی ہے۔

دوسری یہ ہے کہ جب دن بہت گرم جائیں تو اول اول نوبتوں میں پہلے سردی پائی جاتی ہے۔

تیسری یہ ہے کہ نبض میں اختلاف پڑتا ہے اور اول نوبتوں میں اس کا انتظام بگڑ جاتا ہے اور جھوٹ اور سرعت اور بزرگی نبض کی تپ غبی میں دیکھی جاتی ہے وہ اس ہر روزہ کی تپ میں نہیں پائی جاتی۔

چوتھی یہ ہے کہ اس تپ میں بہت بھڑک نہیں ہوتی اور نہ سانس کی دھوکہ لگتی ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ اور تپوں کی نسبت اس تپ میں پیاس کی قلت ہوتی ہے جیسے اور تپوں میں شدت ہوتی ہے۔

چھٹی یہ ہے کہ اس تپ میں پہلے دن پیشاب کی بھی وجہ کیفیت ہوتی ہے جو پہلے چوتھیا تپ میں صورت ہوتی ہے اور مریض کو اس تپ کے اوائل میں پسینا نہیں آتا مگر بعد میں پسینے کہی بخار اتر جاتا ہے ساتویں یہ چونکہ مریض طبیعت

میں اصل ہی سے رطوبت پائی جاتی ہے چنانچہ بچوں کو اکثر ایسی ہی تپ آتی ہے۔

اٹھویں یہ ہے کہ مسہ لور جگر کو اس تپ سے اطم نہیں پہنچتا ہے۔

نویں یہ ہے کہ اس تپ سے پہلے بخار ہوتا ہے۔

دسویں یہ ہے کہ سوا سے سر اشیف کے نفع ہو جاتا ہے۔

گیارھویں یہ ہے کہ مریض کی رنگت میں زردی مائل سفیدی ہوتی ہے۔

بارھویں وہ امر جو اس تپ کے حدوث میں مدد کرتا ہے شہر کا اثر اور موسم سرما ہے۔

**سوال** تپ ہومی کی کون کونسی علامت ہو جسکو خاص اسی تپ سے خصوصیت ہے **جواب** آٹھ علامتیں ہیں

جو جالیسنوس نے کتاب حیات میں لکھی ہیں کہ وہ اسی تپ سے خصوصیت رکھتی ہیں اول یہ ہے کہ پیشاب میں

في اول يوم - الثاني وان يكون النبض قد تزايد عظاما وسرعة تزايد اذ قد يكون  
مع ذلك الى التواتر الثالث ان يكون انقباض العرق لا تزايد سرعة  
بينة فان تزايد في بعض الحالات كان تزايد يسيرا جدا وخروج عن الحال  
الطبيعية لسير الرابع طيب الحرارة ولذا ذتها الخامس استواء النبض السادس  
تزايد الحمى من غنى عظمى في الحرارة ولا في النبض السابع اخطاط الحمى اذا كان  
مع عرق او نداوة او مع بخار طب تحلل من البدن ثم اتبع ذلك اقلع  
تمام من الحمى الثامن وان يكون سبها با ديا ظاهرا -

السؤال السادس كم هي العلامات الخاصة بحمى العضوة الجواب هذا  
منقول من كتاب الحميات لجالينوس احدها ان لا يتقدم هذه الحمى شئ  
من الاسباب الظاهرة التي تعرف بالبادية الثاني وان يكون في  
ابتدائها نقص من غير ان يكون اصاب البدن قبل حدوثها حرق  
شديد ولا برد شديد الثالث اختلاف النبض الرابع اختلاف الحرارة  
الخامس ان تكون كيفية الحرارة غير لذيذة ولا با دية بمنزلة حمى يوم لكنها  
بالدخانية اشبه حتى يوذى ويقرص الامس الا انها في ابتداء نوبة الحمى  
من قبل ان الحرارة في هذا الوقت مغمرة والفضول التي يعمل فيها الحرق

پہلے ہی دن نفع ظاہر ہو جاتا ہے یعنی مادہ بچا ہوا نظر آتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ نبض میں بڑائی اور طبعی بہت سی ہوتی ہے اور باوجود اس کے پے درپے بھی چلتی ہے  
تیسری یہ ہے کہ انقباض نبض کا جلد تر نہیں بڑھ جاتا ہے اور اگر کچھ کسی حالت میں ہوتا بھی ہے تو بہت کم  
ہوتا ہے اور نبض کچھ حالت طبعی سے باہر ہو جاتی ہے جیسی تھی ویسی نظر نہیں آتی ہے۔

چوتھی نرم گرمی ہوتی ہے اور ناگوار نہیں ہوتی ہے۔

پانچویں قرعات نبض کے ہاتھ کو برابر لگتے ہیں کم و بیش نہیں ہوتے۔  
چھٹی یہ ہے کہ تپ ایسی زیادہ ہوتی ہے کہ نہ تو حرارت دہتی ہے اور نہ نبض دہتی ہے۔  
ساتویں یہ ہے کہ تپ پسینے سے یا پسینے سے یا تر بھاپ سے جو بدن سے تحلیل ہو کر نکلتے ہیں  
گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل اُتر ہی جاتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ سب اُس کا ظاہری ہوتا ہے مثلاً دھوپ کی گرمی یا ہوا کی سردی وغیرہ  
سوال۔ تپ غنی کی خاص علامتیں کتنی ہیں۔ بیان کرو غنی ہیں۔

جواب۔ جالبینوس کی کتاب حیات میں لکھا ہے کہ وہ سات ہیں جو تپ غنی کی علامات ہیں  
پہلی یہ ہے کہ اول کوئی ظاہری شے ایسی نہ ہوئی ہو جس کے سبب سے یہ تپ چڑھی ہو۔

دوسری یہ ہے کہ تپ سے پہلے لرزہ بھی ہو قبل اس کے کہ دھوپ کھائی ہو یا بہت سردی اٹھائی ہو۔  
تیسری یہ ہے کہ نبض کے قرعات میں اختلاف پایا جاوے ایک و تیرہ پر نبض ہاتھ نہ آئے۔  
چوتھی۔ حرارت بھی ایک سی نہ ہو۔ یعنی ہر ابر تیزی نہ ہو۔

پانچویں یہ ہے کہ حرارت کی کیفیت غیر سہاتی ہوگی۔ جی یوم کی نسبت مگر خانہ سے مشابہ ہوگی۔  
یہاں تک کہ ایذا دہ اور چھوٹے واسے کے ہاتھ کو ناگوار ہوگی مگر یہ کہ شروعِ نوبت تپ میں حرارت  
دہی ہوئی ہوگی۔ اور وہ فضلہ جن میں یہ حرارت اتر کر رہی ہے۔

باطنة فلا تترك اول ما يمس البدن فاذا طال لبث الكف على البدن  
ارتفعت الحرارة من عمق السّادس ان لا يظهر في البول للنضج اثر السّابع  
وان يظهر في وقت نوبة الحمى شئ من الاعراض التي تظهر في الحمى المحرقة  
او من اعراض الحمى التي يجدها البرد والحرقا ومن اعراض الحمى التي  
تكون في باطن البدن حرارة شديدة وظاهره بارد او من اعراض شغل  
او من اعراض اللثة

السؤال السابع لم صارت الحمى التي من عفونة الصفراء تأخذ يوما وترك يوما  
وليلتين تاتيه في كل يوم والرّبع تركها ضعف مدة اخذها الجواب اما المتولدة  
من عفن الصفراء فقد اجتمع فيها الحار والبارد والحرارة من شأنها دوام الحركة  
وانبساط الاجزاء وهي اقوى الفاعلين في اليبوسة هي اقوى المنفعلين ومن شأنها  
جمع الاجزاء وتقبضها والمنع مما يوجب الحرارة فلنحس اليبوسة دوام فعل الحرارة  
ما انقطع دوام ذلك فاخذت يوما وتركت يوما واما النّاتية في كل يوم فقد  
اجتمع البرد والرطوبة والبرد من شأنه الجمع والتقبض والرطوبة من شأنها البسط  
وتفريق وهي عند العفونة تكون القاهرة ولذلك ما يطول نوبة هذه الحمى  
وان يكون تركها في كل يوم ست ساعات وهو ربع يوم وربما نقصت عن



باطنی میں۔ پس اول ہی اول ہلکس پر نہ پانی جائیگی۔ پس جبکہ قبلی دین تک بدن پر کبھی رہے تو حرارت اندر  
چھٹی آئیگی۔

چھٹی یہ ہے کہ پیشاب میں مریض کے اثر لفعج کا آشکار نہ ہو یعنی ماود پاک کرتیا نہ ہو۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ چڑھتے وقت یا تو وہ عوارض جو تپ محرقہ میں ہوا کرتے ہیں کچھ پائے جائیں یا  
وہ عوارض ہوں جس سے سردی دگرگمی کو ساتھ ساتھ پائیں یا اس تپ کے عوارض میں سے جس میں  
صاحب تپ بدن کے اندر بہت گرمی پاتا ہے اور ظاہر بدن سرد نظر آتا ہے یا شطرا العتب کے عوارض  
دیکھیں یا تپ لثقہ کے عوارض ملیں۔ انھیں جس قسم کے عوارض نظر آئیں اس تپ کو وہی تپ ٹھہرائیں۔  
سوال وہ تپ جو صفرا کی عفونت سے ہوتی ہے کس واسطے وہ نوبت سے ہوتی ہے کہ ایک دن  
چڑھ آتی رہے دوسرے روز چھوڑ دیتی ہے اور کیوں تپ بلغمی ہر روز ہوا کرتی ہے اور تپ سوداوی یعنی

جو قیادون چھوڑ دیا کرتی ہے۔

جواب۔ جو تپ کہ صفرا کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے وہ ایک دن بچا اس واسطے ہوتی ہے کہ اس  
دو کیفیتیں گرمی اور خشکی جمع ہیں پس حرارت کی شان سے ہے دوام حرکت اور کشادگی اور اکیونکہ یہ کیفیت  
فاعلی میں قوی تر ہے اور بیہوش کی شان سے ہے جمع اور قبض اور منع۔ کیونکہ یہ کیفیت انفعالی میں  
قوی تر ہے پس بیہوش فعل حرارت کے دوام کو روکتی ہے اس واسطے تپ صفراوی ایک دن بچا  
چڑھتی ہے۔

تپ بلغمی جو روز آتی ہے اس میں سردی اور تری جمع ہوتی ہے پس سردی کی شان سے یہ ہے کہ جمع  
اور بند کر دیتی ہے اور رطوبت کی شان سے ہے پھیلاؤ اور جلائی پس جبکہ اس میں عفونت ہوئی ایسی حالت  
میں وہ اور غائب ہوتی ہے اس لیے تپ بلغمی روز آتی ہے اور ترک اس کا ہر روز چھ گھنٹے رہتا ہے کہ وہ ایک شان نہ روز  
کے حصوں میں سے چوتھا حصہ ہے اور کبھی اس مقدار سے کم گاہے زیادہ بھی ہوتا ہے مگر ہر روز دور ہوا کرتا ہے

وزادت وأما الريح فهي متولدة من المرة السوداء وقد اجتمع فيها البرد  
وليس فالبرد واضعف الفاعلين وأقلها حركة وليس هو اقوى المنفعلين  
ولا شتراك البرد وليس في الجمع والتقبض وفي السكون قلة الحركة  
ماتأخرت نوبة هذه لعلة وتأخر دورها حتى صارت تركها ضعف مدة اخذها  
السؤال الثامن كم هي الانحار التي تتغير اليها المريض في البحر ان -  
الجواب ستة منقول من المقالة الثالثة من البحران لجالينوس حيث  
يقول وتغير المريض يكون على ستة انحار أما ان ثقل دفعة الى الصحة و  
يسمى بحرانا مطلقا وأما ان ثقل ويسمى بحرانا رديا وأما ان ثقل الى الصحة  
قليلا قليلا اعني ان ينقص المرض شيئا بعد شيء ويقال له برروا أما ان ثقل  
قليلا قليلا اعني ان تخل قوة المريض ويسمى بحرانا ناقضا وأما ان يجتمع فيه  
الامر ان ويؤول الى الصحة وأما ان يجتمع فيه الامر ان ويؤول الى الموت  
السؤال التاسع كم هي العلامات الدالة على جودة البحران الجواب  
خمس منقول من المقالة الثالثة من كتاب البحران الاول النضج  
وليقول ما رأيت اعداات ممن اتاه البحران بعد النضج الثاني ان يكون  
البحر ان في يوم من ايامه قد سبق وانذره يوم انذار موصل له في قوته

اور چوتھا تپ سودے خالص سے ہو کر قی ہے۔ ویرہ دی اور خشکی اس میں باہم ربا کرتی ہے پس سردی کہ کیفیات فاعلی میں ضعیف تر اور خشکی کہ کیفیات انفعالی میں قوی تر ہے بسبب شریک ہو جانے سردی اور خشکی کے جمع ہوجھن اور سکون اور قوت حرکت میں تپ کی نوبت میں دیر ہو جاتی ہے اس واسطے دورہ اس کا دو دن چھوڑ کر ہوتا ہے۔

**سوال** کتنی صورتیں ہیں کہ جن صورتوں کی طرف مریض کا حال بحران کے دن بدل جاتا ہے جس سے مریض کی صحت یا موت کا خیال آتا ہے۔

**جواب** جالینوس نے چھ صورتیں کتاب بحران کے تیسرے مقالے میں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ رفتہ مریض تندرست ہو جاتا ہے پس یہ بحران مطلق کہلاتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ بحران ایک مار ڈالے پس یہ بحران ردی کہلاتا ہے۔

تیسری یہ ہے کہ مریض کو رفتہ رفتہ صحت ہوتی جائے۔ پس یہ بحران تندرستی ہے۔

چوتھی یہ ہے کہ بحران رفتہ رفتہ قتل کرے اس طرح سے کہ قوت مریض کی روز بروز گھٹے پس ناقض بحران ہو اور مریض کی موت کی نشان ہے۔

پانچویں یہ کہ موت اور صحت کا برابر گمان ہو مگر انجام کو صحت پائے۔

چھٹی یہ کہ موت اور صحت کا برابر احتمال ہو مگر آخر موت ہی آئے۔

**سوال** کتنی علامتیں ہیں جن سے عہدگی بحران کی پائی جاتی ہے اور چار کی زندگی و تندرستی نظر آتی ہے۔

**جواب** جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے منقول ہے کہ وہ پانچ علامتیں ہیں جو بحران کی خوبی پر

دلائل ہیں پہلی تو مادے کا پاک جانا ہے اور بعد نفع کے بحران کا آنا ہے چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ بیش کے ٹیکو

پنیں دیکھا کہ وہ مر گیا ہو جب بعد نفع مادے کے اسکو بحران ہوا ہو دوسری یہ ہے کہ بحران اسی دن ہو جو

الثالث طبيعة المرض واعني لطبيعة المرض ان تكون الحمى غبا وناكبة او  
 محرقة او ذات جنب او ذات رية الرابع لسحنة اعني بالسحنة ان يكون  
 سليما سهلا او رديا خثيا الخامس ان يكون البحران مشاكلا لطبيعة المرض  
 السؤال العاشر كيف يعرف البحران قبل حضوره الجواب منقول من  
 المقالة الثالثة من البحران لجالينوس ينظر الى طبيعة المرض هل هو متولد  
 من صفر ايا وبلغم او سودا او مختلط ثم انظر في ادوار النوايب اذا كانت سريعة  
 الحركة او نيوب غبادل على ان البحران ياتي بسرعة واذا كانت تبطي في  
 حركتها ويتبدى في وقت واحد وتنبو كل يوم دلت على ان البحران  
 لا ياتي الا بعد طول ثم ينظر في النضج فانه من اقوى العلامات وينبغي ان يفقد  
 من امر النضج التغير فان التغير اذا حدث في يوم انذار دل على ان خروج  
 المريض من علته يكون في يوم البحران الذي يتصل بذلك اليوم  
 من ايام الانذار-

السؤال الحادي عشر كم هي العلامات التي تدل على البحران الجواب  
 خمسة هذا منقول من المقالة الاولى من كتاب ايام البحران لجالينوس  
 حيث يقول اولها واقلها انذار الذي قبله الثاني قياس نوايب الحمى

دن بحرآن کا سب سے پہلے ہوا اور روزِ انداز بھی قوت میں بحرآن سے ملتا ہوا ہو۔

تیسری بحرآن مرض کی طبیعت کے موافق ہوا اور اس کے روز سے مطابق ہو یعنی تپِ نوبت اور تپِ بلغمی اور تپِ محرکہ اور ذاتِ الجنب اور ذاتِ الریہ میں اسی روز بحرآن ہو جو دن اس کا ہے۔

چوتھی بحرآن کی کیفیت ہے کہ ایسا بحرآن سلیم اور سہل ہوا ہے یا ردی اور بڑا سبے پس اچھی غنائت چھی ہے اور بڑی بڑی ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ بحرآن مریض کی طبیعت سے ملتا ہوا ہو یعنی جیسا کہ مرض ہو بحرآن بھی اس کا ویسا ہو مثلاً تپِ نوبت میں جس طرح سے کہ تپ چڑھتی ہو بحرآن کے دن بھی ویسی ہی ہو۔

سوال بحرآن اپنے آنے سے پہلے کیونکر چھپا جاتا ہے اور کس علامت سے وہ دن جانا جاتا ہے۔

جواب جانینوں کی کتاب بحرآن کے تیسرے مقالے سے مرعوم ہوتا ہے کہ بحرآن قبل از خساریوں معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرض کی طبیعت کو دیکھے کہ کس خلط سے پیدا ہوا ہے یا اصفر سے ہے یا بلغم سے یا سودا سے یا کئی خلطوں سے مل جل کر حادث ہوا ہے بعد ازاں مریض کی فوہوں کے دورے دیکھے کہ کس کس روز دورے ہوئے اگر دورہ جلدی حرکت کرے یا ایک دن بیچ ہو تو یہ بات بتائیگا کہ بحرآن بھی جلد آئے گا اور اگر دورہ دیر میں حرکت کرے اور ایک ہی وقت سے شروع ہوا اور ہر روز اسکی نوبت ہو تو وہ یہ ولالت کرے گا کہ بحرآن بعد طول کے ہو ویکھا پھر ٹٹے کے پکھنے میں نظر کیجائے کہ یہ سب علامتوں سے قوی تر ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ فصیح کی حالت سے تغیر کی بھی جو بانی کیجائے اگر یومِ انداز میں مادہ متغیر ہو تو مریض بحرآن کے اُسی روز اچھا ہو جائے جو دن یومِ انداز سے ملا ہوا ہے اور بحرآن کی خبر سے ملے سوال جو علامتیں بحرآن کو بتاتی ہیں وہ کتنی ہیں ان سب کا نشان دہنیتی میں جواب پانچ علامتیں بحرآن کو بتاتی ہیں جو جالبینس کی کتاب ایام البحرآن پہلے مقالے سے نقل کی جاتی ہیں اول اور قوی تر انداز ہے جو بحرآن پہلے آتا ہے اور بحرآن کے ہونے کی خبر لاتا ہے دوسری تپ کی فوہوں کا قیاس ہے کہ اس پر بحرآن کی اساس ہے یعنی نوبت کے

الثالث طلع الايام الرابع عددا وقات البحران - الخامس زمان  
البحران -

السؤال الثاني عشر في اتي الايام يكون البحران القوي الجواب منقول  
من كتاب ايام البحران لجالينوس حيث يقول البحران القوي السابع  
والرابع عشر والتاسع والحادي عشر والعشرون ومن بعدها الرابع وبعد  
الثالث والثامن عشر -

السؤال الثالث عشر اتي الايام التي يكون فيها البحران رديا والشيء  
من ايام البحران الجواب منقول من كتاب ايام البحران لجالينوس -  
السادس واما الثاني عشر والسادس عشر فليسا من ايام البحران  
وكذلك التاسع -

السؤال الرابع عشر ما تقول في الايام التي بعد العشرين الجواب منقول  
من كتاب ايام البحران لجالينوس حيث يقول اما الحادي والعشرون  
فيوم بحران والعشرون منه والسابع والعشرون ايضا فاني رأيت البحران  
يكون فيه اكثر ما يكون في الثامن والعشرين واليوم الثلثون صالح  
القوة ويوم الاربعين اقوى منه واليوم الرابع والعشرون والواحد

دن گئے اور اُن سے بحران کے دن لے

تیسری دنوں کی طبیعتیں ہیں کہ وہ بھی بحران کی علامتیں ہیں۔

چوتھی بحران کے وقتوں کا شمار کرنا اور اُن اوقات سے بحران کا اعتبار کرنا۔

پانچویں زمانہ بحران ہے کہ وہ بھی بحران کے ہونے کا نشان ہے۔

سوال بحران توئی کس کس دن ہوتا ہے وہ روز بتاؤ جس دن ہوتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے منقول کیا ہے کہ حکیم مذکور نے یوں کہا ہے کہ بحران ساتویں

روز اور چودھویں روز اور نویں اور گیارھویں اور بیسویں دن اقوی ہوتا ہے اور اُن کے بعد چوتھا اور اُس کے

بعد تیسرا اور اٹھارھواں دن بحران کا ہے۔

سوال وہ کون کون دن ہیں جن میں بحران رومی ہے اور اُن دنوں میں بحران کی بدی ہے اور وہ دن

کونسا ہے جس میں بحران نہیں ہوتا۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے عیاں ہے کہ وہ دن چھٹا ہے اور وہ دن جن میں

بحران نہیں ہوتا ہے وہ بارھواں اور سوٹھواں ہے اور انیسواں دن بھی ایسا ہی ہے۔

سوال اُن دنوں میں کیا کہتے ہو جو بیسویں دن کے بعد گنتے ہو۔

جواب کتاب ایام بحران میں جالینوس کا اس طرح بیان ہے۔ کہ اکیسواں دن روزِ بحران ہے

اور بیسواں دن بھی اُسی میں سے ہے اور ستائیسواں دن بھی روزِ بحران ہے۔

بلکہ حکیم مذکور یہ کہتا ہے کہ میں نے بہت دیکھا ہے کہ اٹھائیسویں دن سے زیادہ ستائیسواں دن

ہوتا ہے۔

اور تیسواں دن قوت میں اچھا ہے اور چالیسواں دن اس سے اقویٰ۔

اور چوبیسواں

والثلثون فالبحران فيها على فضل ما يكون واقل من هذا كثير اليوم  
 السابع والثلاثون حتى انه من الايام التي لا يكون فيها بحران ومن الايام  
 الباحورية واما بقية الايام الاخرى التي بين العشرين والاربعين فليس  
 يكون فيها بحران -

السؤال الخامس عشر ما هي الايام التي فيها بين العشرين والاربعين  
 ولا يكون فيها بحران الجواب الثاني عشر والثاني والعشرين في الخامس  
 والعشرون والسادس والعشرون والتاسع والعشرون والثلثون  
 والثاني وثلاثون والخامس والثلثون والسادس والثلثون والثامن  
 والثلثون والتاسع وثلاثون -

السؤال السادس عشر ما تقول في الايام التي بعد الاربعين - الجواب  
 قال جالينوس كلها ضعيفة الحركة والنقصان المرص فيها يكون اما بالنضج  
 واما بالجرحات واكثر ما يكون بالاستفراغ وقد يكون في هذه الايام  
 البحران بالاستفراغ لكن ذلك يكون مرة في النذرة ورايت بقرط  
 يسحق بجميع الايام التي بعد الاربعين خلا السنتين والثمانين والمائة وعشرين  
 ثم يقول جالينوس ان من الامراض ما يكون بحرانه في سبعة اشهر منها ما يكون



اور اکتیسواں دن اگر ان میں نحران ہو تو وہ افضل ہے۔ اور سینتیسواں دن اور دونوں دن سے اقل ہے  
 کس واسطے کہ یہ دن ان دنوں میں سے بھی ہے جن میں نحران نہیں ہوتا ہے اور ان دنوں میں سے بھی  
 ہے کہ جن میں نحران ہوا کرتا ہے اور باقی اور دن جہان کے سوا بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ  
 سب خالی از نحران ہیں۔

**سوال** وودن کون کون سے ہیں جو بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ خالی از نحران ہیں۔  
**جواب** وہ بائیسواں اور چھبیسواں اور اکتیسواں اور چھبیسواں اور اکتیسواں اور چھبیسواں  
 اور چھبیسواں اور اکتیسواں اور اکتیسواں ہے۔

**سوال** چالیسویں دن کے بعد جو دن آتے ہیں وہ کیسے کہلاتے ہیں۔  
**جواب** چالیسویں دن کے بعد جو دن آتے ہیں وہ سب ضعیف الحکمت بالتمام ہیں  
 یعنی ان دنوں میں مادے کو حرکت نہیں ہوتی اور مرض میں شدت نہیں ہوتی۔ اور مرض کا گھٹاوانوں  
 میں یا تو مادے کے پک جانے سے ہوتا ہے یا چھوٹے نکل آنے سے اور اکثر تو استفراغ سے  
 گھٹ جاتا ہے اور کبھی نحران ان دنوں میں بھی استفراغ سے پیش آتا ہے۔ مگر یہ نحران جو طاهر ہوتا ہے  
 شاذ و نادر ہوتا ہے۔

پھر حکم مذکور نے کہا ہے کہ میں نے بقرابطہ کو دیکھا کہ وہ ان کل دنوں کو ضعیف جانتا تھا۔ مگر سٹھویں  
 اور اسیسویں۔ اور اکیسویں دن کو نحران ماننا تھا۔

پھر چالیسویں کہتا ہے کہ بعض مرض ایسا ہے کہ جس کا نحران ساتویں ہینے۔

## في سبع سنين

السؤال السابع عشر - بماذا يكون حُمران الوم الكائن في محب الكبد -

الجواب منقول من كتاب البحران لجالينوس باحد ثلثة اشياء اما برعاف  
من الجانب الايمن واما بعرق محمود واما بهول محمود واما كان باثنين منها او جميعا

السؤال الثامن عشر بماذا يكون حُمران الوم الكائن في مقعر الكبد  
الجواب منقول من كتاب البحران لجالينوس حيث يقول باحد ثلثة اشياء  
اما باختلاف مرار واما بعرق واما بفتى -

السؤال التاسع عشر ما هو البحران المشاكل للغب - الجواب اما في مرارة  
واما اختلاف او عرق كثير في البدن كله والسد اعلم وحكم -

السؤال العشرون - ما هو البحران المشاكل في النابتة  
الجواب استفراغ بلفم كثير ويحرق عرق كثير من البدن كله -



اور بعض کا سنا تو میں برس ہوتا ہے۔

محب

**سوال**۔ جو دم کہ جگر کی اُبھرتی طرف میں ہو رہا ہے اُس کا بحران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

**جواب**۔ کتاب بحران میں جالینوس نے لکھا ہے کہ ایسے دم کا بحران تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو ناک کے واسطے سوراخ سے لہو نکلے یا اچھا پسینا آجائے یا اچھا پیشاب ہو پس مرغن بھی اچھا شتاب ہو۔ اور کبھی اس مرض کا بحران ان میں سے دو چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے یا ان تینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

**سوال**۔ جو دم کہ جگر کے گہرائوں میں پیدا ہوتا ہے اُس کا بحران کس چیز سے ہوتا ہے۔

**جواب**۔ جالینوس نے کتاب بحران میں لکھا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو صفراوی دستوں کے آنے سے یا پسینے سے یا قے کے آنے سے۔

مشابہ

**سوال**۔ وہ کونسا بحران ہوتا ہے جو تپِ غب سے ملتا ہے

**جواب**۔ یا تو قے صفراوی یا اسہال صفراوی یا تمام بدن میں بہت سا پسینا آجاتا ہے کہ جس سے بحرانِ مشابہِ غب پایا جاتا ہے۔

**سوال**۔ وہ بحران کونسا ہے جو تپِ نائِب یعنی ہر روزہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

**جواب**۔ بلغمِ کثیر کے آنے سے اور پسینے کے تمام بدن سے بہت نکل جانے سے بحرانِ تپِ نائِب سے مشابہ ہو جاتا ہے۔



## الباب الرابع

في العلامات الجيدة المخوفة وهو عشرون مسألة

السؤال الأول اذا كان بانسان حمى مع سعال يابس انقضت الحمى  
ولبقى السعال بماذا ينذر ولم ذلك الجواب منقول من المقالة العاشرة  
من الملكى حيث يقول هذا ينذر بجراجات تحدث في المفاصل وذلك ان  
بقا السعال يدل على بقاء من المادة الفاعلة للمرض لم ينضج وحران هذه  
المادة اكثر ما يكون مخرج

السؤال الثانى - اذا كان بياض العين احمر وعروقها كدمة او سودا على  
ماذا يدل ولم ذلك الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكى  
حيث يقول هذا يدل على الهلاك لاحالة وذلك ان احمرار العين اذ لم يكن  
عن رد فانه يدل على انتشار الدماغ وغشية بمواد دموية وكودة عروق  
العين سودا يدل على برودة العين وهذا دليل خاص على الهلاك -

السؤال الثالث اذا كان بياض العين في وقت النوم طاهرا ولم يكن  
ذلك عن عادة صحيحة ولا يعقب استفراغ على ماذا يدل -

## چوتھا باب

علامات کے بیان میں یعنی صحت و مرض و موت و زندگی کے

نشان میں جو حجت اور مخوف ہیں اور وہ پیش سوال ہیں

**سوال** جب کسی شخص کو سوکھی کھانسی کے ساتھ تپ آئے اور تپ گزر کر کھانسی رہ جائے پس یہ صورت کس مرض سے ڈراتی ہے اور کیونکر وہ صورت پیش آتی ہے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے سے منقول ہوا ہے کہ وہ یوں کہتا ہے کہ یہ صورت جہاں پیش آتی ہے تو اس امر سے ڈراتی ہے کہ چڑروں میں بھوڑے پیدا ہوں اور ایسے مریض اس مرض میں مبتلا ہوں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کھانسی کے بعد تپ کا باقی رہ جانا دلالت کرتا ہے کہ وہ مادہ جس سے مرض پیدا ہوا تھا باقی رہ گیا ہے اور ہنوز نہیں کچا ہے اور اس مرض کا بحران بھی اکثر بھوڑوں پھنسیوں ہی سے ہوتا ہے۔

**سوال** جب آنکھوں کی سفیدی سرخ ہو جائے اور کسی رگوں میں تیرگی یا سیاہی آئے تو یہ صورت کیا دکھاتی ہے اور کیونکر ہو جاتی ہے جواب ملکی کے دسویں مقالے سے لکھا جاتا ہے وہ حکیم اس طرح سے بتاتا ہے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا اور آنکھوں کی رگوں کا سیاہ ہو جانا دلالت کرتا ہے کہ ایسا مریض ضرور مرنے والا ہے اس لیے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا جب آنکھیں کھنے کے سبب نہ پایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغ میں اور اسکی جھلیوں میں مادہ خون آگیا ہے اور آنکھ کی رگوں کی سیاہی اور تیرگی یہ دکھاتی ہے کہ آنکھوں میں سردی آتی ہے پس یہ صورت خاص موت کی نشانی ہے کہ لاچار آتی ہے **سوال** جب آنکھوں کی سفیدی نیند میں نظر آئے اور یہ صورت کبھی صحت کی عادت میں پائی جائے

الجواب هذا يدل على الهلاك لانه يدل على ضعف الدماغ -

السؤال الرابع اذا كانت الحمى محرقة مع برود الاطراف وظهر في اللسان شبر  
على ما ذيل الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي حيث يقول  
هذا يدل على ان الموت قريب ذلك بشريدل على ان في المرمى المتقدروا  
السؤال الخامس اذا كان في بدن العليل قرحة متقدمة فاحضرت واسود  
على ما ذيل الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي هذه علا  
رؤية وذلك لان المريض اذا آل امره الى الموت فان العضو المأوف  
يموت قبل كل عضو لضعف الحرارة الغريزية فيه

السؤال السادس اذا حدثت حمى حادة وكان باطن البدن يلهب  
مع عطش وظاهره بارد على ما ذيل الجواب من المقالة العاشرة من  
الملكى هذا دليل على الموت لانه يدل على ورم حار في باطن البدن ان  
الحرارة منعكته نحو الورم ويصير الدم اليه فيحرق باطن البدن -

السؤال السابع اذا كان بانسان حمى حادة قوية الحرارة وسكنت الحرارة  
وطاب بلس البدن من غير سبب على ما ذيل الجواب هذا يدل على  
ان الموت قريب وذلك ان الحرارة تغزو الى قعر البدن فتحرق بطنه

اور نہ کسی استفراغ کے پیچھے ہو تو بتاؤ مریض کی حالت کیسی ہو۔

**جواب**۔ اس صورت میں بھی ہلاکت ہے کس واسطے کہ یہ ضعف دماغ کی علامت ہے۔

**سوال**۔ جب تپِ محرقہ میں کسی مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زبان پر پھنسیاں نکل آئیں تو بتاؤ کہ یہ صورت کیا بتاتی ہے اور کیا کیفیت اس سے پائی جاتی ہے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے میں لکھا ہے اس نے اس طرح سے کہا ہے کہ اس صورت میں مریض کی موت جلد آتی ہے اور وہ پھنسی جو زبان پر ہے مری اور معدے کے زخم بتاتی ہے۔

**سوال**۔ جب بیمار کے بدن میں کوئی زخم پڑا نہ ہو اور پھر وہ سبز یا سیاہ ہو گیا ہو تو یہ کیسی علامت ہے اور کس پر دلالت کرتی ہے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ علامت نہایت ردی ہے اس لیے کہ جب بیمار کی موت آتی ہے تو جو عضو پہلے ہی ناف ہو گیا ہے وہ ہر عضو سے پہلے مرجاتا ہے۔ کیونکہ حرارتِ غریزی میں ضعف آتا ہے۔

**سوال**۔ جب کسی کو تیز تپ ہو کہ اندر تو بھڑک ہو اور اس کے ساتھ پیاس بھی پائی جائے اور باہر سے بدن سرد ہو تو بتاؤ یہ تپ کیا بات بتائے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے میں یہ بات لکھی ہے کہ ایسی تپ نشانی موت کی ہے اس واسطے کہ یہ صورت دلالت کرتی ہے کہ بدن کے اندر دم جارہے جس سے مریض اس قدر بقیار ہے۔ حرارت اسی دم کی طیف لٹ کر جاتی ہے جو ایسی جھلک اٹھاتی ہے اور پیاس لگاتی ہے اور لہو بھی اسی دم کی طیف جاتا ہے پس باطن بدن کو جلاتا ہے **سوال** جب انسان کو تیز تپ اور عمومی حرارت ہو اور اس تپ میں بے سبب یہ کیفیت ہو

کہ حرارتِ متکلیف پائے اور بدن اچھا ہو جائے تو بتاؤ کہ یہ صورت انجام کیا بتائے **جواب** ایسی صورت یہ بتاتی ہے کہ مریض کی موت جلد آتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ حرارت اندر بہت گھسی جاتی ہے پس اندر بہت

والقوة الحيوانية تثبت بكتيتها لدفع مادة المرض ولا يكون لها به طاقة  
ففسقط القوة وموت المريض -

السؤال الثامن بماذا يستدل على ان المادة قد ماتت الى عصار  
البول حتى تنذر بان البحر ان يكون به الجواب من كليات القانون  
حيث يقول يدل عليه ثقل في المثانة وحتباس في البراز وفقدان  
علامات الاسهال والفتي والرعاف وحرقة في الاطيل ثوران البول  
وغلظ في سائر الايام وقد يوجد الرسوب فيه

السؤال التاسع بماذا يستدل على ان المادة قد ماتت الى طرين  
البراز حتى تنذر بان البحر ان يكون به الجواب من القانون لابن سينا  
يدل عليه قلة البول ومعض في جميع البطن وثقل في اسفله وفقدان علامات  
الفتي وحدوث قراقرز وانتفاخ حالب وكثرة انصبغ البراز وعسلو  
مادون اشتراسيف وثتوه وانتقال قرقرة الى وجع الظهر وقد يكون النقيض  
صغير مع قوة وليس بصلب وقد يدل على البحر ان الاسهال الى العادة  
في قلة الرعاف والعرق وكثرة الاختلاف وخصوصا المعتاد وشرب  
الماء البارد وقد قيل انه متى كان البول بعد البحر ان في حمى غيبية بهيض

ونثتو



جلاتی ہے اور تمام قوت حیوانی مادہ مرض کے رنج کرنے کو آمادہ ہوتی ہے مگر اپنے میں طاقت نہیں پاتی ہے پس جب قوت حیوانی ساقط ہو جائے تو بے شک مریض کی موت آجائے گی۔

**سوال** کیا بات اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ وہ دو پیشاب کے اخصار کی طرف آتا ہے نہ اور پیشاب کے ساتھ بھران ہونا بتاتا ہے۔

**جواب** قانون کی کلیات سے عیاں ہے۔ شیخ ازہری کا بیان ہے کہ مثلاً کا بھاری ہو جانا اور براز کا نہ آنا اور اسہال اور تھکے اور کسیر کی علامتوں کا نہ پانا اور سورخ ذکر میں جلن اور ہر روز پیشاب کا کاٹھن اور تیز غلبہ سے آنا بھران بولی کی علامتیں ہیں اور سب اسی بات کی دلائل ہیں۔ اور کبھی پیشاب میں رسوب بھی پایا جاتا ہے یعنی خود مادہ بھی آس میں آتا ہے۔

**سوال** کس کس دلیل سے یہ بات حاصل ہے کہ مادہ براز کی طرف مائل ہے۔ تا اس امر کی خبر لے کہ بھران اسہال کے ساتھ ہو جائے۔

**جواب** قانون میں اتنی علامتیں لکھی ہیں۔ جو بھران اسہالی پر دلالت کرتی ہیں۔

(۲) تمام پیٹ میں درد کا پایا جانا۔

(۴) براز میں رنگت کی کثرت۔

(۶) قراقر کا پیدا ہونا ہے۔

(۸) سولے مٹراسیف کے سب کا اونچا ہو جانا۔

(۱) پیشاب کا کم آنا

(۳) نیچے کے دھڑ میں ثقالت

(۵) تھکے کی علامتوں کا نہ ہونا

(۷) کنج ران کا بھولنا ہے

(۹) قراقر پیٹ کا کمزور کی طرف انتقال پانا۔

اور کبھی ہنسن چھوٹی ہوتی ہے اور باآئیکہ صلابت نہیں ہوتی مگر قوی ہوتی ہے اور کبھی بھران اسہال پر

کسیر اور پسینے کی عادت کا کم ہونا اور کثرت سے اسہال کا آنا دلالت کرتا ہے خصوصاً جو مریض ٹھنڈے

پانی پینے کی عادت رکھتا ہے اور کبھی کہا گیا ہے کہ جب تپ غبی میں بعد بھران کے پیشاب سفید

تقيافيو وقع اختلافًا كما دلت

السؤال العاشر بماذا يستدل على ميل المادة الى العرق حتى تنذر بان  
البحران يكون به الجواب من القانون لابن سينا اذا كان النبض شديد  
الموجية وكان امساك اليد على الجلد يحصل تحتها نفاذة ويصنع حمرة ويجد سخونة  
الجلد مع ذلك اكثر مما كانت وانتفاخه واحمراره اكثر مما كان وكان البول  
منصبغا الى غلظ وخصوصا اذا انصبغ في الرابع وغلظ في السابع ولا ينبغي  
ان يتوقع بحران عرق مع استطلاق من الطبيعة غالب -

الرجفة

السؤال الحادي عشر بماذا يستدل على ان البحران يكون بالفعل حتى ينذر به  
قبل كونه الجواب من القانون اذا حدث في العين ظلمة وغشاوة ومراة  
فم واختلاج شفة ووجع في فم المعدة وتجلب لعاب وخفقان في الانضغاط من  
النبض وانخفاض وخصوصا اذا اصاب العليل عقيب هذا ما مضى برودون  
الشرا سيف فاحكم ان البحران واقع بالفعل لا سيما اذا كانت المادة صفراء  
واصفرا الوجه -

السؤال الثاني عشر بماذا يستدل على ان البحران يكون بالرعاف  
الجواب اذا راي العليل خيوطا حمرا اولالا وتباريق واحمر الوجه جدا والعين

اور پہلا آئے تو دوست آئیں گے اور قریب ہے کہ معاینہ خراش بھی آجائے۔

**سوال** کیا چیز بات بتاتی ہے کہ مائے کی رجوع پسینے کی طرف پائی جاتی ہے تاکہ اس امر کی خبر لے کہ کب جسم ان پسینے سے ہوئے۔

**جواب** شیخ کے قانون میں لکھا ہے کہ جب نبض بہت مروجی پائی جائے یہاں تک کہ ہاتھ رکھنے سے جلد پر ہاتھ کے نیچے تری پائی جائے اور بدن پر سرخی معلوم ہو اور باوصف اس تری کے جلد میں بہت گرمی معلوم ہو اور جلد کا پھولنا اور سرخی بھی پہلے کی نسبت سے اکثر نظر آئے اور پیشاب بھی غلظت کے ساتھ رنگین دیکھا جائے خصوصاً جب چوتھے ہی دن رنگین ہو، ہو اور ساتویں دن کا ٹھہرا ہوا ہو پس ظاہر اس قرینے سے ہوگا کہ بحران مرین کا پسینے سے ہوگا اور اگر طبیعت پر استمظاق غالب آئے تو پسینے کے بحران کی توقع کیجائیے۔

**سوال** کیا علامت ہے اس بات کی کہ بحران تھے کے ساتھ ہوگا تاکہ بحران ہوئے سے پہلے خبر لے۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ جب آنکھوں میں تاریکی اور پردا سا ہوا اور منہ کا مزاج بھی کڑوا ہوا اور ہونٹ بھی مرین کا پھڑکتا ہوا اور معدے کے منہ میں درد بھی ہوتا ہوا اور منہ سے لعاب بھی آتا ہوا اور خفقان بھی پایا جاتا ہوا اور نبض بھی ہست اور دہتی ہو خصوصاً جب مرین کو بعد ان سب علامات کے پہلی کے لوگوں کے نیچے کپکپی بھی ہو پس اس کا بحران تھے سے ہوگا۔ خاص کر جب مادہ صفراوی ہو۔ اور منہ بھی زردی لیے ہو۔

**سوال** کیا چیز نگیر کے بحران پر دلالت کرتی ہے۔ اور پیش از وقوع اس کے ہونے کی ہدایت کرتی ہے۔

**جواب** جب مرین سب سب یا چمکتے ہوئے طور سے دیکھے اور منہ اس کا بہت مسخ ہو جائے اور آنکھ۔

والانف وسال الدم دفعة وشبهت النبض وماج واسرع واطمك الانف  
وكان اشتغال الراس شديدا جدا والصراع ضربانيا فيوقع عافا لا سيما  
اذا اول المرحض والسبح العادة والمخرج على ان المادة دموية وان كانت  
المادة اصف دموية ايضا وقد يخرج برعاف -

السؤال الثالث عشر ما تقول في الاستقار الذي يكون تعقيب  
الامراض الحادة اذا كان مبعثي وان لم على ما ايدل الجواب من الملكي  
هذا روى قتال وذلك لما كان الاستقار حدوثه من برد الكبد وضعف  
القوة المولدة للدم كان شفاها للثخين واستعمال الادوية الحارة وكنا  
متى استعملنا مثل هذه الاشياء زونا في قوة الحى والالم واذا كان الالم  
انما يكون بسبب ورم حار وما سبب لنزع حرارة ومتى استعملنا الاشياء المبردة  
ليمكن الحى زونا في الاستقار فيمالك لذلك المريض في اكثر الاحوال  
السؤال الرابع عشر اذ اريت باسان اختلاط ذهن فاذا نام واستيقظ  
ثاب اليه ذهنه فاذا استيقظ زاناعا والى اختلاطه على ما ايدل -

الجواب من الملكي هذه دلالة محمودة لان الطبيعة في وقت النوم يكون  
قد قهرت مادة المرض ونضجت باقية بها الا انه ينبغي ان يعلم انه ليس في

قرب

نحين

اور ناک میں بھی سُرخی آجائے اور آنسو بھی دفعتاً بہنے لگیں اور بیض میں بھی بلندی اور موجیت اور جوش اور سرعت دیکھیں اور ناک میں کھٹلی ہو اور سر میں آگ بہت جھلک رہی ہو اور دوسری سپک کے ہمراہ ہو پس ان علاماتوں سے طیب آگاہ ہو اور نکسیری بھران ہے کہ یہ سب اُسکی شان ہے خصوصاً صاحب مرض اور سن اور عادت اور مزاج مریض کا مادے کو دوسوی بنائے اور اگر مادہ صغرومی ہو تو اُس میں بھی کبھی بخران نکسیری وقوع میں آتا ہے۔

**سوال** کیا کہتے ہو اُس استسقا میں جہاں امراض حادہ کے پیچھے تپ اور الم کے ساتھ ہو کس بات پر دلالت کرتا ہے اور اُس مریض میں مریض بچتا ہے یا مرتا ہے۔

**جواب** ملکی سے منقول ہے کہ یہ استسقا بہت بُرا ہے اور مریض کو مار ڈالتا ہے اور وجہ اِسکی یہ ہے کہ جب جگر کی سردی سے استسقا ہو اور اُس قوت میں جو خون پیدا کرتی ہے ضعف پیدا ہو تو اُس کی شفا گرمی پہنچانے سے اور گرم دواؤں کے عمل میں لاسے سے ہوگی اور جب ہم ایسی دواؤں کا استعمال کریں گے تو تپ اور الم کی قوت بڑھائیگی اور الم یا تو گرم دم سے پیدا ہوتا ہے یا حرارت کے گزند سے ہویدا ہوتا ہے اور جب ہم تپ کے سبب سے سرد دوائیں کام میں لائیں گے تو استسقا کو بڑھائیگی پس اکثر احوال میں بیمار مر جائے گا اور ہرگز شفا نہ پائے گا۔

**سوال** جب تم کسی آدمی کے ذہن میں ایسی پریشانی دیکھو کہ جب سوئے اور بیدار ہو وے تو ذہن درست ہو جائے۔ اور اگر ایک مدت تک جاگتا رہے تو وہی پریشانی پھر آئے۔ تو اس صورت سے کیا حالت ذہن میں آتی ہے۔ اور مریض کی کیا کیفیت پائی جاتی ہے۔

**جواب** ملکی سے یہ بات منقول ہوتی ہے کہ یہ علامت اچھی ہے۔ اس واسطے کہ طبیعت نیند کے وقت مریض کے لئے پر غالب ہو جاتی ہے اور اپنی قوت سے اُس لئے کو بچاتی ہے مگر یہ سنراوا نہیں۔

كل علة جودة الدمين علامته جيدة لان اصحاب النزف واصحاب اسل  
يهلكون وذوهم سليم كمن في الامراض الحادة وامراض الراس -

السؤال الخامس عشر اذا حدث بصاحب السرسام عطاس على ما ذيل  
الجواب من الملكى هذا دليل محمود وذلك ان الدماغ ويطونه قد قوى  
على دفع الفضل وبنى المودى ولذلك قال جالينوس في العلل الاعراض  
ان العطاس اذا لم يكن عن زكام كان من النفع الاشياء للرأس المملو بخارا  
الا انه مذموم في سائر امراض الصدر لانه يخرج الصدر ويحذر اليه مادة

السؤال السادس عشر اذا خرج في البراز حيات في يوم من ايام البحران  
على ما ذيل - الجواب من الملكى هذا دليل محمود لان الطبيعة تكون قد قوت  
على دفع المادة المودية فاندفعت الحيات مع ما دفعت بقوتها -

السؤال السابع عشر اذا رأت بانسان صمما وقد حدث بعقب حمى حادة  
قاصابه اسهال مري على ما ذيل الجواب ان هذا صمم يحدث عن ثقب  
المرار الى الراس فاذا انخر ذلك المرار الى أنفل انقضى الصمم ولذلك  
اذا كان بانسان اختلاف ثم حدث صمم انقطع ذلك الاختلاف لقضية  
في هذا عند ما فيما قبله -

کہ طبیب ہر مرض میں ذہن کی جدت کو اچھی نشانی جانے اور مرض کے دفع کرنے اور مادے کے پکانے میں غالب مانے اس واسطے کہ جن کو جریان خون ہوتا ہے یا سہل ہو جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور ان کے ذہن سلیم دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن تیز امراض اور سر کی بیماریوں میں ذہن پریشان ہو جاتا ہے اور جدت نہیں پاتا ہے۔

**سوال** جب سر سام والے کو چھینک آئے تو یہ چھینک کیا بات بتائے۔

**جواب** ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ یہ دلیل اچھی ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ دماغ کو اور اس کے بطون کو فضلوں کی اور موذی شے کے دفع کی قوت حاصل ہوئی ہے۔ اسی واسطے جالینوس نے بحث علل واعراض میں لکھا ہے کہ جب چھینک زکام کی وجہ سے نہ ہو تو اس سر کے بیٹے جس میں بخارات بھرے ہیں سب چیز سے نافع ہے۔ لیکن امراض صدر میں چھینک کا ہونا بہت بُرا ہے۔

کس واسطے کہ یہ چھینک سینے کو تکلیف پہنچاتی ہے اور مادے کو سینے کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

**سوال** جب براہ میں کسی مریض کے کسی ٹھکان کے دن سانپ نکلیں تو کس امر پر دلالت کریں۔

**جواب** ملکی نے لکھا ہے کہ ٹھکان کے روز اس کا ٹکٹنا اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کو موذی مادے کے دفع کی قوت ہوئی۔ تب ان ساپوں کی جو مادے ہی سے تھے نکل آئیں کی صورت ہوئی۔ **سوال** جب کسی آدمی میں بعد تیز تپ کے بہر اپن دیکھا جائے پھر اسہال صغیر کا بھی پایا جائے تو یہ امر کیا صیرت بتائے۔

**جواب** یہ بہر اپن سر کی طرف صفر کے چڑھنے سے پیدا ہو جاتا ہے پس جب صغیر آنچہ کچا جب اُترتا ہے تو بہر اپن دور ہوتا ہے اور نفع اس کا ضرور ہوتا ہے اور ایسا ہی جب کسی آدمی کو اول دست ہوں بعد بہر اپن پیدا ہو تو وہ سب بند ہو جاتے ہیں اور یہاں تھمبہ برعکس دل کے ظہور ہوتا ہے کہ واسطے کہ پہلی صورت میں تو صغیر اسے نیچے آجاتا ہے مریض بہر اپن جاتا رہتا ہے اور یہاں مادہ اوپر کو جاتا ہے تب بہر اپن پیدا ہوتا ہے۔

السؤال الثامن عشر في اى المواضع تكون البواسير اذا ظهرت ليلا محمودا  
الجواب قال صاحب الملكى اذا حدث باصحاب السواس السواوى  
والسرام البواسير كان ذلك دليلا محمودا وذلك بسبب انخذ الماء  
من لعلوا الى السفل -

السؤال التاسع عشر اذا حدث بمن به حمى محرقة نافض في يوم من ايام الحرج  
ما دلالة الجواب من الملكى هذا يدل على النقضائها وذلك ان الحمى المطبقة  
يكون من الخلط العفن داخل الاوردة والعروق والنافض يكون حدوثه  
عند خروج ذلك الخلط عن الاوردة والعروق والنفصا به الى الاعضاء الحساسة  
السؤال العشرون كيف يقضى بالسلامة من ذات الجنب او ذات الرية  
من جهة ما نيفت - الجواب من الملكى اذا كان ما نيفت في ابتدا المرض  
رقيقا ابيض ثم يغلب بعد قليل بسهولة من غير شدة ودفعه بقوة وهو ليس  
باسود ولا اخضر ولا اصفر ولم يكن له رائحة دل ذلك على نضج المرض و  
السلامة منه فتصردته -





**سوال** کس کس جگہ بوا سیر کا ظاہر ہونا اچھا ہے۔ اور اسکی خوبی کا سبب کیا ہے۔

**جواب** ملکی کے مصنف نے کہا ہے کہ سرسام و لے اور سوساں سوداوی والے کو بوا سیر کا ہونا اچھا ہے کیونکہ یہ امرادے کے اسفل میں اترنے پر دلالت کرتا ہے۔

**سوال** جب تپِ محرقة کے نحران میں مریض کو سردی لگے تو کس بات پر دلالت کرے۔

**جواب** ملکی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سردی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اب وہ تپ اترتی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ تپِ مطبقہ میں مادہِ عفنِ رگوں کے اندر پایا جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مادہ رگوں سے اعضائے حساسہ کی طرف بھٹک آتا ہے۔

**سوال** کیونکہ ذراتِ الحب اور ذراتِ الریہ میں بخوک سے کچھ کیا جائے گا کہ یہ مریض جلد ترشقا پائے گا۔

**جواب** ملکی میں لکھا ہے کہ جب ابتدلے مرض میں بخوک سفید اور پتلا ہوا اور پھر تھوڑے عرصے میں لیسہولت کا ٹھا ہوا اور شدید الغلظہ ہوا اور قوت کے ساتھ بخوک کا جائے اور رنگ بھی اس کا سیاہ یا سنہریا زرد نہوا اور اس میں سے بوجھنی گئے تو یہ علامت مادے کے پک جانے پر دلالت کرتی ہے اور کمی مدت اور مریض کی سلامتی کی جانب ہدایت کرتی ہے۔



# الباب الخامس

في الادوية وهو عشرون مسألة

السؤال الاول اذا تركبت حرارة معتدلة مع جوهر غليظ لطيف او مع جوهر متوسط كيف يكون اطعم الجواب من المقالة الثانية من الاصول لابن رضوان حيث يقول الحرارة المعتدلة مع الجوهر الغليظ يحدث اطعم الحلو ومع الجوهر اللطيف يحدث اطعم الدم ومع المتوسط يحدث اطعم التفت

السؤال الثاني اذا تركبت البرودة مع الجوهر اللطيف او مع الجوهر الغليظ او مع الجوهر المتوسط كيف يكون اطعم الجواب من المقالة الثانية من كتاب الاصول لابن رضوان اذا تركبت البرودة مع الجوهر الغليظ حدث اطعم العفص فان تركبت مع الجوهر اللطيف حدث اطعم الحامض وان تركبت مع المتوسط حدث اطعم القابض -

السؤال الثالث اذا تركبت حرارة زائدة مع جوهر غليظ او لطيف او متوسط كيف يكون اطعم الجواب من كتاب الاصول لابن رضوان ان تركبت حرارة زائدة مع جوهر غليظ كان اطعم مرافان تركبت حرارة

# باب پانچواں

دواؤں کے حال میں ہے اور وہ بھی بیس سوال ہیں

**سوال**۔ جب حرارت معتدلہ یعنی کم نہ زیادہ کسی غلیظ یا لطیف جوہر یا کسی متوسط جوہر کے ساتھ ترکیب پائے تو اس کا اثر کیسا ہو جاتا ہے۔

**جواب**۔ ابن رضوان کے اصول کے دوسرے مقالے میں یوں لکھا ہے یعنی وہ اس طرح کہتا ہے کہ حرارت معتدلہ جب کسی جوہر غلیظ کے ساتھ ملا کرتی ہے تو اس جوہر غلیظ میں بیٹھا مزید پیدا کیا کرتی ہے اور اگر جوہر لطیف کے ہمراہ ہو کرتی ہے تو چکنا مزید کیا کرتی ہے اور اگر جوہر متوسط کے ساتھ پائی جاتی ہے تو پھیکا مزید بناتی ہے۔

**سوال**۔ جب سردی کسی لطیف جوہر سے یا غلیظ جوہر سے یا متوسط جوہر سے ترکیب پائے تو ہر ایک چیز کا اثر کیسا ہو جائے۔

**جواب**۔ ابن رضوان کی کتاب الاصول کے دوسرے مقالے میں لکھا ہے اس نے ہر ایک کا مزہ اس طرح سے کہا ہے کہ اگر جوہر غلیظ میں سردی ہو تو وہ چیز مزے میں کیلی ہو اور اگر جوہر لطیف میں سردی آئے تو وہ چیز ترش ہو جائے اور اگر متوسط جوہر میں سردی آئے تو وہ چیز کلا پکڑے۔

**سوال**۔ اگر کسی جوہر لطیف یا غلیظ یا متوسط میں زائد حرارت ہو تو ہر ایک چیز کے مزے کی کیا کیفیت ہو۔

**جواب**۔ کتاب اصول ابن رضوان میں بیان کیا ہے کہ اگر حرارت زائد جوہر غلیظ کے ساتھ ترکیب پاوے تو مزہ اس شے کا تلخ ہو جاوے۔ اور اگر وہی حرارت

زائدة مع جوهر لطيف كان اطعم حريفا وان تركبت حرارة زائدة مع  
جوهر متوسط كان اطعم بالحا-

السؤال الرابع الى كم قسم ينقسم الامنان الساقطة وكم عدد ما من اين  
يجلب كل واحد منها الجواب من المقالة الحادية عشر من المرشد للتمييز  
حيث يقول اما انقسامها فثمان احدىها ضرب من الالهوية على الاشجار  
منها قابض اطعم كالشوث ومنها حاوة القوة كالافيتيون ومنها مليرير  
المرارة تنطرق كالورس الهندي والحشى واليماني وقنبيل واللاذن و  
اللك فهذا هو قسم الادوية الالهائية الساقطة على الاشجار واما القسم الثاني  
من الامنان وهو جوهر من الحلاوات التي تخیل بالمار والنار ويجمد برد  
الهوار كالترنجبين والعسل واما عدد ما فخمسة عشر العسل وسكر العشر و  
الترنجبين والكرنجين والباركفيس والشيرخت والمن والشمع و  
اللاذن واللك والورس وقنبيل والشوث والافيتيون والسكر  
فالعسل قال لتمييز في مرشده هو من يسقط من الهوار كل بلد وكل قليم  
من الامصار المسكونة وسقوطه على ورق انواع من الازهار والنوار واما  
سكر العشر فهو من يسقط على ورق العشر طبا السقوط الاندية على النبات

نارندہ جو ہر لطیف سے لطائف تو مزہ تیز ہو جائے اور اگر وہی حرارت نارندہ جو ہر متوسکٹ لہجائے تو مزہ نکمیں ہوگا۔

**سوال**۔ ترنگین جو گرتی ہے کے قسم کی ہوتی ہے اور کس اسم کی ہوتی ہے اور کتنے عدد پر گنتی جاتی ہے اور کہاں کہاں سے آتی ہے۔

**جواب**۔ نبی کی کتاب سخی مرشد کے گیارھویں مقالے سے لکھا جاتا ہے کہ وہ تمام ترنگینوں کو دو قسم کا بتاتا ہے۔

ایک قسم وہ ہے جو درختوں پر ہواؤں سے پیدا ہوتی ہے اور حکیم مطلق کی قدرت سے کسی کسی مرض کی دوا ہوتی ہے۔ پس بعض تو ان میں سے ایسی ہوتی ہے کہ جس کا مزہ گلا پکڑتا ہے جیسے کشوٹ ہے۔ کہ وہ ایسا ہی بد مزہ ہوتا ہے اور بعضی ان میں سے تیز قوت والی ہے جیسے افیمون ہے۔ اور بعضی ان میں سے وہ ہے جس میں تلخی ہے مگر تھوڑی سی اور خوشبو بھی ہوتی ہے۔ جیسے ورس ہندی اور یمانی اور حبشی اور وہ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے اوفنیل اور لاذن اور لک ہے پس چہ قسم ان دواؤں میں سے ہے جو ہوا سے درختوں پر گرتی ہیں اور حکم خدا اپنی اپنی جگہ اثر کرتی ہیں۔

اور دوسری قسم ان ترنگینوں میں سے وہ جو شیریں ہیں کہ پانی اور آگ ان کو گھلاتے ہیں اور ہوا کی سڑی سے جم جاتی ہیں جیسے ترنجبین ہے اور عسل ہے کہ ہر ایک ترنجبین اصل ہے اور وہ پندرہ گنتی جاتی ہیں جو تفصیل لکھی جاتی ہیں۔ عسل۔ شکر عشر۔ ترنجبین۔ گرنگبین۔ بارکلیش۔ شیر خشک۔ سن۔ شمع۔ لاؤ لک۔ ورس۔ قنبل۔ کشوٹ۔ افیمون۔ شکر۔ عسل کو تیسری نے اپنی کتاب مرشد نام میں یوں لکھا ہے کہ عسل وہ ہے جو بنم ہوا سے ہر شہر اور ہر تعلیم میں گرتا ہے آباد شہروں میں اور ویرانوں میں پھولوں کی کلیوں کی پتیوں پر پٹکتا ہے۔

شکر عشر وہ بھی ایک بنم ہے جو درخت عشر یعنی آکھ کے ترپوں پر گر کر تپتی ہے جیسا کہ روئیدگی پر اوس ٹپکار تپتی ہے

فيكسب من ورق اعشقره مطلقه للطبيعه ويحجد على الورق واما الترخبين  
فهو من يقع على شوك الشرق وفيه ثمر الشرق موجود فيه مثل الماش وهو  
بارض خراسان واما الكركبيين فهو من يقع بارض خراسان على ورق الطفا  
والاثل واما الباركيين فهو من يقع على ورق الخلاف واما الشيخشت  
فهو من يسقط بهر على صنف من الشوك البار والمزاج واما المن نفسه فهو  
يسقط على جلنا المظ وورقه وهو الرمان البري وعلى ورق السدو الخوخ  
والبلوط باليمن واما الشمع فالاطبار مجعون على انه من يقول التيمحي في مرشده  
واما انا فلست اري ذلك بل اري ان الشمع جسم قنصري يتكون من الرقيق  
النخل يخرج من بطونها كمثل ما يتكون القز من الرقيق وود القز والدليل  
عليه انراة نيتقل فيه من اختلاف الوانه مع سن النخل عاما بعد عام وذلك  
اننا نرى الشمع نيتقل مع سن النخل في كل عام ياتي عليه الى لون غير لونه  
الاول فمن ذلك انما نجد شمع الفراخ المسماة طرود اول عام ابيض نقيا و  
ثاني سنة يتغير الى صفرة وثالث سنة يكون اقوى صفرة ورابع سنة يكون  
احمر وخامس سنة يكون اشد حمرة وسادس سنة يضرب الى السواد وسابع  
سنة يكون اسود شديد السواد وهو غاية ما يعمر النخل واما اللاذن فهو من

اور ان پتوں سے قوتِ اسہالی لیا کرتی ہے اور اسی پتے پر جا کرتی ہے۔

ترنجبین وہ ہے جو دختِ مشرق یعنی جو اسنے کے کانٹوں پر ایسے وقت کہ جب وہ دخت پھلا ہوتا ہو گرا کرتی ہے چنانچہ اُس میں اُس دخت کا ٹمٹل ماش کے موجود ہوتا ہے اور ترنجبین خراسان میں ہوا کرتی کہ رنگین بھی شبنم ہے کہ زمین خراسان میں ملا کرتی ہے اور دختِ گز اور اثل کے پتوں پر گرا کرتی ہے۔

اور باریکفین خاص ہید کے پتوں پر ہوتی ہے نہ اور دختوں پر۔

اور شیرِ خشک ایک قسم کے سرد مزاج کانٹوں پر گرا کرتی ہے اور دشتِ ہرا میں ملا کرتی ہے۔

اور بن خاص گلابِ رطاب اُس کے پتوں پر ملتا ہے اور وہ انارکوشی ہے جس کے پتوں پر یہ گرا کرتی ہے اور بیرج کے پتوں اور شفتالو اور بلوط کے پتوں پر خاص بن کے ملک میں پایا جاتا ہے۔

شیخ یعقوب نے موم کے باب میں تمام اطباء نے اسی پر اجماع کیا ہے جو تمبی نے اپنی کتاب میں جس کا نام مرشد ہے لکھا ہے لیکن میں وہ بات نہیں دیکھتا بلکہ جو بن دیکھتا ہوں وہی اس مقام پر لکھتا ہوں واضح ہو کہ موم ایک جسم سورخ دار ہے کہ شہد کی مکھی کے خنوک سے بنتا ہے اور اُس کے پیٹ سے نکلتا ہے جیسا کہ ابریشم ایک کیڑے کے خنوک سے کہ اُس کا نام قنر ہے پیدا ہوتا ہے اور دلیل اُسکی یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ موم کا رنگ شہد کی مکھی کے سن اور عمر کے ساتھ سال بسال بدلتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مکھی کے سن کے موافق موم کا رنگ پہلے رنگ سے جدا ہوتا ہے پس اسی وجہ سے موم اُس مکھی کا جو بچہ یک سالہ ہے جس کا نام طرفہ ہے۔ پہلے برس میں صاف اور سفید پاتے ہیں۔ دوسرے برس میں زردی مائل رتیب سے سال میں تو خوب زرد پایا جاتا ہے۔

چوتھے سال میں سبز اور پانچویں سال میں اچھا سبز اور چھٹے سال میں سیاہی مازتا ہوا اور ساتویں برس میں خوب سیاہ نظر آتا ہے۔ اور اسی سات برس پر جن میں یہ یہ تغیر ہوتا جاتا ہے شہد کی مکھی کی عمر کی انتہا ہے۔ پھر مکھی بھی تمام ہے اور موم کا بھی اتمام ہے۔ اور ملاؤن بھی ان

الامنان الساقطة مثل الطل واكثر مسقطه هو بحزيرة قبرس على شجر تر تعيه  
 اغنام تلك الجزيرة فاذا رعت الغنم ورق ذلك النبات ووطيته باطلا  
 تعلق بشعور الحيا و باطلا فيها وكما ثقت بعضها على بعض حتى يصير مثل الكوك  
 الذي يسمى الزوفا الرطب المتعلق بلوايا الضان فيجج اللاذن من شعور تلك  
 الاغنام با مشاط الحديد ويسبقوريدس يقول انه من يقع على صنف من شجر  
 يقال لقيسوس فاذا رعت الغنم تعلق في الحيا واطلا فيها لانه في كيان  
 الدبق واما اللك فتقوم قالوا انه صمغ وليس بصمغ والدليل على انه ملل ان  
 انا نجد ملتصبا بقضبان الكرم التي يكون منها الورق والغلب والعود والركب  
 عليه للك في غلظ انخصر بل وونها بكثير ونجد ما قد علا عليه من اللك  
 يربو ويزيد على غلظ القضيبي الحامل له اضعا فالكثيرة حتى يكون في غلظ  
 الابهام واخلط وليس في قضبان الكرم من اللدونة الصمغية ما ان يخلط  
 ذلك العود الدقيق فيلبسه تيراكب عليه فدل ذلك على انه جسم لطيف هو  
 يبسط على طاهر تلك القضبان فيقلبه بالخاصية التي جعلت فيها وتهتم  
 بموضعين من البند احدهما الديس والآخر الصمغ او سيدان واما الورس فسمي  
 الحصى القنية وهو عند قوم الورس الحبشي وليس بنبت ببلاد الحبشة فقط

نيسان

نيران





# منقول من كتاب تقويم البلدان

المطبوع بپيرس من ملك فرانس سنة ١٨٧٠ م ضفحة ٧٢

الديبل والديبل حيث الطول اثنتان وتسعون ونصف العرض خمس وعشرون وعشر  
وقائق وهو كسير عذب جدا ويشبه نيل مصر بان فيه تمايح وانه يرتفع ويركب البلاد  
ثم ينزل فينزع عليه اما من كتاب رسم المعمور فقال ان اول مهران  
من طول مائة وستة وعشرين وعرض ستة وثلاثين ثم يسير مغربا وجنوبا  
الى طول مائة وعشرين وعرض ثنتين وثلاثين ثم يغرب الى طول مائة  
واحدى عشرة وعرض ستة وعشرين ثم يسير الى الجنوب الى طول مائة وسبع  
درجات وعرض ثلث وعشرين ثم يفرق فرقتين فيصب احدهما في البحر  
الهندي حيث الطول مائة واربع درجات والعرض عشرون وتما الفرقة  
الثانية وتصب في البحر ايضا بعد ذلك وبين ما ذكرناه عن ابن حوقل  
وبين كتاب رسم المعمور اختلاف كثير وان جعلنا الاطوال التي في رسم المعمور  
من التحاللات والاطوال المتقدم ذكرها من ساحل البحر يقل الاختلاف  
وقد ذكرنا ما وقع اليينا في ذلك والله اعلم بالصواب

# منقول از کتاب تقویم البلدان

مطبوعہ پیرس ملک فرانس ۱۸۷۷ء صفحہ ۶۲

۵ دہل اس جگہ واقع ہے جہاں طول ساڑھے باؤں ۹۲ $\frac{1}{2}$  درجے۔ عرض پچیس درجے اور دس دقیقے ہے اور وہ بڑی اور بہت شیریں نہر ہے اور دریائے نیل (جو مصر میں ہے) سے اس بات میں مشابہ ہے کہ اس میں مگر ہیں اور استقرچہ جاتی ہے کہ شہروں کو غرقاب کر دیتی ہے۔ پھر اس قدر اتر جاتی ہے کہ اس میں طبعی ہونے لگتی ہے اور کتاب رسم المعمور کا مصنف کہتا ہے کہ نہر مہران کا ابتدا میں طول ۱۲۶ درجے اور عرض ۲۶ درجے ہے پھر مغرب اور جنوب کی جانب ۱۲۰ درجے طول تک پہنچی ہوئی چلی گئی ہے اور وہاں عرض ۳۲ درجے ہے پھر ۱۱۱ درجے طول تک مغرب کو چلی گئی ہے اور وہاں ۲۶ درجے عرض ہے۔ پھر ۱۰۰ درجے طول تک جنوب کو گئی ہے اور وہاں ۲۳ درجے عرض ہے پھر اس کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک حصہ تو بحر ہند میں جا گرا ہے جہاں طول ۱۰۴ درجے اور عرض ۲۰ درجے ہے اور دوسرا حصہ بہتا ہوا چلا گیا ہے وہ بھی بعد کو بحر ہند ہی میں جا گرا ہے۔ اور عربی قتل اور کتاب رسم المعمور سے جو ہم نے بیان کیا ہے اس میں بڑا اختلاف ہے۔ جو طول کہ کتاب رسم المعمور میں ہیں اگر انکو ہم ہمیشہ کے طول کہیں اور جن طولوں کا کہ پہلے ذکر ہوا ہے انکو ساحل بحر کے طول کہیں تو اختلاف کم ہو جائے گا۔ اس باب میں جو کچھ ہم کو معلوم مشاودہ ہم نے ذکر کر دیا۔ و اللہ اعلم بالصواب \*



دیل کراچی ٹھٹھہ۔ لاہوری بند

دکن ہندوستان مصنفہ سرسہری الیٹ جلد اول ضمیمہ صفحہ ۳۷ لندن ۱۸۶۷ء

خراج ہندوستان حصہ شہر پور میں  
 میل شہر ہندرگاہ تھا لیکن اب اس کی جگہ معلوم نہیں اور دریائے سندھ کے دہانے کی شکل بدلنے کی وجہ سے اب صرف قیاس  
 ہی پر قناعت کرنی ہوگی۔ دیبل کے مقام کے متعلق مختلف رائے ہیں۔ ہندوستان کے موع صاحب فرشتہ کا تتبع کرتے ہیں اور ٹھٹھہ کو  
 دیبل قرار دیتے ہیں میر معصوم دیبل کو ٹھٹھہ اور لاہوری ہندرگاہ قرار دیتا ہے اور بعض اہل حق غلطی اور دیسی اور عرب جغرافیہ دان اسے قرار دیتے ہیں  
 کہ وہ لاہوریہ سے چھ مقام پر دیبل واقع تھا اور اس لیے لافٹ دیبل کو ٹھٹھہ وہ مقام ہے۔  
 زمانہ فعال کے مصنف جن میں دی لاہوت اور اہل شامل ہیں ٹھٹھہ کو دیبل قرار دیتے ہیں کہتان مک کڑو کا بیان ہے کہ عرب تک ٹھٹھہ کو  
 دیبل کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتا ہے کہ دیبل ہند گاہ تھا۔ سرتے نے بھی بیان کرتا ہے کہ عرب ٹھٹھہ کو دیبل سمجھتے تھے اور دیبل سمجھتے تھے ہیں  
 لیکن وہ کالیکت کو دیبل قرار دیتا ہے لغت برٹن کے نزدیک یہ تحقیق ہے کہ ٹھٹھہ اسی مقام پر واقع ہے جہاں دیبل تھا۔ کیونکہ عرب اور ایرانی  
 اس کو دیبل ہی کہتے ہیں اور ٹھٹھہ کی ساخت کی شالوں کو شال دیسی ہی کہتے ہیں۔ وینول نے یہ قرار دیا ہے کہ دریائے سندھ کے دہانے پر  
 واقع ہوا ورجن نے نہ شہر دیبل کو دیبل قرار دیا ہے۔ نیاؤ کراچی کے قریب قرار دیتا ہے اور الفن شون کی بھی یہی رائے ہے۔ ڈاکٹر برنیر کے نزدیک  
 کراچی اور ٹھٹھہ کے مابین واقع تھا اور سرتے نے بھی لکھا ہے کہ کراچی کے قریب قرار دیتا ہے کہ دیبل ساحل ہند پر ایسے قریب ہی واقع  
 تھا میرے نزدیک اس میں شبہ نہیں کہ کراچی ہی جگہ پر واقع ہے دیبل یا دیول کا نام جسے ہند کے نہیں کہتے بلکہ تیلانا ہی کہتے تھے کہ سندھ کے کنارے پر  
 اس طرح واقع ہوگا کہ جہاں اس کی نظر پہنچتی ہوئی ہوگی اور یہ اعلیٰ کو جس بلند حصہ ساحل پر اب منوراکا قلعہ واقع ہے جگہ مشہور  
 ہندو جگہ جسے نام سے ہند گاہ دیبل مشہور ہوئی اور سندر کھٹن سے اسے جگہ کہا گیا۔ جو جہاں اس امر کی مانع ہیں کہ ٹھٹھہ دیبل نہیں  
 ہو سکتا بلکہ کراچی زیادہ قریب قیاس پر ان میں سے چند دیبل میں بیان کی جاتی ہیں۔ سرتے نے یہ جہاں جہاں اسے سمجھتا ہے وہ طوفان میں ساحل ہیں  
 پہناہ لیتے تھے اس لیے یہ تمام خشکی پر بندر سے پچاس میل اور دریائے سندھ کے وسط میں ہند پر کراچی سے لاہوری بندر تک ریتی تھی۔ بلاذری  
 کرتے تھے وہ دیبل میں رہتے تھے اور مکارا قوم کے تھے۔ یہ مکارا قوم ساحل ہند پر کراچی سے لاہوری بندر تک ریتی تھی۔ بلاذری  
 خلیج دیبل ذکر کرتا ہے اور نیچ فارس سے فوج جہاں بھی گئی تھی وہ دیبل میں کراچی تھی۔ ابن حوقل کہتا ہے کہ دیبل ایک بڑی بندرگاہ  
 جو ساحل ہند پر واقع ہے اور برقی تجارت گاہ ہوا ورجن کے قریب میں واقع ہے اور اس جگہ بڑے بڑے دفن گاہیں ہیں۔ جگہ غریب  
 اور صرف تجارت گاہ جو ہندو مشہور ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہندو اور شال ٹھٹھہ دیبل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے  
 اور یہ کہ دیبل سے منصورہ چمنزل ہے کہ اس بات کو دلائل کرتا ہے کہ ٹھٹھہ دیبل کی جگہ واقع نہیں بلکہ کراچی کی جگہ ہے ثابت ہو چکا ہے کہ منصورہ  
 حیدر آباد کے مراد لاطال میں لکھا ہے کہ دیبل مشہور شہر ہے سندھ کے کنارے پر اور اس مقام پر ہندو اور لاہوری کے دیباہند ہیں کرتے ہیں  
 ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیبل سندھ کے کنارے پر واقع تھا اور نہ ٹھٹھہ اور نہ لاہوری ہند اس مقام پر واقع ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ  
 سندھ سے دور ہیں اور ان کے قریب ہی ہے کہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے۔

ترنگینوں میں سے ہے جو بنیم کی طرح گرتا ہے اور اکثر جریرہ قبرس میں اُس درخت پر چکا کرتا ہے جس کو اُس جسنیرے کی بکریاں چا کرتی ہیں۔ پس جب بھیڑیں اُس درخت کی پتی کو چرتی ہیں۔ اور اپنے کھروں سے اُسکو پال کرتی ہیں تو وہ انکی ڈاڑھیوں کے بالوں میں اور کھروں میں لپٹ جاتا ہے اور تہہ بہ تہہ جگر چٹ کر مثل روئی کے ہو جاتا ہے جس کو زوفا سے رطب بولتے ہیں۔ پس یہ اُن بکریوں کے بالوں سے لوسے کی کنگھیوں سے چھڑایا جاتا ہے تب یہ لازدن ہاتھ آتا ہے۔ اور حکیم دیتھوریس کہتا ہے کہ وہ من ہے جو اس درخت پر گرتا ہے جس کو قیسوس کہا کرتے ہیں اور جب اُس کو بکریاں چرتی ہیں تو انکے بالوں اور کھروں میں وہ اُس چمٹ جاتی ہے اس واسطے کہ وہ مثل سریش کے چپ دار ہوتی ہے۔

اور لک کو ایک قوم تو یہ کہتی ہے کہ وہ گوند کسی درخت کا ہے اور یہ قول اُن کا صحیح نہیں ہے۔ دلیل اس بات پر کہ وہ بھی من ہے انسان سے یہ ہے کہ ہم انگور کی اُن شاخوں پر جن میں پتے اور انگور ہوتے ہیں لپٹا ہوا دیکھتے ہیں اور اُس ٹہنی کو جس پر لک پرتی ہے تھنگی کے برابر مڑا دیکھتے ہیں بلکہ اُس سے بھی بہت دُبل پاتے ہیں۔ اور اُس لک کو جو اُس ٹہنی پر ہوتا ہے اُس ٹہنی کے مشابہ سے دو چنڈ مڑا پاتے ہیں یہاں تک کہ انگوٹھے کے برابر یا اُس سے بھی سوا ہوتا ہے۔ اور انگور کی شاخوں کو گندھیا لیس دار جو اُس تپلی ٹہنی کو ڈھانک لے اور تہہ پر تہہ جم کر مڑا کر دے نظر نہیں آتا ہے۔ پس یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لک ایک جسم لطیف ہوائی ہوتا ہے جو اُن ٹہنیوں کے اوپر کی جانب پھیلتا ہے۔ پس خاص اُسی خاصیت سے جو اُس میں ہے اس صورت پر بدل جاتا ہے اور یہ لک ہندوستان میں دو جگہ دیبل و صیمرو یا ملک سیدان میں ہاتھ آتا ہے۔

اور ورس جس کو حص اور قنیہ بھی کہتے ہیں ایک قوم اُس کو ورس حبشی مانتی ہے وہ فقط حبش ہی کے ملک میں نہیں ہوا کرتی ہے۔

بل قد يسقط بالصين ويحلب من الصين الى الهند ويسمى الورس الهندي  
 وقد يسقط ايضا بلاداليمين وهو ثلثة اصناف - احدها يسقط بالصين ويحلب  
 الى الهند الثاني الخبثي وهو يسقط بلادالخبثه ويحلب الى مكة الثالث  
 اليماني وهو ما يسقط باودية اليمين ويحلب منها وسقوطه على صنف من الشجر  
 يشاكل الباذروج ويشاكل ورقه وزهره واما القنبيل فهو احد الامنان  
 الساقطة وسقوطه يكون باودية اليمين كسقوط الورس واما الكشوث فباذن  
 العراق ويسقط على كل شئ يشاكل الباذروج وهو الحول - واما الالفيمون  
 فهو احد الامنان الساقطة من الهوار وهو يسقط على صنف من الصعتر  
 يسمى الصعتره وهو ثلثة اصناف من ثلثة امصار فافضلها ما يجي من خربة  
 اقريطش وهو ما يجي من البيت المقدس ومن ضياع فلسطين واما السكر  
 فقوم يرون انه من الامنان قال اتيحي ليس هو من الامنان الساقطة  
 من الهوار لكنه احدى العصارات المتخذة بالجمد -

السؤال الخامس كم هي الاقفار التي تخرج من بطن الارض الجواب ثمانية  
 اصناف وهي من المقالة الحادية عشر من المرشد للتمييز وهي الغبر والسنبر  
 والموثيا الفارسي والموثيا المغربي وقهر اليهود واثار العراقي والنفط والكبريت

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔

دوسری حبشی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکہ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔ تیسری یامانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں پاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور واضح ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے باور وچ کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتہ ملتا ہے۔

اور قبیل<sup>۱۲</sup> وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یامانی میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔

اور کشوت<sup>۱۳</sup> زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے لیے درختوں پر جو باد ورج سے ملتا ہوتا ہے۔ اور افریقیوں<sup>۱۴</sup> بھی ایک شے ہے جو ہر سے گرا کرتا ہے اور معتز نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو جزیرہ افریقہ میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور یروشلمین سے جایا آتا ہے۔

اور شکوک<sup>۱۵</sup> کو ایک قوم من مانتی ہے اور ہوا سے گرا ہوا جانتی ہے۔ مگر تمبی کہتا ہے کہ وہ ہوا سے نہیں گرتا بلکہ وہ ایک شتم کا عصارہ ہے کہ نچوڑ کر بنایا جاتا ہے۔

**سوال** وہ کتنے اقسام ہیں جو زمین سے نکلتے ہیں۔

**جواب** تیسری نے اپنی کتاب مرشد کے گیدھوں میں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عسبر<sup>۱۶</sup> سندروس مومیائی فارسی۔ مومیائی مغربی۔ قفسر الیہود۔ قار عراقی۔ فقط۔ گندھاک۔

السؤال السادس ما تقول في ثمر الطرفايل ذكر احسان له فائدة في الجذام  
وان كان ذلك فاعلته الجواب من الادوية المفردة لابن وافد حيث  
يقول اخبرني ثقة ان امرأة طهر عليها الجذام فسقيت من طينج اصول الطرفا  
وانثريب مراراً فبرأت وانه جرب مرة اخرى فصيح قال ابن وافد وانا اتول  
علة ذلك ان علة بولار كانت عن وم الطحال اوسدة فيه تمنع بسبب  
احدهما جذب الخلط السوادى من الدم وتصفية عنه فكان ذلك سببا  
نظهور الداء فيهم فلما تحلل الورم انفتحت السدة باستعمالهم بذلك واربما  
في طبعه من التقطيع والجلار فعاد ووالى الصحة-

السؤال السابع ما تقول في الحصا المتولد في مثانة الانسان هل ذكره  
نفع في مرض من الامراض ام لا- الجواب من المقالة الثانية عشر من  
المشتركي حيث يقول ان الحجر المتولد في المثانة اذا سحق وكحل من  
العين الكائن فيها البياض جلاه وازاله بقوة-

السؤال الثامن ما هو الداء الذي اذا شرب الانسان فيه بول نفسه انتفع  
الجواب من الادوية المفردة لابن وافد حيث يقول بول الانسان اذا  
شربه صاحبه نفع من نهشة الافعى والادوية القتالة وابتدأ بالجبن-



**سوال**۔ گز کے پھل میں بخار قول کیا ہے کیا کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ جذام کے مرض کو فائدہ دیتا ہے اور اگر جی ہے تو سبب اس کا کیا ہے۔

**جواب**۔ ابن وافہ کی کتاب ادویہ مفردہ میں لکھا ہے مصنف مذکور یوں کہتا ہے کہ محبو ایک معتبر نے خبر دی کہ ایک عورت جذام میں مبتلا تھی پس اُس نے کئی بار بیج گزا اور موبہ منقعی کو جوش کر کے پیامیں وہ مرض جاتا رہا اور ابن وافہ نے اس دوا کو کئی مرتبہ اور جگہ آزمایا پس اسکی تاثیر کو درست پایا۔ ابن وافہ کہتا ہے کہ سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُن کا جذام طحال کے ورم سے ہوا ہو گا یا طحال میں کوئی سدہ پڑا ہو گا جس کے باعث سے خلط سودا طحال کی طرف نہ کھینچا اور خون میں ملا ہو رہا۔ اور جذام کا سبب ہو گیا۔ پس جب ورم تحلیل ہوا اور سدہ کھلا اس دوا کے استعمال سے کہ جسکی طبیعت میں سدہ کا قطع کرنا ہے اور عضو کو صاف اور پاک کر دینا ہے پس اُن بیماروں نے شفا پائی۔ اور یہ دوا اس کام میں آئی۔

**سوال**۔ اُس کنکر کی نسبت کیا کہتے ہو جو آدمی کے منہ میں پیدا ہوتا ہے آیا کسی نے اُس کا کچھ نفع کسی مرض کے لیے ذکر کیا ہے یا اسکی نسبت کوئی فائدہ نہیں لکھا۔

**جواب**۔ یحییٰ نے کتاب مرشد کے بارصوفیہ لے میں یوں لکھا ہے کہ وہ کنکر جو آدمی کے منہ میں پیدا ہوتا ہے اگر وہ کنکر گھسا جائے اور اُس آنکھ میں جس میں سفیدی آگئی ہو بطور کاجل کے لگایا جائے تو اُس آنکھ کو جلائے اور اپنی قوت سے اُس سفیدی کو مٹا دے۔

**سوال**۔ وہ کون مرض ہے جس میں اگر بیمار اپنا پیشاب پی جائے تو اُس مرض سے جلد شفا پائے

**جواب**۔ ابن وافہ نے ادویہ مفردہ میں لکھا ہے کہ آدمی کا اپنا پیشاب سانپ کے کاٹے سے اُس کو نفع دیتا ہے اور جو دوائی قتالہ کھا جائے تو اپنے پیشاب کے پینے سے شفا پائے اور بزدلی کی ابتدا میں اگر پی لے تو بزدلی نر ہے اور مرد بنے۔

السؤال التاسع ما الذي ذكر في الحسن من المنفعة الخيرية وما كيفية العمل به  
الجواب من المرشد للتمييز حيث يقول ان الحسن من خاصيته ان يوقف العلة  
المسماة دار الاسد وهو الجذام وذلك ان يغلي ويكيب في ابرن واسع او  
قدور وترك حتى يمكن ان يجلس فيه ثم جلس فيه صاحب العلة غارقا الى حلقه  
وسكب منه على راسه دائما الى ان يبرود ثم اخرج منه فاغسل بالمار الحار  
ثم يلبس ثيابه فانه متى لزم هذا الفعل اسبوعا او قف العلة عند ذلك  
الحول كله ولم يتميز بذكره في العام لمقبل يحتاج ان يعاود ذلك الفعل -

السؤال العاشر ما الذي ذكر في لبن الكلبة من المنافع - الجواب من المرشد  
للتمييز حيث يقول ان لبن الكلبة الفتية اسن اذا طلى به موضع شعر  
وكرر عليه حلقه وان تنف الشعر الزائد في باطن الجفن ثم طلى منه على موضعه  
لم يعيد نبت فيه شعرا ابدا وكذلك في سائر الجسد بعد تنف وان طلى منه على  
منابت اسنان الاطفال ولثاتهم الوارثة عند خروج اسنانهم سكن  
الوجع واسع بخروج الاسنان بخروج وخروج الجنين الميت اذا تحمل به  
السؤال الحادي عشر ما الفائدة المذكورة في قلب نوى الزيتون وفي  
صمغه الجواب من المرشد للتمييز حيث يقول واما القلب الموجود في جوف

**سوال** وہ منفعت غریبہ گی میں کونسی ہے جسکو اطباء نے ذکر کیا ہے اور اس کے عمل میں لاسنے کا طریقہ کیا ہے۔

**جواب** تبتی نے مرشد میں لکھا ہے کہ گھی با نفا صیت جذام کو ٹھیرا دیتا ہے اور یہ طریق اُس کے عمل کا ہے کہ گھی کو جوش دے اور کسی ناند یا دیگ وغیرہ بڑے ظرف میں ڈالے اور اتنی دیر صبر کرے کہ وہ اتنا سرد ہو کہ اُس میں ہٹھ سکے پھر اُس میں مخدوم کو ایسا جٹائے کہ گھی حلق تک آجائے اور کسی ظرف سے سر پر بھی برابر ڈالے جب تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے بعد ازاں بیمار اُس میں سے نکل کر گرم پانی سے نہائے اور کپڑے پہن کر فراغت پائے پس اگر اس طریق سے ایک ہفتہ تک برابر عمل میں لائے تو جذام ایک سال تک بڑھنے نہ پائے لیکن سال آئندہ میں پھر اس عمل کی حاجت ہوگی جب تک کہ اس مرض سے صحت ہوگی۔

**سوال** کتیا کے دودھ میں کیا کیا منفعتیں ذکر کی ہیں مفصل کہو جو کتابوں میں لکھی ہیں۔

**جواب** تبتی نے کتاب مرشد میں یوں کہا ہے کہ جو ان کتیا کا دودھ جب بالوں کی جگہ مگر لگائیں تو انکی تاثیر سے تمام بال منڈ جائیں اور اگر ملک کے اندر سے زائد بال اکھیر کر اُسکی جگہ یہ دودھ ملیں تو اُس جگہ کبھی بال نہ اُگیں اور اسی طرح اگر سارے بدن کے بال اکھیر کر یہ دودھ انکی جگہ لگایا جائے تو تمام بدن میں کبھی بال اُگنے نہ پائیں اور اگر دانت نکلتے وقت بچوں کے مسوڑوں پر ملیں تو دروٹھیر جائے اور دانت آسانی اور جلدی سے نکلیں اور نیز اگر حاملہ کا بچہ پیٹ میں مرجائے اور قابلہ دودھ کی تبی عمل میں لائے تو مردہ بچہ پیٹ سے نکل آئے اور عورت نجات پائے۔

**سوال** وہ کونسا فائدہ ہے جو زیتون کی گٹھلی کی گری میں ذکر کیا ہے اور اُس کے گوند کا بھی نفع بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔

**جواب** تبتی نے کتاب مرشد میں اسکا فائدہ یہ لکھا ہے اور استعمال کا طریق بھی یوں کہا ہے کہ اگر زیتون کی گٹھلی کی گری

نوى الزيتون فانه اذا سحق وخلط بشحم ودقيق وعمل منه ضماد يقطع البياض  
العارض للملطفار واما صمغه فقال جيش انه اذا سحق وور منته على الجراحة لمهما  
السؤال الثاني عشر كم هي الادوية التي ذكر ابن وافد انها حارة يابسة  
في الدرجة الاولى وما هي الجواب من كتاب الادوية المفردة لابن افد  
اما عدتها فاثنتان وستون وهي اثنتان - ازر - انزروت - اسفنج  
اسطوخودوس - اكليل الملك - اذخر - امل - بزر كمال - بابونج - باورنجبوت  
دادمي - دوسر - داريشعان - هر بوه - حرير - حظه - حور - طرفا - كرنب - كرسنه  
كزبره - كرم غنب - كبسون - كاوي - بلاب - لاذن - لوف - محلب  
من - مبيعه - نيلج - نشاره - نار شكت - نسكر - نيل - سافج - سكت - سرو  
سرخس - سندروس - سنا - ستيق - فوه - فادانيا - فوسنوبر - قاقلة  
قطن - قلت - قبيل - رطب - شليم - شقايق - شاهسفرم - نرجس - چندروس  
خلمي - عافث - غارقيون - قاقلة - ترمس -

السؤال الثالث عشر كم هي الادوية التي ذكر ابن وافد في كتابها انها  
حارة رطبة في الاولى الجواب ثلثة عشر جوز جم - حصص - لوبيا - لوز -  
لسان الثور - مموز - ملح - سمسم - غاب - قضب - شقائل - خصى - ثعلب - خطمي - كلب

باریک پسی جائے اور آٹے اور چربی میں ملا کر ناخنوں پر رکھی جائے تو اس سفیدی کو جو ناخن میں پیدا ہوتی ہے مٹائے اور سرخی لائے اور جیش کہتا ہے کہ اگر زیتون کے گوند کو میں کر نرم پچھ کر کبس نو وہ اسکو بھرا لے اور جلد اس میں گوشت آئے

**سوال** وہ کون کون سی دوائیں ہیں جنکو ابن و افد نے پہلے درجے میں گرم و خشک ذکر کیا ہے۔  
**جواب** ابن و افد نے کتاب ادویہ مفردہ میں بائیس دوائیں لکھی ہیں۔ <sup>۱</sup>فستقین۔ <sup>۲</sup>آرز۔ <sup>۳</sup>انزروت۔ <sup>۴</sup>سہنج  
<sup>۵</sup>اسطوخودوس۔ <sup>۶</sup>اکلیل الملک۔ <sup>۷</sup>ادخر۔ <sup>۸</sup>اثل۔ <sup>۹</sup>برکنتان۔ <sup>۱۰</sup>بانہ۔ <sup>۱۱</sup>بادرنجبویہ۔ <sup>۱۲</sup>واوی۔ <sup>۱۳</sup>دوسر۔ <sup>۱۴</sup>درمشیدشجان  
<sup>۱۵</sup>برفود۔ <sup>۱۶</sup>خریرہ خط۔ <sup>۱۷</sup>خور۔ <sup>۱۸</sup>طراف۔ <sup>۱۹</sup>کرنب۔ <sup>۲۰</sup>کرسمہ۔ <sup>۲۱</sup>کرہ۔ <sup>۲۲</sup>کرم و عنب۔ <sup>۲۳</sup>کیسوں۔ <sup>۲۴</sup>کادھی۔ <sup>۲۵</sup>لبلاب۔ <sup>۲۶</sup>لاذن۔  
<sup>۲۷</sup>لوت۔ <sup>۲۸</sup>محلب۔ <sup>۲۹</sup>من۔ <sup>۳۰</sup>میوہ۔ <sup>۳۱</sup>پیلج۔ <sup>۳۲</sup>نشارہ۔ <sup>۳۳</sup>نار شک۔ <sup>۳۴</sup>سکر۔ <sup>۳۵</sup>سبل۔ <sup>۳۶</sup>ساج۔ <sup>۳۷</sup>سک۔ <sup>۳۸</sup>سرو۔ <sup>۳۹</sup>سرخس۔ <sup>۴۰</sup>سندو  
<sup>۴۱</sup>سنا۔ <sup>۴۲</sup>فستق۔ <sup>۴۳</sup>نورہ۔ <sup>۴۴</sup>فادانیا۔ <sup>۴۵</sup>قو۔ <sup>۴۶</sup>صندبر۔ <sup>۴۷</sup>تافلی۔ <sup>۴۸</sup>قطن۔ <sup>۴۹</sup>قلت۔ <sup>۵۰</sup>قبیل۔ <sup>۵۱</sup>رطب۔ <sup>۵۲</sup>سینکیم۔ <sup>۵۳</sup>شقاقین۔ <sup>۵۴</sup>شاشفرم  
<sup>۵۵</sup>نرخس۔ <sup>۵۶</sup>جندروس خطمی۔ <sup>۵۷</sup>عافث۔ <sup>۵۸</sup>غارقیون۔ <sup>۵۹</sup>قائلہ۔ <sup>۶۰</sup>نرخس۔

**سوال** بناو وہ دوائیں کتنی ہیں جو ابن و افد نے پہلے درجے میں گرم و تر لکھی ہیں۔  
**جواب** تیرہ ہیں جن کو ابن و افد نے ذکر کیا ہے اور پہلے درجے کا گرم و تر لکھا ہے۔  
<sup>۱</sup>جوزجزم۔ <sup>۲</sup>محض۔ <sup>۳</sup>لوبیا۔ <sup>۴</sup>لوز۔ <sup>۵</sup>کاورجان۔ <sup>۶</sup>موز۔ <sup>۷</sup>ملوخ۔ <sup>۸</sup>شمس۔ <sup>۹</sup>عناث۔ <sup>۱۰</sup>قضب۔ <sup>۱۱</sup>شقاقیل۔ <sup>۱۲</sup>خصی۔  
**خصی الکطب**

۱۔ گہوں اور جو کے کھیت میں اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے شکل جو رنگ سیاہ ہندی میں لگا کہتے ہیں۔

۲۔ ابریشم ۳۔ گھاس ہے شبیہ ہر اشنان ۱۲

۴۔ کیلا ۱۳

۵۔ قطف بھری ۱۴

السؤال الرابع عشر كرم هي الادوية الباردة اليابسة في الدرجة الاولى -  
 الجواب من كتاب الادوية المفردة لابن وافد اربعة واربعون وهي خمسة  
 واربعون - اس - اسنه - افاقيا - ابلج - سطر اطيخوس - باقلا - بلوطه - باذا - اورد -  
 تسنه - بردني - جاو رس - ديس - دخن - درار - ديا قوش - بيلج - ورد - زعرور  
 خا - خشك - حرار صحر كشمري - لحيته انيس - ماش - مقل - حله - سدر - سادون  
 سلت - علس - علق - فرطان - قاتل - ابيه - قضب - رمان - شكا - عا - شغير -  
 توت - تفاح - سيفر - جل - خلاف - خرزوب - عرا -

السؤال الخامس عشر كرم هي الادوية الباردة الرطبة في الدرجة الاولى التي  
 ذكرها ابن افندي مفردات الجواب احد عشر اجاص - اشفاناخ - دلب  
 بنفشج - بندها - نيوفر - فراصيا - قطف - سوش - سلق - خبازي -

السؤال السادس عشر كرم هي الادوية التي ذكر ابن وافد انها حارة يابسة في  
 الدرجة الثانية الجواب احد وستون - انجرو - اطفار - ابنوس - ابرنگ - علس  
 الاسفاق - فرنجبك - باذرج - بهار - لطم - بلشان - جوز - بواجر - جلوز - حورق  
 جده - حرر - دبق - وسخ - الكوائر - ورس - زراوند - زرنباو - زعفران - حلبة - حمام  
 ياسمين - قنبر - اليهود - جندب - بستر - كندر - كما فيطوس - كما فيريوس - كك - مو -

**سوال** پہلے درجے کی سرد خشک دوائیں کتنی ہیں نشان دو جتنی ہیں۔

**جواب** ابن افد نے دو کتاب ادویہ مفردہ میں چالیس لکھی ہیں حالانکہ وہ پینتالیس ہوتی ہیں اس میں <sup>۱</sup>س - <sup>۲</sup>سٹنہ - <sup>۳</sup>تھاقیا  
<sup>۴</sup>آمد - <sup>۵</sup>سطرا طیقوس - <sup>۶</sup>باقلہ - <sup>۷</sup>بلوط - <sup>۸</sup>باد آورہ - <sup>۹</sup>بشد - <sup>۱۰</sup>بردی - <sup>۱۱</sup>جاولس - <sup>۱۲</sup>وئس - <sup>۱۳</sup>وخن - <sup>۱۴</sup>دردار دیاقوس  
<sup>۱۵</sup>پلید - <sup>۱۶</sup>ورد - <sup>۱۷</sup>زغرور - <sup>۱۸</sup>خار - <sup>۱۹</sup>حک - <sup>۲۰</sup>حرار - <sup>۲۱</sup>الصحر - <sup>۲۲</sup>کشری - <sup>۲۳</sup>لجیہ - <sup>۲۴</sup>التمیس - <sup>۲۵</sup>ماش - <sup>۲۶</sup>مقل - <sup>۲۷</sup>محلہ - <sup>۲۸</sup>سدر - <sup>۲۹</sup>ساوروان  
<sup>۳۰</sup>سکت - <sup>۳۱</sup>علس - <sup>۳۲</sup>علیق - <sup>۳۳</sup>فرطمان - <sup>۳۴</sup>قاتل ابیہ - <sup>۳۵</sup>قصب - <sup>۳۶</sup>رمان - <sup>۳۷</sup>شکامی - <sup>۳۸</sup>شعیر - <sup>۳۹</sup>توت - <sup>۴۰</sup>تفاح - <sup>۴۱</sup>سفرجل -  
<sup>۴۲</sup>خل - <sup>۴۳</sup>خرقوب - <sup>۴۴</sup>خلات - <sup>۴۵</sup>عرا۔

**سوال** پہلے درجے کی سرد و تر دوائیں بیان کرو ابن افد نے جتنی اپنے مفردات میں لکھی ہیں وہ نشان دو۔

**جواب** وہ گیارہ ہیں جو ابن افد نے بتائی ہیں اور اس کی کتاب مفردات میں لکھی باقی ہیں۔  
<sup>۱</sup>اجاص - <sup>۲</sup>اسفانخ - <sup>۳</sup>ولب - <sup>۴</sup>بنفشہ - <sup>۵</sup>ہند بار - <sup>۶</sup>نیلوفر - <sup>۷</sup>قراصیا - <sup>۸</sup>قطف - <sup>۹</sup>سوس - <sup>۱۰</sup>سلق - <sup>۱۱</sup>خجازی  
<sup>۱۲</sup>خار مخزن  
**سوال** گرم و خشک دوسرے درجے کی دوائیں جو ابن افد نے لکھی ہیں وہ سب بتاؤ کتنی ہیں۔

**جواب** اکتھ دوائیں دوسرے درجے میں گرم و خشک ابن افد نے بتائی ہیں وہ اس مقام پر اس تفصیل سے لکھنے میں آئی ہیں۔

<sup>۱</sup>انجرہ - <sup>۲</sup>اظفار - <sup>۳</sup>آبنوس - <sup>۴</sup>ابزک - <sup>۵</sup>اما علس - <sup>۶</sup>الاستقامت - <sup>۷</sup>فرنجشک - <sup>۸</sup>بادشوج - <sup>۹</sup>بہار - <sup>۱۰</sup>نظم  
<sup>۱۱</sup>بلن - <sup>۱۲</sup>جڑ ہوا - <sup>۱۳</sup>جوز - <sup>۱۴</sup>جلوز - <sup>۱۵</sup>جوز الرق - <sup>۱۶</sup>جندہ - <sup>۱۷</sup>حرر - <sup>۱۸</sup>دبق - <sup>۱۹</sup>ورخ الکواثر - <sup>۲۰</sup>ورس - <sup>۲۱</sup>زراند - <sup>۲۲</sup>زرناو  
<sup>۲۳</sup>زعفران - <sup>۲۴</sup>علبہ - <sup>۲۵</sup>جامح - <sup>۲۶</sup>یاسمین - <sup>۲۷</sup>فصرا لہود - <sup>۲۸</sup>جندبید - <sup>۲۹</sup>کرندر - <sup>۳۰</sup>کافیطوس - <sup>۳۱</sup>کافریوس - <sup>۳۲</sup>لک - <sup>۳۳</sup>محو

مصططکی مرمری مسک - بنک شتریس - نرجس - سوسن - سلیم - سعد -  
 سقوف قدریون - سورنجان - غسل - عنبر - عود - فراسیون - فلیجہ - فاغہ - صمبر -  
 قرطم - قلعاش - قنار الحار - قصب الزریہ - راوند - شہد انج - تین - خیرش -  
 خوشی - خروج -

السؤال السابع عشر کم ہی الادویۃ الحارۃ الرطبة فی الدرجة الثانية التي ذکرها  
 ابن وافد الجواب شہ بہمن - جرجیر - حب القلقل - لسان القصور - عاؤنیل -  
 السوال الثامن عشر کم ہی الادویۃ الباردة اليابسة فی الدرجة الثانية التي ذکرها  
 ابن وافد الجواب شہ عشر - امیر بارش - برقطونا - جلنار - کثیر - لسان الحمل  
 ماہیشاق - عوج - عصف - عنب الشلب - ضمع - راکٹ - ریاس -

السؤال التاسع عشر کم ہی الادویۃ الباردة الرطبة فی الدرجة الثانية التي  
 ذکرها ابن وافد الجواب شہ - بقاۃ یانیہ - بطنج - قنار - خیاردلاع - طلب  
 کماہ - شمش - قرع - حش - نوح -

السؤال العشرون کم ہی الادویۃ المفردة الحارۃ اليابسة فی الدرجة الثالثة  
 والحارۃ الرطبة والباردة اليابسة فیها والباردة الرطبة الجواب اما الادویۃ الحارۃ  
 اليابسة فی الدرجة الثالثة من کتاب ابن وافد فعدہا ثلثہ وثمانون -



مصلیٰ۔ قری۔ مشک۔ بنگ۔ نسرس۔ فرخس۔ سوسن۔ شلم۔ سعد کونی۔ سقو لو قند یون۔ سونجان۔  
عسل۔ عنبر۔ عود۔ فراسیون۔ قلیجہ۔ فاشنہ۔ صبر۔ قرطم۔ قلفاس۔ قنار الحمار۔ قصب الزریہ۔ راوند۔  
شہداج۔ تین۔ چیری۔ غشی۔ خروع۔

**سوال** - دوسرے درجے کی گرم و تر کون کونسی دوا ہے جن کا ذکر ابن وافد نے کیا ہے۔

**جواب** چھ میں بیٹن۔ جرجیر۔ حب القفل۔ لسان العصفیر۔ معاذ۔ ناجل۔

**سوال** - دوسرے درجے کی سرد و خشک کون کونسی دوا ہے۔ ابن وافد نے اپنی کتاب میں حکو  
لکھا ہے۔

**جواب** تیرہ دوائیں بتائی ہیں جو اسکی کتاب میں لکھی پائی ہیں۔

آئیر باریس۔ بزر قطن۔ جلتار۔ کثیرا۔ لسان الحل۔ مائینا۔ ساق۔ عو سج۔ عصف۔ عنب الثعلب۔  
صمغ۔ رامٹ۔ رلیاس۔

**سوال** - دوسرے درجے کی سرد و تر دوائیں جو ابن وافد نے ذکر کی ہیں بتاؤ اور تفصیل ہر دوا کا نام  
سناؤ۔

**جواب** اس درجے کی دوائیں ابن وافد نے گیارہ لکھی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

بقلة یانیمہ۔ بطنج۔ قنار۔ خیار۔ دلاخ۔ طلب۔ شامہ۔ شمش۔ قرع۔ خس۔ خرم۔

**سوال** - تیسرے درجے کی گرم و خشک اور گرم و تر اور سرد و خشک اور سرد و تر مفرد دوائیں کتنی ہیں  
ہر ایک قسم کی جدا جدا تفصیل بتاؤ جتنی ہیں۔

**جواب** - تیسرے درجے کی گرم و خشک جو ابن وافد کی کتاب میں لکھی ہیں وہ سب دوائیں

ان ناموں سے تراستی ہیں۔

لہ شیرادی رنگے دار دینغ نیلو فرست ۱۲ مخزن لہ ہندی اروی ۱۲ مخزن لہ دختی ست غار دار قریب بدخست انار ۱۲ مخزن۔

لہ زرشک ۱۳ شہ ما زو ۱۲

الجذران - انيسون - الفحوان - اسارون - اهل - اقيمون - اشنان - بسفاج  
 بنجر مريم - بوريدان - بل - قفل - قشل - جاشير - جنطيانا - دغان - دو فوا - داني  
 هو فارليقون - سوسق - موج - زرنب - زفت - حرشف - حامالاون - لوقس  
 حامالاون - مالس - جوز رومي - حب الراس - حب بان - حماما - حب عرعر  
 حاشا - حنظل - حب نيل - حاما - قطي - حبل - بر بطوره - كمون - كبابه - كرويا  
 كرفس - لبورمر - موسيا - منقل - اليهود - مرويه - سوسه - مرزنجوش - نانخواه - نغاح  
 نعام - سداب - سيلنج - شكينج - سقمونيا - عنصل - عسكوب - عروق - فجل -  
 اياض - اسفلنوس - نجبكت - فودج - فلعلمونه - صعر - قنطوريون - كبير  
 قنطوريون - دقيق - قردمانا - قيصوم - قسط - قرنفل - تني - قمر - قسطون -  
 قررة العين - رازيانج - شبت - شجرة مريم - شونيز - شح - تربد - ثوم - خولجان  
 خريقان - غاردرنج - زوفا - راسخ - واما الحارة الرطبة في الدرجة الثالثة فاربعة  
 وهي زنجبيل - حب الزلم - راشن - ثايب - اما الباردة اليابسة في الدرجة الثالثة  
 فتسع - بنج - دم الاخوين - يبرجوج - كافور - فوفل - صندل - شوكران -  
 تمر شدي - طباشير - واما الباردة الرطبة في الدرجة الثالثة فاربع -  
 بقله - حمقا - حي - العالم - عصي الراعي - قطر -

انجڑان - انیسوس - انخوان - آسارون - اہل - ایتھون - اسٹنان - اسفلج - بخور مریم - بوزیدان -  
 بل وقل وشل - جاوشیر - جلیانا - دغان - دونوہ - دارچینی - ہوفارقیون - سق - وج - زرنب - زفت -  
 حشمت - حامالون - لوقس - حامالون - ماس - جوزرومی - حب الراس - حب بان - حامام - حب عروہ -  
 حاشا - حنظل - حب نیل - حامالقی - خریل - بریطورہ - کمون - کبابہ - کرویا - کرفس - لبور مر مومیا -  
 منقل الیہود - مرویہ - مسوسہ - مرزنجوش - نانخواہ - نعنہ - نام - سداب - سلینج - سکنج - سقونیہ - خصل  
 عنکوب - عروق فجل - ایامس - اسفلجوش - پنجکست - فونج - فلفلیونہ - صعفر - قنطوریون - کبیرہ - قنطوریون  
 دققی - قردانا - قیصوم - قنط - قنفل - تینی - قمر - قنطون - قرۃ العین - رازیاج - رشعت - شجرہ مریم - شویز  
 شیح - تربد - ٹوم - خولجان - خرباشان - غار - درونج - زوفا - راسخ -

اور گرم و تر شیرے درجے کی جو ابن و افدہ کی کتاب الادویہ سے آشکار ہیں وہ دوائیں یہ چار ہیں -  
 رنجبیل - حب الزلم - راسن - ثانیفک -

اور سرد و خشک شیرے درجے کی نہیں جو ابن و افدہ نے لکھی ہیں وہ اس تفصیل سے ذکر کی ہیں -  
 بچ - دم الاخوین - سیرتوج - کافور - نوقل - صندل - شوکران - قمر ہندی - طباشیر -  
 اور سرد و تر شیرے درجے کی ابن و افدہ نے چار بتائی ہیں - جو یہاں لکھے میں آئی ہیں -  
 بقلا - محققا - حی العالم - عصی الراعی - قنط -

۱۷ بناتی ست ۱۲ مخزن	۱۷ تخم حورہ ۱۲ مخزن
۱۷ کرونس فارسی نور کچے ہیں ۱۲ مخزن	۱۷ لنگر آبی ۱۲ مخزن
۱۷ اہل ہے ۱۲ مخزن	۱۷ خربق سفید و خربق سیاہ ۱۲ منہ
۱۷ ہندی گوگل ۱۲	۱۷ ساروغ ۱۲ مخزن
۱۷ مسقو قنطریون ہے ۱۲ مخزن	

# الباب السادس

في المداوات وهو عشرون مسألة

السؤال الاول - كم هي الاغراض المقصودة في المعالجة وما الذي يرشد اليها - الجواب من الكتاب التاسع والمئين من الكتب المأنة للمسيحي حيث يقول انها خمسة احدها - الغرض الذي يقصد نحوه كيفية الشئ الذي يكون به المعالجة ويرشد لذلك نوع المرض الثاني الغرض الذي يقصد به نحوه مقدار الشئ الذي به تكون المعالجة والذي يرشد الى ذلك هو مزاج البدن ومقدار المرض وحال سائر الاشياء التي يدل بها لفتها وموافقتها للشئ الغرض الذي به يقصد نحوه الوقت الذي فيه يستعمل الشئ الذي تكون به المعالجة والذي يرشد الى ذلك هو الوقت من المرض ومقدار قوة المريض وحال سائر الاشياء التي يدل بموافقتها ومخالفتها - الرابع الغرض الذي يقصد نحوه الوجه في استعمال الشئ الذي يكون به المعالجة الخامس الغرض الذي يقصد به نحوه اختيار مادة الشئ الذي يكون به المعالجة والذي يرشد الى هذا الغرضين هو المرض والمزاج والقوة وسائر الاشياء التي يدل

## چھٹا باب

دوار کرنے کے حال میں ہے اور ذکر اس کا ہر ایک سوال میں ہے  
 سوال کتنی غرضیں ہیں جو علاج کرنے میں مقصد کیجاتی ہیں اور کون کونسی چیزیں ہیں جو ان اغراض کیطرف  
 راہ بتاتی ہیں۔ جواب کتب ہائے سیکی کی انسٹھویں کتاب سے لکھا جاتا ہے حکیم مذکور علاج کے واسطے پانچ  
 غرضیں بتاتا ہے اول غرض جو مقصد کیجاتی ہے یعنی طبیب کو جسکی حاجت پیش آتی ہے وہ کیفیت اس  
 چیز کی ہے جس سے منہاج کرے یعنی وہ دوار جس سے دفع مریض کا کام لے اور اس دوار کی طرف جو مرض  
 کی قسم راہ بتاتی ہے یعنی پہلے نوع مرض کی پہچانی جاتی ہے تب اسکی دوا خیال میں آتی ہے۔

دوسری غرض جو طبیب کو شرطی ہے اس چیز کی مقدار کیطرف ہوتی ہے یعنی وہ دوار جو مریض کو لے  
 وزن میں کتنی لے اور اس مقدار کیطرف مقدار مرض کی بدایت کرتی ہے اور بدن کے مزاج کی کیفیت  
 اشارہ کرتی ہے تاکہ متنازعہ نہ رہے اتنی ہی دوا نہ کام میں لائے یا جو مزاج بدن کا ہے اس مزاج کی دوا  
 بتائے۔ علاوہ اسکے اور وہ چیزیں ہیں جو مرض سے مخالفت یا موافقت رکھتی ہیں وہ بھی علاج پر دلالت  
 رکھتی ہیں تیسری وہ چیز جسکی طرف طبیب محتاج ہوتا ہے وہ وقت مرض کا ہے۔ وقت ابتدا میں انتہا  
 کی دوا نہ بچائے اور علیٰ ہذا وقت کے لحاظ سے دوا ردی جائے۔ مبادا کوئی اور مرض پیش آئے اور اس  
 بات کا رہنما جو وقت مرض یا مریض کی قوت ہے اور اسی طرح اور شیا کی مخالفت ہے یا موافقت  
 یعنی جو دوا گرم یا سرد ہے تو مرض کے وقت کو دیکھے اور نیز مریض کی قوت اور ضعف کو بھی دیکھے  
 تا ضعیف کو بہت قوی دوا نہ بتائے اور قوی کے لیے ضعیف کام میں لائے چوتھی چیز جسکی طرف طبیب محتاج  
 ہے وہ اس دوا کی علت جہت ہے یعنی کس واسطے دیتا ہے اور اس سے کیا کام لیتا ہے پانچویں یہ ہے کہ جس  
 چیز کو استعمال میں لاتا ہے اس کے مانے کو اختیار کرے یعنی اسکی اہلیت کا اعتبار کرے اور ان دونوں

بموافقتهما ومخالفتها وهي البلد والوقت الحاضر وحال الهواء  
السؤال الثاني كم هي طرق معالجة الامراض في كل واحد من الاعضاء  
خاصة وكيف هي اجواب من الكتاب التاسع والخمسين من الكتب المائة  
للمسيحي اربعة اولها الطريق الماخوذ من مزاج العضو لعليل الثاني  
الطريق الماخوذ من خلقته الثالث الطريق الماخوذ من وضعه  
الرابع الطريق الماخوذ من قوته اما الماخوذ من مزاج العضو لعليل فمثل  
ان الاعضاء كلما غلبت فيه الحرارة كاللحم وغلبت فيه البرودة كالعصب  
او كان متوسطا كالجلد صار كل واحد منها اذا تغير مزاجه لطبعي يحتاج الى رد  
اليه الاشياء المماثلة عن الاعتدال الى خلاف الوجه الذي مال اليه  
واما الماخوذ من خلقته العضو فان من الاعضاء ما هو مجوف كالعدة  
ومنها غير مجوف ومنها مصمت بمنزلة اعصاب اليدين والرجلين ومنها  
مالها تجويف من داخل وخارج معا بمنزلة الرية فانها يحيط بها فضاير الصدر  
من خارج ومن داخل اقسام قصبة الرية والعروق الضواري متفرقة  
فيها فمتى كان العضو نحيفا تتخللها كالرية لم تخيل ان يداوى بادوية قوية  
ومتى كان كثيفا ملززا كالكلبتين احتمل ادوية قوية ومتى كان متوسطا كالكبدة

نرخوں کو مرض اور مزاج اور قوت اور وہ چھ چیزیں مرض یا مزاج کی مخالف یا موافق ہوں خود دوا کی جہت اور دوا بتاتے ہیں تب مرض اور مزاج اور شہر اور وقت اور ہوا کے موافق عمل میں آتے ہیں مثلاً کسی دوائی سہل کی سہال کی جہت سے استعمال کیا جائے تو لازم ہے کہ اُس دوا کی قوت اسہالی کو خیال میں لائے اور ایسا سہل ضعیف ہے یا قوی ہے اور مریض کی قوت کیسی ہے تا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی نہ دیا جائے اور اسی طرح مریض کے مزاج اور شہر اور ہوا کی کیفیت کو بھی دیکھ کر اس کے خلاف معالجہ عمل میں نہ آئے۔ **سوال** ہر عضو خاص کے علاج کے طریق کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کیسے ہیں۔ **جواب** کتاب ثانیہ مسیحی کی اسٹیمپوں کتاب میں لکھا ہے کہ ہر عضو خاص کے امراض کا علاج چار طرح سے ہوتا ہے۔

**اول** خاص اُس عضو کے مزاج سے علاج کا طریقہ نکالا جاتا ہے یعنی جب وہ عضو بیمار ہو جائے تو اُس کے اصلی مزاج کو دیکھ کر علاج عمل میں آئے دو سطر طریق اُس کے علاج کا اُس کی خلقت سے نکلتا ہے یعنی وہ کیسا پیدا ہوا تھا اور حالت مرض میں کیسا ہو گیا ہے تیسری سطر طریق علاج کا اُس عضو کی وضع سے پیدا ہوتا ہے کہ اصل پیدائش میں کہاں تھا اور اب کہاں ہے چوتھا طریق اُس کے علاج کا اُس کی قوت سے لیا جاتا ہے اور قوت وضعف کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے مثال ہر ایک کی مسیحی نے یوں بیان کی ہے جس طرح سے یہاں لکھی گئی ہے۔

**اول** طریقہ علاج جو مزاج یا عضو سے لیا گیا ہے جیسے گوشت کے مزاج میں حرارت بہت ہوتی ہے اور ٹھوک کے مزاج میں برودت بہت اور جلد میں حرارت اور برووت متوسط ہوا کرتی ہے نہ حرارت ہی غالب ہوتی ہے نہ برودت ہی سوائے اگر گوشت یا عضو صلی مزاج سے متغیر ہو جائے طیب کو اس واک کی حاجت پیش آئے جو اعتدال سے گزری ہو اور عضو کے اصل مزاج کی طرف پھیر لائے اور دوسری سطر طریق علاج کا جو عضو کی خلقت سے لیا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ مثلاً کوئی عضو اندر سے خالی پیدا ہوا ہے جیسے معدہ ہے اور بعض عضو وہ ہے جو ٹھوس بنا ہے اور کوئی عضو ٹھوس تنگ سما بنا لیا گیا ہے جیسے ماتہ اور پاؤں کے پٹھے ہیں اور بعض عضو ایسے ہیں جو اندر اور باہر سے کھوکھلے بنے ہیں جیسے پیٹ اور

ہے اور باہر سے تو اسکو سینے کے میدان تک گھیرا ہے اور اندر سے طرح طرح کی ڈنڈیاں اور پھپھرے کی رگیں جنہاں مسہن

احتلج الى دواء متوسط واما الماخوذ من وضع العضو فهو ان ينظر الموضع  
الذي فيه العضو في معالجة سور مزاجه لانه ان كان قريب الموضع حتى  
يمكن الدوار ان يلاقيه وقوة الدوار باقية على حالها او كان بعيد الا  
يمكن الدوار ان يصل اليه حتى يمر باعضا اخر زودنا في مقدار الدوار بمقدار  
ما يعلم انه لا ينقص من قوته في طريق قبل الوصول اليه واما الطريق الماخوذ  
من قوة العضو فهو ان يعتبر بل بفعل فعلا عاميا ينتفع به في جميع البدن مثل  
المعدة والحجاب وان يعتبر بل هو ذكي المحس بمنزلة العين ومتى احتجنا ان  
نداوى الكبد او المعدة بضما وحلل خلطنا مع الادوية المحللة ادوية قابضة  
طبيبة الرائحة ليبقى قوة الدوار على ما هو عليه -

انقص

السؤال الثالث - كم هي مراتب المعالجة بالدوار -

الجواب من كليات القانون ثلثة - احدها قانون اختيار كيفية  
امى اختياره حاراً أو بارداً أو رطباً أو يابساً -

الثاني قانون اختيار كيفية ونهائيتهم الى قانون تقدير وزنه والى  
قانون تقدير كيفية

الثالث قانون ترتيب وقته



پھیلی ہوئی ہیں پس جو عضو دھیلنا اور خللا ہے جیسے پھیپھڑے تو وہ قوی دوا کو اٹھا نہیں سکتا اور جو مٹھا اور  
چلتا ہوا ہے وہ قوی دواؤں کا تحمل کرنا ہے جیسے گڑے اور جراثیم میاں ہے یعنی نہ خللا اور نہ ٹھوس جیسے  
جگر ہے پس اسکو دوسرے متوسط کی حاجت ہے طیب کو ان باتوں کے لحاظ رکھ کر دوا دینا چاہیے اور تیسرے طریق  
علاج جو عضو کی وضع سے لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی جگہ دیکھ کر جگہ مزاج بگڑا ہے تاکہ طیب اس  
بات پر قادر ہو جائے کہ اگر وہ عضو کہ جس کا علاج کرتا ہے اتنا قریب ہے کہ وہیں تک پہنچنے پہنچنے قوت دوا  
کی باقی رہ جائیگی تو ایسی دوا دے اور اگر عضو کی جگہ ایسی دور ہو کہ اور خضر استہ سے نہ کر دوا وہاں پہنچے گی تو دوا  
کی مقدار اس قدر بڑھائیں گے جس مقدار سے دوا وہاں تک پہنچے اور اسکی قوت دیکھ کر دوا دینا چاہیے اور چوتھے طریق  
علاج کا جو عضو کی قوت سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ عضو کو دیکھ کر کہ آیا دوا ایسا ہے کہ اس سے علاج  
تمام بدن نفع پاتا ہے جیسے معدہ اور جگر ہے کہ ان دونوں کے علاج کا اثر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے  
اور اس عضو کی جس کا علاج کرتا ہے قوت جس کو دیکھ کر کہ کسی ہے تیز ہے یا جھمی ہے جیسے کہ کبھی ہے کہ کبھی  
قوی رکھتی ہے اور جلد دوا کا اثر لیتی ہے پس ایسے عضو کو دوا دیکھ کر کہ مبادا نفع کے عوض ضرر ہو جائے  
اور علاج درست نہ آئے پس جب ہلکا جگر اور معدے پر ضما و حمل لگانا کی حاجت ہوگی تب محمل دوا دینا چاہیے  
فالبعض اور جو شہتر دواؤں کے ملائیکہ بھی ضرورت ہوگی تاکہ دوا اپنی قوت پر باقی رہ جائے اور جگر یا معدے  
کو اثر نہ پھیلے اور ضرر نہ پہنچائے۔ **سوال** دوا سے علاج کرنے کے مرتبے میں جو اظہار نے تجویز کیے ہیں۔  
**جواب** کلیات قانون میں جو کچھ ہیں وہ تین مرتبے ہیں ایک تو دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنی گرمی سردی خشکی  
یا تری کا اعتبار کرنا دوسرے اسکی مقدار کو جان لینا اور اسی پر ہمارا کو دینا اور یہ مقدار کا جاننا دو قسم پر تقسیم کیا جاتا ہے  
اول طیب کو اسکا جاننا ہر کام آتا ہے ایک تو خاص اس دوا کی مقدار دیکھ کر کہ کتنی دی جائے دوسرے  
اسکے اثر کی مقدار دیکھ کر کہ اس اثر پر نظر کر کے جتنی دوا ہو اتنی قدر عمل میں آئے مثلاً ایک دوا تیسرے  
درجے کی عارضہ پس دیکھنا چاہیے کہ مرض کو اس میں سے کتنی سزاوار ہے تیسرے ترتیب وقت کا

السؤال الرابع كم هي الشروط التي تراعى في الجذب الجواب من كليات  
 القانون اربعة الاول مخالفة الجهة كما يجذب من اليه من الى اليسار ومن  
 فوق الى أسفل الثاني مراعات المشاركة كما يختص بالطب بوضع الجسم  
 على الشدين جذبا الى الشريك الثالث مراعات المحاذات كما يفصح  
 في علل الكبد الباسليق الايمن وفي علل الطحال الباسليق الايسر الرابع  
 مراعات التباعد في ذلك كيلا يكون المجذوب ليه قريبا من المجذوب منه  
 السؤال الخامس كم هي الخلال المحوثة الى تركيب الادوية  
 وما مثالها الجواب من الفصول للرازي خمسة - احدها انه ربما كان الدواء  
 الذي ينتفع به من علته ما ويقوى عضوا ما تضرب آخر فيضطر معه الى تركيب  
 ما يمنع من ذلك مثال ذلك اخلاطنا الجندبيد شربا لا فيون كيلا يعظم  
 ضرره الثاني ان يكون الدواء لا يصل الى الموضع الذي يريد فيضطر  
 الى ان يخلط معه ما يوصله اليه كاخلاطنا الافاوية اللطيفة بالطين المحتوم  
 والصمغ عند نفث الدم من الرثية والصدر الثالث ان يكون ادوية  
 نافعة لعلته ما الا ان بعضها النفع من بعض البعض الا بدان والافراج  
 فيريد الطبيب ان يكون عنده دواء يصلح لتلك العلة في اكثر الامور

قانون جاننا یعنی مرض کی ابتدا اور بحران اور انحطاط اور زوال کو پہچاننا اس وقت کے موافق عمل کرے ایسا  
 نہ ہو کہ بے ترتیبی سے ظل چرسے استسوال کتنی شرطیں ہیں جو طے کے کھینچنے میں رعایت کیجاتی ہیں اور اس کا  
 کے نکالنے کی قوت کام آتی ہیں جواب کلیات قانون میں چار لکھی ہیں جو احتیاط کے اختیار کی ہیں پہلی شرط  
 مخالفت جہت کی ہے جو زیادہ تر منہ اور رعایت کی ہے مثلاً جب مرض دہنی طرف پایا جائے تو جذب مادہ  
 بائیں طرف سے کیا جائے اور اگر مادہ اوپر ہو نیچے کی جانب کو مادہ کھینچا جائے دوسری شرط جذب  
 رعایت مشارکت کی ہے یعنی ایک عضو کی دوسرے عضو سے اصلی شرکت کی رعایت کیجاتی ہے چنانچہ جین  
 کے بند کرنے میں سینگیوں پستانوں پر لگاتے ہیں اور چونکہ پتانوں کو رحم سے شرکت ہے تو خون جین کو  
 جو جاری ہے ادھر کو کھینچ لاتی ہیں تیسری شرط یہ ہے کہ اُس طرف طے کو کھینچا جائے جو مریض کے عضو کے  
 مقابل پایا جائے جیسا کہ جگر کی بیماریوں میں داسنے ہاتھ کی ضد باسلیق لیں اور طحال کے امراض میں  
 بائیں ہاتھ کی باسلیق کھولیں چوتھی شرط جذب رعایت دوری ہے اور یہ جڑی ضروری ہے یعنی طے کو  
 دور کی طرف کھینچ لائیں اور عضو قریب کو بچائیں اس واسطے کہ مادہ عضو بعد کی طرف آہستہ آہستہ آئیگا اور عضو  
 قریب پر ایک دفعہ ہی آجائیںگا استسوال دوا کی ترکیب دینے کی طرف کس کس سبب حاجت ہوتی ہے اسکی مثال  
 وجہ کی ضرورت ہوتی ہے جواب فصول رازی میں پانچ امر لکھے ہیں وہ تفصیل سے کہے ہیں ایک تو یہ  
 کہ کبھی ایسی دوا ہوتی ہے کہ کسی مرض کو تو نفع اور کسی عضو کو قوت اور کسی کو ضرر پہنچاتی ہے پس دوا کی ترکیب  
 میں ایسے ضرر کے روکنے کے لیے طبیب کو ناچار یہ پیش آتی ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ہم جندبیدتر کو افیون کے  
 ساتھ ملائے ہیں تا اس کا ضرر جڑہ نہ جائے اور جندبیدتر کا ہفتنا اثر دیکھا رہے وہ ظہور میں آئے دوسرا یہ ہے  
 کہ جب دوا اس جگہ نہ پہنچے کہ جہاں کا ارادہ ہے پس اس وقت میں طبیب کو لازم ہے کہ اُس طرف آمادہ  
 رہے کہ اُس کے ساتھ وہ دوا ملائے جو اسکو اُس جگہ پہنچائے جیسے ادویہ لطیف خوشبودار کو گل اڑنی اور گوند  
 کیساتھ ملائے ہیں تب نفث الدم کے مرض میں صدراور رینہک پہنچاتے ہیں تیسرا یہ ہے کہ بعض دوائیں

ويريد الطبيب ان يكون عنده دوا يصلح ان يستعمله في علل كثيرة  
فيضطر لتركيب ذلك الدوا من ادوية نافعة ليعمل شتى كالترقيق  
مثلا النافع من ادوا شتى الرابع انه ربما احتاج ان يخرج من البدن  
اخلاطا مختلفة فيحتاج ان يركب ذلك الدوا من ادوية كل واحد  
منها يخرج خلطا من الاخلاط مثال ذلك حب جالينوس المعروف  
بالقوقايا المركب من الصبر واسقمونيا وشحم الحنظل وعصارة الالفنتين  
التي مس انه ربما كان الدوا النافع لا يستعمل حتى ينخل بشي آخر  
كالمداسنج وسائر الادوية الحجرية التي لا يمكن ان يستعمل في المراهيم  
حتى ينخل بالادوية الناعمة والخلول وتركب وينذاب مثل الصمغ والشحوم -  
السؤال السادس كم هي اصناف معالجة سور المزاج -

الجواب من كليات القانون ثلثة - احدها ان يكون سور المزاج  
مستحكما فيكون علاجه بالصد على الاطلاق وهذا هو المداواة المطلقة  
الثاني واما ان يكون في حد الكون فاصلاحه مداواة مع التقدم بالحفظ  
بمفعول اسبب اثالث واما ان يريد ان يكون وسيتلج فيه الى منع  
السبب فخط ويسي التقدم بالحفظ -

لہذا ان دواؤں کی ضرورت ہوگی جن میں چند درجہ امراض کے دفع کرنے کی نفعیت ہوگی جیسے تریاق ہے کہ وہ بہت مرضوں کی دوا بالاتفاق ہے چوتھے بعض وقت میں طیب کو مریض کے بدن میں سے اخلاطِ غلطہ کے نکلانے کے واسطے اُس اُس دوا کی حاجت ہوگی جسکو ہر ایک غلطہ کے نکلانے کے لیے خصوصیت ہوگی جیسے جالینوس کی حب ہے کہ جس کا نام قوقایا ہے جسکو صبر اور مقونیا اور حم غفل اور عصارہ فسنین سے ترکیب دیکر بنایا ہے پانچواں یہ ہے اکثر اوقات دوائے نافع استعمال میں نہیں آتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور ایسی چیز سے کہ جس میں گھل سکے ملائی نہیں جاتی جیسے مرداسنگ ہے اور تمام سنگین دوائیں کہ وہ مریضوں میں استعمال نہیں کی جاتیں جب تک کہ وہ کسی مٹم کے تیل یا سرکہ میں نہیں ملائی جاتیں یا گوئد اور چربوں کیساتھ نہیں پگھلائی جاتیں پس طیب اس امر کا بھی ضرور خیال رکھے کہ وہ دوا جو کسی زخم یا درد کو نافع ہے ایسی چیز سے لے کہ جو ضرر نہ کرے۔ **سوال** سورمزاج یعنی مزاج کے بگڑ جانے کے علاج کی صورتیں ہیں اور ان علاجوں میں طیب کو کیا کیا ضرورتیں ہیں **جواب** کلیات قانون میں تین صورتیں لکھی ہیں اور تفصیل سے بیان کی ہیں ایک یہ کہ سورمزاج مستحکم ہو جائے پس علاج اُس کا مطلق اسکی ضد کے ساتھ عمل میں آئے یعنی گرم مرض میں سرد دوا دے اور سرد میں گرم تجویز کرے۔ یہ جو لکھا گیا ہے مطلق علاج ہر مرض کا ہے دوسری یہ ہے کہ سورمزاج پیدا ہونے کی حد میں آگیا۔ یعنی تازہ پیدا ہوا ہو اور بالکل نہ جا ہو پس علاج اُس کا یہ ہے کہ وہی علاج بالضد کیا کریں اور علاج سے اول اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ رہا ہے تاکہ مزاج اصلاح پر آتا جائے اور اُس سبب کے نہ روکنے سے بڑھتا نہ جائے۔

**تیسری** یہ ہے کہ مزاج بگڑ جانے کا ارادہ ہو یعنی ابھی نہ بگڑا ہو لیکن آمادہ ہو۔ اُس صورت میں پہلے سے اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ علاج تقدم بالمحفظ نام پاتا ہے یعنی پہلے ہی سے ایسی چیزوں سے بچائے جس سے کوئی مرض پیش آئے۔

السؤال السابع - كم هي الاشياء التي تدل على صواب الحكم في الاستنفارغ  
الجواب من كليات القانون عشرة الامثلة - والقوة - والمزاج  
والاعراض الملائمة - والسحنة والسن - والفصل - وحال الهوار والبلد  
وعادة الاستنفارغ - والصناعة -

السؤال الثامن - كم هي الامور التي تقصد في كل استنفارغ  
الجواب من كليات القانون خمسة احدها استنفارغ ما يجب استنفارغه  
وليعقبه الاحالة راحة

الثنائي تامل جهة ميله كالغشيان نقي بالفتى والمغص بالاسهال -  
الثالث عضو يخرج من جهة ميله كالبا سلق الامين لعل الكبد لا يقفل  
الامين فانه ان خطى في هذا فربما جلب خطرا وينبغي ان يكون عضو المخرج  
اخص للامتيل المادة الى ما هو اشرف ويجب ان يكون مخرج  
منه طبعيا كاعضاء البول لحدثة الكبد والامعاء لتقصيره وربما كان  
العضو الذي يندفع منه هو العضو الذي يجب ان يستفرغ منه لئلا يهلك به علة  
فيحتاج ان يمال الى غيره -

الرابع وقت استنفارغه وجالينوس يحرم القول بان الامراض

**سوال** وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے مادے کے نکلنے میں طبیب کی رے اچھی کبھی جاتی ہے اور بد سیراسکی خد کے فضل سے بشرط حیاتِ درست اور درست بھی آتی ہے **جواب** قانون کے کلیات میں شیخ نے لکھا ہے کہ وہ وہاں چیزیں ہیں جن میں استفرغ مفید ہوتا ہے ایک نوا متلا رہے یعنی بدن کا مادے سے بھرا ہونا پس طبیب پہلے بدن میں امتلا دیکھے اگر وہ توفیق کرے دوسری مریض کی قوت دیکھی جائے تا اس کے موافق استفرغ مانے کا عمل میں آئے تیسری مریض کے مزاج کو دیکھے تاکہ اس کے مطابق استفرغ کرے چوتھی بیماریاں بھی اس استفرغ کے مناسب ہوں جو طبیب نے تجویز کیا ہوں نہ یہ کہ استفرغ اس بیماری کے ساتھ علاقہ نہ رکھتا ہو یا پانچویں بدن کی لانگوں اور فہرہی دیکھے تا اس کے مطابق چلے چھٹی سن سال مریض کا ہے کہ کس سن میں تفتیہ رو نہ ہے اور کب ناروا ہے۔

ساتویں فصل کو دیکھے کہ کونسی فصل ہے اور مزاج فصل کا کیا ہے آٹھویں اور شہری جگر دیکھا ضروری ہوتا ہے تا معلوم ہو کہ طبیب کس وقت اور کس موسم میں استفرغ تجویز کیا ہے اور اس موسم میں وہ تفتیہ ہو گیا جاتا ہے اچھا ہے یا بُرا ہے اور جس شہر میں مریض رہتا ہے طبیب کو لازم ہے کہ اس شہر کی کیفیت بھی دیکھے کہ کسی ہے اور کیا چیزیں اس ہاتھ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یا مریض کو استفرغ کی عادت ہے و سوس چتر صنعت ہے کہ بیمار کا کیا پیشہ اور عادت ہے۔ **سوال** وہ کتنے امر ہیں جو ہر استفرغ میں قصہ کیے جاتے ہیں اور مریض میں کام آتے ہیں **جواب** کلیات قانون میں وہ پنج امر معدود ہیں جو استفرغ میں مقصود ہیں ایک یہ کہ وہی مادہ نکالا جائے جس کے نکلنے کی ضرورت ہو اور بعد اس کے نکلنے کے مریض کو راحت ہو دوسرے یہ ہے کہ مادے کے میلان میں تامل کیا جائے جہر کو مادہ مائل ہو دوسرے نکالا جائے مثلاً اگر کسی مریض کو متلی ہو تو تے کر لے اور اگر اسے عین چھین ہو تو پھل دیا جائے تیسرے اس عضو کو دیکھے جہر مادہ مائل ہے کہ کونسا عضو استفرغ کے قابل ہے جیسے جگر کی بیماریوں کی دوسرے دہانے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے اور دہانے سر اور کی ضد عمل میں نہیں آتی پس اگر طبیب اس امر میں خطا کر جائیگا تو خطر اٹھائیگا اور مضر اور یہ ہے کہ وہ عضو جس کی راہ سے مادہ نکالا جائے وہ کمتر تہ میں ہو گا مادہ عضو اشرن کی جانب نہ آئے اور واجب کہ جس عضو کی راہ سے مادہ نکلے وہ راہ اس طے کا خنجر طبعی ہو یعنی ہوا

المزمن منتظر فيها النضج وقبل الاستفراغ وبعد الاستفراغ يجب  
ان يبقى من اللطافات واما في الامراض الحادة فالاصوب ايضا انتظار  
النضج وخصوصا ان كانت ساكنة واما ان كانت متحركة فالمباودة الى  
استفراغ المادة اولى اذ ضرر حركتها اكثر من ضرر استفراغها  
قبل نضجها وخصوصا اذا كانت الاخلاط رقيقة وخصوصا اذا كانت في  
تجاويف العروق غير مدخلة للاعضاء واما اذا كان الحلط محصورا في  
عضو فلا تحرك البتة حتى ينضج ويحصل له القوام المعتدل.

الحاشي تقدير ما يستفراغ وهذا يحصل من النظر في كمية المادة و  
من النظر في القوة ومن النظر في الاعراض التي تختلف بعد  
الاستفراغ فانها ان كان فيها عرض يتبعه استفراغ نقص مما يراو  
استفراغها بقدر ما يقدر ان ذلك العرض الذي يتبعه استفراغ يستد  
كما يفعل في التشنج الامتلائي.

السؤال التاسع - اذا اجتمعت امراض فباي المعالجات ينبغي  
الجواب من الكليات يمدى بما يخصه احدا الخواص الثلث - احدها  
بالذي للبر الثاني دون بده مثل الورم ولتبره اذا اجتمعافانا نعالج



رسم صورت میں اور کسی عضو کو طرف پیچھے نہ کی حاجت ہوتی ہے چوتھا یہ ہے کہ تنفرغ کی وقت کو کبھی دیکھ کر تب تنفرغ کرے چنانچہ جالینوس قصصی کہتا ہے کہ کہنہ مرضوں میں اتنا انتظار کیا جائے کہ دو بخاریں نکل جائیں اور تب تنفرغ کرے اور نیز بعد اسکے لطیف کرنے والی دوائیں پلائی جائیں تا آن دو ان کے سبب سے مادہ لطیف ہو جائے اور نیز غصہ میں بھی انتظار نفع کا بہت اچھا ہے خصوصاً جس صورت میں کہ مادہ ٹھیکر ہو اسے اور اگر مادہ حرکت میں ہے تب تنفرغ میں لیرہی کرنی، ولی ہے اس مسئلے کہ اس بلے کا جو حرکت کرتا ہو ضرر بہت سوایے اس سے جو تنفرغ قبل از نفع ہو نہ پائے خصوصاً جس وقت کہ خلط پتلہ ہوا و رنگوں کے اندر جھبڑا ہوا و عصارے میں خلل نہ رکھتا ہو لیکن جب خلط کسی عضو میں گھرا ہو اس کا حرکت میچائے جب تک کہ وہ پک کر قوم معتدل نہ پائے پانچواں اندازہ کرنا اس مادے کا ہے جو کالاجا ہے تا اسی اندازے کے مطابق تنفرغ کا میں لے اور یہ اندازہ تین صورت سے کیا جاتا ہے تب تنفرغ نفع پہنچا ہے (ایک) یہ ہے کہ مادے کی مقدار کو دیکھیں تا اسے مقدار تنفرغ کریں (دوسری) مریض کی قوت پر نظر رکھیں تا قوت کے مطابق باہر نکالیں (تیسری) ان عارضوں کو دیکھیں جو بعد تنفرغ پیدا ہوں اس واسطے کہ اگر وہ مادہ ایسا ہو کہ جسکے نکالنے کے بعد کوئی عارضہ ایسا پیدا ہو کہ پھر دوبارہ تنفرغ کرنا ہو تو اسے مقدار تنفرغ کریں جس سے دوسرے تنفرغ میں کام پورا ہو اگرچہ بالفعل تنفرغ اودھرا ہو جیسا کہ تشنج امثالی میں کیا جاتا ہو جس میں دوبارہ تنفرغ عمل میں آتا ہے یعنی پہلے امثلا کے لیے تنفرغ کیا کرتے ہیں اور پھر اگر تشنج پیدا ہوتا ہے تو دوبارہ بھی مادہ لیا کرتے ہیں

**شوال**۔ جب کئی مرض اکٹھے ہو جائیں۔ اول کس کا علاج عمل میں لائیں۔

**جواب** کلیات قانون میں لکھا ہے اور شیخ نے یوں کہا ہے کہ ہم پہلے اس مرض کا علاج کریں گے جس میں عین خاصیتوں میں سے ایک چیز دیکھیں گے۔

(ایک) تو یہ ہے کہ وہ مرض ایسا ہو کہ جب تک وہ بجائے دوسرا نہ اچھا ہو مثلاً اگر ورم زخم سے باہم ہے تو ہم کو علاج ورم کا اہم ہے۔

الورم او الاحتى نزول المزاج الذى يصحبه لا يمكن ان يبرأ معه القرحه ثم  
 نعالج القرحه الثاني ان يكون احدهما هو السبب فى الثانى مثل انه اذا  
 عرضت سدة وحكى عالجتا السدة ولا ثم الحمى ولم نبال من الحمى ان اتجنا  
 الى ان نفتح السدة بما فيه شئ من التسخين ونعالج السبل بالمحفقات والانبالى  
 بالحمى لان الحمى يستحيل ان تسرول وسببها باقى وعلاجهما التجفيف و  
 هو يضر بالحمى - الثالث ان يكون احدهما شديدا ما كما لو اجتمع سوخس  
 وفالج فانا نعالج سوخس بالتطفيته والقصد ولا نلتفت الى الفالج واما  
 اذا اجتمع المرض والعرض فانا نبتدى بعلاج المرض الا ان يغلب  
 العرض ولا يلتفت للمرض كما يسقى المخدرات فى القولنج الشديد الوجع  
 اذا صعب وان كان نفس القولنج -

السؤال العاشر - كم هي منافع السكنجين -

الجواب من تجارب ابن المدور نقله من مقالة جنين فى السكنجين وهي  
 ثمان وثمانون منفعة الاول انه يبرد المزاج المائل الى الحرارة المفرطة  
 ويعيد له تطفيته تلك الحرارة وتهديته لها - الثاني انه يحلج البدن البارد  
 اذا شرب صرفا - الثالث انه يرطب البدن اليابس اذا شرب بمزاج

تاکہ وہ مزاج جو دم کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور بدون اُس کے زخم کا اچھا ہونا معلوم نہیں ہو سکتا دو روز ہو جائے  
بعد ازاں زخم کا علاج کریں گے تا وہ زخم آسانی کے ساتھ شفا پائے (دوسری) یہ ہے کہ ایک مرض کے سبب دوسرا  
مرض پیدا ہو پس پہلے اُس کا علاج کریں گے جو پہلے ہوا ہو جیسا کہ کوئی سردے اور تپ میں مبتلا ہوا و سردے ہی سے  
تپ کا ہوا ہو تو پہلے سردے کے علاج سے ابتدا کریں گے اور بعد اُس کے تپ کی دوا کریں گے پس ہم تپ سے ٹھیکے  
اور سردے کو دوائے گرم سے کھولیں گے اور علاج کیا جاتا ہے سل کا خشک کرنے والی دوائوں سے اور تپ سے  
ٹھیکے کے اس واسطے کہ تپ کا جانا جب تک کہ سل بخارے محال ہے کیونکہ سل کا علاج اُس کا خشک کرنا ہے اور  
اس میں تپ کے ضرر کا خیال ہے (تیسری) یہ ہے کہ ایک مرض ایسا ہو کہ جس میں دوسرے کی نسبت اہتمام  
جزا ہو جیسا کہ اگر سونوخ اور فالج ایک وقت میں جمع ہونگے تو ہم پہلے سونوخ کا علاج کریں گے اور دوائیں حرارت کے  
بجھانکی دینگے اور مریض کی قصد کریں گے اور فالج کی طرف کچھ التفات بھی نہ ہوگا جب تک مریض سونوخ سے بری نہ ہوگا  
اور جب مرض اور عرض دونوں جمع دیکھیں گے تو اول مرض کی دوا کریں گے مگر جب عرض غالب پایا جائیگا تو پہلے ہی کا  
علاج کیا جائیگا اور مرض کی طرف توجہ بھی نہ ہوگی جب تک عرض سے شفا کھلی نہ ہوگی جیسا کہ سن کرنے والی دوائیں  
اُس قوت میں جس میں سخت درد ہو پہلے پلائیں گے جب تک کہ درد سے جو قوت لُج کے سبب عارض ہوا ہے  
فرصت نہ پائیں گے اس واسطے کہ وہ درد سخت اور برا ہے اگرچہ قوت لُج کے سبب سے ہوا ہے۔

**سوال** سکنجین کے منافع بتاؤ کتنے ہیں مفصل بیان کرو جتنے ہیں۔

**جواب** اپنی کتاب تجارب میں ابن المدور نے مقالہ جنین سے جو سکنجین کے باب میں ہے اٹھاسی قافہ  
لکھے ہیں اور اس تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ (۱) یہ کہ اُس مزاج کو جو بہت حرارت کی طرف مائل ہو سرد بناتی  
نہے اور اُس حرارت کو جو مغرطہ ہے بھاتی ہے تاکہ مزاج معتدل ہو جائے اور صاحب مزاج آرام پائے۔  
(۲) یہ ہے کہ اگر خالص پی جائے تو سرد بدن کو گرم کرے۔

(۳) یہ ہے کہ اگر تین حصے پانی میں ایک حصہ ملے خشک بدن کو تر کرے۔

كثير يكون هو الربع والمائة ثلثة اربع - الرابع انه يخفف البدن الرطب  
بتقطيعه الطوباب واحد ارباس من البدن ونقصها الى خارج اذا شرب صرفا  
وخاصة اذا شرب صرفا سخنا الحامس انه ينفع من الغب الدائرة -

السادس انه ينفع من الغب الدائمة السابع انه ينفع من حمى الربع النابتة  
الثامن انه ينفع من حمى الدق التاسع انه ينفع من الحمى المواظبة الدائمة  
العاشر انه ينفع من الحمى المواظبة النابتة الحادي عشر ينفع من الحمى المطبقة  
المعروفة بسونوس وهي الدمية الثانية في عشر ينفع من الحمى الحقة الثالثة  
عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى بلغم وحمى غب دائمة الرابع عشر ينفع من  
حمى مركبة من حمى بلغمية دائمة وحمى بلغمية نابتة الخامس عشر ينفع من حمى مركبة  
من غب دائمة وغب نابتة السادس عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى بلغم  
دائمة وغب نابتة وهي شط الغب السابع عشر ينفع من الحمى الربع  
الثامن عشر ينفع من تركيب غب نابتة وحمى ربع التاسع عشر ينفع  
من تركيب حمى ربع نابتة وربع دائمة العشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع نابتة  
الحادي والعشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع نابتة الثاني والعشرون ينفع  
من تركيب حمى غب نابتة وربع دائمة الثالث والعشرون ينفع من تركيب حمى غب نابتة

(۱۲) یہ ہے کہ تریدن کو خشک کرے اور طوبت کو کاٹ کر باہر ڈالے خصوصاً صرف اگر نیکوم استعمال میں آئے۔

زہری غب دائر کو نفع دیتی ہے۔ (۳) غب دائی کو۔ (۴) تپ ریح نائبہ کو

(۵) تپ وق کو۔

(۶) تپ مواظبہ نائبہ کو۔

(۷) تپ مواظبہ دائمہ کو۔

(۸) تپ مغنہ کو جو سونو ض کھلاتی ہے اور وہ تپ دموئی ہے۔

(۹) تپ عرقہ کو۔

(۱۰) اس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی اور تپ غب دائی سے۔

(۱۱) اس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی دائم اور بلعنی نائبہ سے

(۱۲) اس تپ کو جو مرکب ہو غب دائی اور غب نائبہ سے۔

(۱۳) اس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی دائمہ اور غب نائبہ سے جبکہ وشر الغب کہتے ہیں۔

(۱۴) محلی ریح یعنی چٹیا بنجار کو نافع ہے

(۱۵) اس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور تپ ریح سے۔

(۱۶) اس تپ کو جو مرکب ہو تپ ریح نائبہ اور ریح دائی سے۔

(۱۷) اس تپ کو جو مرکب ہو تپ غب دائمہ اور ریح دائمہ سے۔

(۱۸) اس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمہ اور ریح نائبہ سے۔

(۱۹) اس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور ریح دائمہ سے۔

(۲۰) اس تپ کو جو تپ غب ذات القمرات کی ترکیب سے ہو۔

الرابع والعشرون<sup>٢٢</sup> ينفع من تركيب بلغمية ذات فقرات وغب ذات فقرات  
 الخامس والعشرون<sup>٢٣</sup> ينفع من تركيب حمى وائمة ورج ذات فقرات السادس<sup>٢٤</sup>  
 والعشرون<sup>٢٥</sup> ينفع من حمى عفونة الاخطا باسرها ويملأها ويحلبها بالسابع والعشرون<sup>٢٦</sup>  
 ينفع من حمى الدق التي يكون حدوثها في الاعصار الرطبة الموجودة في نفس  
 الاعصار الاصلية الباطنة الثامن<sup>٢٧</sup> والعشرون<sup>٢٨</sup> ينفع من حمى الدق التي يكون  
 حدوثها في الاعصار الرطبة التاسع<sup>٢٩</sup> والعشرون<sup>٣٠</sup> ينفع من حمى الدق التي يكون  
 حدوثها في الرطوبة الموجودة في نفس الاعصار الاصلية الثلثون<sup>٣١</sup> ينفع من حمى  
 يوم الحادثة عن التعب الحادى<sup>٣٢</sup> والثلثون<sup>٣٣</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة عن السكر  
 الثاني<sup>٣٤</sup> والثلثون<sup>٣٥</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة عن التخمث من غير اسهال الثالث<sup>٣٦</sup>  
 والثلثون<sup>٣٧</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة عن سبب الشدة الرابع<sup>٣٨</sup> والثلثون<sup>٣٩</sup> ينفع  
 من حمى يوم الحادثة عن احتراق الشمس وشدة السموم الصيفية الخامس<sup>٤٠</sup> والثلثون<sup>٤١</sup>  
 ينفع من حمى يوم عن تكاثف ظاهر البدن كما يحدث بمن يستحم بماء الشب  
 السادس<sup>٤٢</sup> والثلثون<sup>٤٣</sup> ينفع من الحمى الحادثة عن الارق الحادث بسبب الحزن  
 السابع<sup>٤٤</sup> والثلثون<sup>٤٥</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة من الهم والنغم الثامن<sup>٤٦</sup> والثلثون<sup>٤٧</sup>  
 ينفع من حمى يوم الحادثة عن السهر الذي لا يعرف له سبب التاسع<sup>٤٨</sup> والثلثون<sup>٤٩</sup>

(۲۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی ذات العشرت سے۔

(۲۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ دایمی اور ربیع ذات العشرت سے۔

(۲۶) اُس تپ کو جو تمام اخلاط کی صفونت سے ہو بالکل نفع دیتی ہے اور ان اخلاط کو تحلیل بھی کرتی ہے اور صاف بھی کرتی ہے۔

(۲۷) اُس تپ دق کو جو اعضائے طب میں پیدا ہوتی ہے وہ جو اعضائے اصلیمہ باطنیہ میں موجزن ہوا کرتی ہے۔

(۲۸) اُس دق کو جو اعضائے طب میں حادث ہوتی ہے۔

(۲۹) اُس دق کو جو نفیس اعضائے اصلیمہ کی رطوبات موجودہ میں حادث ہوا کرتی ہے۔

(۳۰) اُس حلی یوم کو جو تعب سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱) اُس حلی یوم کو جو نشے کے استعمال سے ہو۔

(۳۲) اُس حلی یوم کو جو تخمہ سے ہو بغیر اسہال کے۔

(۳۳) اُس حلی یوم کو جو شدید سردی سے ہو۔

(۳۴) اُس حلی یوم کو جو دھوپ کی گرمی سے یا بادِ مسموم یعنی لُؤ سے پیدا ہو۔

(۳۵) اُس حلی یوم کو جو ظاہر بدن کے تکاثف سے پیدا ہو جیسا کہ پھٹکری کے پانی کے نہانے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۶) اُس تپ کو جو سبب بیداری کے جو باعثِ حزن و اندوہ کے ہو۔

(۳۷) اُس حلی یوم کو جو بے غم سے ہوتی ہو۔

(۳۸) اُس تپ کو جو اس بیداری سے پیدا ہو جس بیداری کا سبب معلوم نہ ہو۔

ينفع من شتى يوم الحادثة معاشق<sup>١</sup> او من كحلهم<sup>٢</sup> او من كحلهم<sup>٣</sup> او من كحلهم<sup>٤</sup> او من كحلهم<sup>٥</sup> او من كحلهم<sup>٦</sup> او من كحلهم<sup>٧</sup> او من كحلهم<sup>٨</sup> او من كحلهم<sup>٩</sup> او من كحلهم<sup>١٠</sup> او من كحلهم<sup>١١</sup> او من كحلهم<sup>١٢</sup> او من كحلهم<sup>١٣</sup> او من كحلهم<sup>١٤</sup> او من كحلهم<sup>١٥</sup> او من كحلهم<sup>١٦</sup> او من كحلهم<sup>١٧</sup> او من كحلهم<sup>١٨</sup> او من كحلهم<sup>١٩</sup> او من كحلهم<sup>٢٠</sup> او من كحلهم<sup>٢١</sup> او من كحلهم<sup>٢٢</sup> او من كحلهم<sup>٢٣</sup> او من كحلهم<sup>٢٤</sup> او من كحلهم<sup>٢٥</sup> او من كحلهم<sup>٢٦</sup> او من كحلهم<sup>٢٧</sup> او من كحلهم<sup>٢٨</sup> او من كحلهم<sup>٢٩</sup> او من كحلهم<sup>٣٠</sup> او من كحلهم<sup>٣١</sup> او من كحلهم<sup>٣٢</sup> او من كحلهم<sup>٣٣</sup> او من كحلهم<sup>٣٤</sup> او من كحلهم<sup>٣٥</sup> او من كحلهم<sup>٣٦</sup> او من كحلهم<sup>٣٧</sup> او من كحلهم<sup>٣٨</sup> او من كحلهم<sup>٣٩</sup> او من كحلهم<sup>٤٠</sup> او من كحلهم<sup>٤١</sup> او من كحلهم<sup>٤٢</sup> او من كحلهم<sup>٤٣</sup> او من كحلهم<sup>٤٤</sup> او من كحلهم<sup>٤٥</sup> او من كحلهم<sup>٤٦</sup> او من كحلهم<sup>٤٧</sup> او من كحلهم<sup>٤٨</sup> او من كحلهم<sup>٤٩</sup> او من كحلهم<sup>٥٠</sup> او من كحلهم<sup>٥١</sup> او من كحلهم<sup>٥٢</sup> او من كحلهم<sup>٥٣</sup> او من كحلهم<sup>٥٤</sup> او من كحلهم<sup>٥٥</sup> او من كحلهم<sup>٥٦</sup> او من كحلهم<sup>٥٧</sup> او من كحلهم<sup>٥٨</sup> او من كحلهم<sup>٥٩</sup> او من كحلهم<sup>٦٠</sup> او من كحلهم<sup>٦١</sup> او من كحلهم<sup>٦٢</sup> او من كحلهم<sup>٦٣</sup> او من كحلهم<sup>٦٤</sup> او من كحلهم<sup>٦٥</sup> او من كحلهم<sup>٦٦</sup> او من كحلهم<sup>٦٧</sup> او من كحلهم<sup>٦٨</sup> او من كحلهم<sup>٦٩</sup> او من كحلهم<sup>٧٠</sup> او من كحلهم<sup>٧١</sup> او من كحلهم<sup>٧٢</sup> او من كحلهم<sup>٧٣</sup> او من كحلهم<sup>٧٤</sup> او من كحلهم<sup>٧٥</sup> او من كحلهم<sup>٧٦</sup> او من كحلهم<sup>٧٧</sup> او من كحلهم<sup>٧٨</sup> او من كحلهم<sup>٧٩</sup> او من كحلهم<sup>٨٠</sup> او من كحلهم<sup>٨١</sup> او من كحلهم<sup>٨٢</sup> او من كحلهم<sup>٨٣</sup> او من كحلهم<sup>٨٤</sup> او من كحلهم<sup>٨٥</sup> او من كحلهم<sup>٨٦</sup> او من كحلهم<sup>٨٧</sup> او من كحلهم<sup>٨٨</sup> او من كحلهم<sup>٨٩</sup> او من كحلهم<sup>٩٠</sup> او من كحلهم<sup>٩١</sup> او من كحلهم<sup>٩٢</sup> او من كحلهم<sup>٩٣</sup> او من كحلهم<sup>٩٤</sup> او من كحلهم<sup>٩٥</sup> او من كحلهم<sup>٩٦</sup> او من كحلهم<sup>٩٧</sup> او من كحلهم<sup>٩٨</sup> او من كحلهم<sup>٩٩</sup> او من كحلهم<sup>١٠٠</sup>



(۴۹) اُس غشی کو جو کسی عاشق کو موبو جائے یا کسی کلام آزار رساں یا بیہودہ یا جُدائی کے سخن سے چڑھ جائے۔

(۴۰) اُن تمام حیات کو جو طلاء کے باعث ہوں۔

(۴۱) اُس غشی کو جو امتلا کے سبب عارض ہوا و سب طبقات کو بند کرے۔

(۴۲) اُس غشی کو جو سور مزاج سے پیدا ہوئی ہو۔

(۴۳) اُس غشی کو جو کسی درد کے سبب ہو۔

(۴۴) اختناق الرحم کو نفع دیتی ہے۔

(۴۵) سکتے اور بیہوشی کو جب کہ اُس سے ہی، غرغرو کرے اور یا رنج میقرا سے ملا کر حلق پرے۔

(۴۶) اُس نفع کو جو معدے میں حادث ہو۔

(۴۷) اُس غشی کو جو تپ کی ذبت سے پہلے ہو۔

(۴۸) برسام کو۔

(۴۹) برسام کو۔

یعنی دم سینہ کو ۱۲

(۵۰) ذات الجنب کو۔

درد پہلو کو ۱۲

(۵۱) ذات الریہ کو۔

پھیپھڑے کے درد کو ۱۲

(۵۲) اُس درد کو جو صوب سے ہوا ہو۔

(۵۳) اُس درد کو جو اُن ریح سے عارض ہو جو ریح سور مزاج حار غیظ بالمادہ سے پیدا ہوئی ہیں۔

(۵۴) اُس درد کو جو سور مزاج بار غیظ بالمادہ سے ہو۔

(۵۵) اُس درد کو جو سرد ہواؤں سے ہوا ہو۔

(۵۶) اُس درد کو جو شراب پینے سے یا نشے کے اُتر جانے سے ہوا ہو۔

(۵۷) سرد و وار کو۔ (۵۸) اُس درد کو جو غم معدے کے درد سے ہو۔

والخمسون ينفع من الشقيقة المزمنة والحادة <sup>٦١</sup>ستون ينفع من قرنيطس الحادى و  
ستون ينفع من ألم الدماغ من الخلط المحسرق والسوداوى الثانى و  
ستون ينفع من الاختلاج اذا كان صرفا <sup>٦٢</sup>الثلاث وستون ينفع من السد  
الحادة فى عروق التى بين الكبد والمرارة <sup>٦٣</sup>الرابع وستون يفتح المجارى  
التى بين الكبد والمرارة <sup>٦٤</sup>الخامس وستون يفتح المجارى التى بين الكبد والطحال  
<sup>٦٥</sup>السادس وستون يفتح المجارى التى بين المعدة والمرارة <sup>٦٦</sup>السابع وستون  
ينفع من انواع الاستسقا خصوصا الحمى <sup>٦٧</sup>الثامن وستون يفتت حصاة الكلى  
اذا شرب صرفا مع رما والعقارب <sup>٦٨</sup>التاسع وستون يفتت حصاة الكلى اذا شرب  
<sup>٦٩</sup>اسبغون ينفع من الماشرا الحادى واسبغون ينفع من الدما ميل العارضة  
فى البدن <sup>٧٠</sup>الثانى واسبغون من البثور والقروح وخاصة فى المفاصل <sup>٧١</sup>الثالث  
واسبغون من اوجاع المفاصل التى تكون من المواد الحارة <sup>٧٢</sup>الرابع واسبغون  
يطلع ابلغم اللنج الذى هو يلبس نخل المعدة ويجدره <sup>٧٣</sup>الخامس واسبغون  
يسهل المرة الصفراء اذا كثرت فى المعدة وطال مقامها <sup>٧٤</sup>السادس واسبغون  
ينفع من حبس الحاد والاكال <sup>٧٥</sup>السابع واسبغون ينفع منفعة عجيبه من حدة  
الدم ويكسبها <sup>٧٦</sup>الثامن واسبغون يفتح السد الحادة فى مجارى الطحال <sup>٧٧</sup>التاسع

(۵۹) درد شقیقہ کہنہ اور عاود کو۔

(۶۰) کھرا نیٹس کو۔

(۶۱) دماغ کے اس درد کو جو خلط سوختہ سوداوی سے ہوا ہو۔

(۶۲) صرف اختلاج کو۔

(۶۳) ان سدون کو جو جگر اور پتے کے درمیان کی رگوں میں ہوں۔

(۶۴) ان مجاری کو کھولتی ہے جو جگر اور پتے کے درمیان ہیں

(۶۵) ان مجاری کو جو جگر اور طحال کے درمیان ہیں۔

(۶۶) ان مجاری کو جو معدے اور رازہ کے درمیان ہیں۔

(۶۷) استسقا کی تمام انواع کو مفید ہے خصوصاً استسقاے لمی کو۔

(۶۸) گردے کی پتھری کو توڑتی ہے اگر صرف پی جاوے خاکستر خضر کے ہمراہ۔

(۶۹) انھیں پتھریوں کو سبجین خالص بھی توڑتی ہے۔

(۷۰) ماسٹر کو بھی نفع دیتی ہے۔

(۷۱) بآن و نبلوں کو بھی فائدہ کرتی ہے جو بدن میں پیدا ہوں۔

(۷۲) بثور اور قروح کو بھی نفع بخشی ہے خصوصاً جب مفاصل پر ہوں۔

(۷۳) اوجاع مفاصل کو جو گرم مواد سے ہوں نفع دیتی ہے۔

(۷۴) اس بلغم راج کو جو معدے کے اندر چپک گیا ہو اکھیڑتی ہے اور اس کو نکالتی ہے۔

(۷۵) صفرے خالص کو نکالتی ہے جب معدے میں زیادہ رہا ہو اور مدت تک وہیں ٹھیرا ہو۔

(۷۶) تیز خارش کو بھی فائدہ کرتی ہے (۷۷) خون کی تیزی کو عجیب نفع پہنچاتی ہے اور تسکین کرتی ہے۔

(۷۸) ان سدون کو کھولتی ہے جو مجاری طحال میں پیدا ہوں۔

واسبعون نفع اورام الكبد الثمانون نفع الخفقان العارض في القواد  
الحادى والثمانون يجدر لمرار الاسود لمحقن بالمعدة الثانية والثمانون نفع  
من الجدرى الثالث والثمانون نفع من الحصبة الرابع والثمانون نفع من  
قروح الشانه الخامس والثمانون نفع من سور التنفس السادس والثمانون  
نفع من انتصاب التنفس السابع والثمانون يجدر الطمث اذا تشوش انحراره  
في اوقاته الثامن والثمانون نفع سيل الرحم الى الجوانب

**والمناخرون** زادوا على هذا وقالوا نفع التخمث والامتلاء والحمى الباطنية  
والهضمة والبواسير الرخى وتحفظ الصحة ويمنع اجتماع مواد ويزول العفوة  
ويلطف الخلط الغليظ ويغليظ الرقيق وتبقى المعدة لطيفة والحرارة وثقى الخلط الغليظ و  
يسكن غليان الدم ويذلل البول ويرطب الكام والخلق ويجدر الرطوبات  
اللزجة من مجارى النفس والاضلاع ويسكن العطش ويمنع استحالة  
الشربات الى اصفرار و<sup>١٤</sup>تصلح كفيات غريبة ويحلل المعدة و<sup>١٥</sup>يقوى الشهوة وقال  
جالينوس سكجنين السفرجل تقويا بالزنجبيل نفع جميع علل المعدة وفي حالة  
الزكام وانزله وخشونة الصدر نفع سكجنين قليل المحوضة بمصحوب  
اللعبات ويسهل التقي وقال الشيخ فان وجدت في الاول تقي فيقي يصنع

(۷۹) تمام ادرام جگر کو ناف تک (۸۰) اُس خفقان کو جودل کو عارض ہوا ہو سو مند ہے (۸۱) اُس صفر سے سیاہ کو نکالتی ہے جو مایہ کے اندر گھٹا ہوا ہو (۸۲) جدی کو ناف ہے (۸۳) حسبہ کو بھی ناف ہے (۸۴) قرح منانے کو بھی مفید ہے (۸۵) سوخنس کو ناف ہے (۸۶) انتصاب النفس کو بھی دافع ہے (۸۷) حین کو بھی جاری کرتی ہے اگر مختلف اوقات میں آتا ہو (۸۸) جم کو جو جانب کو میں رکھتا ہوں نفع دیتی ہے یعنی میلان الرحم کو اچھا کر دیتی ہے۔ **متاخرین** نے ان منافع پر اور بھی بڑھا دیں چنانچہ تفصیل ذیل وہ سب اس طرح سے فرمائے ہیں (اول) یہ کہ سکنجبین غمہ اور اشتہار کو نفع پہنچاتی ہے (دوسرے) یہ کہ تپ و بانی میں بھی فائدہ پہنچاتی ہے (تیسرے) یہ کہ پیضے اور فوسیر یحی کو بھی نفع رساں ہے (چوتھے) یہ کہ تندرست کی صحت کی نگہبان ہے (پانچویں) یہ کہ مواد کے جمع ہونے کی مان ہے (سپٹھے) یہ کہ خلط عضن کی عفونت کی دافع ہے (ساتویں) یہ کہ گاڑھے خلط کو پتلا کرتی ہے اور پتے خلط کو گاڑھا کرتی ہے (آٹھویں) یہ کہ معدے کو مادے سے پاک و مصفٰی کرتی ہے (نویں) یہ کہ حرارت منفو کو بجھا کر ٹھنڈا کرتی ہے (دسویں) یہ کہ گاڑھے خلط کا تفسیہ کیا کرتی ہے (گیارہویں) یہ کہ خون کے جوش کو تسکین یا کرتی ہے (دوبارہویں) بند پیٹاب کو رواں کرتی ہے (تیرہویں) حلق اور تال کو تری و دیکر تروباں کرتی ہے (چودھویں) یہ کہ چمکیتی ہوئی رطوبتوں کو سانس کے رستوں سے اور پسلیوں سے ہٹاتی ہے (پندرہویں) پیاس کی شدت کو تسکین پہنچاتی ہے (سولہویں) مشروبات کو صفر ابر بنانے سے روکا کرتی ہے (سترہویں) کیفیت غریبہ کو جو مزاج یا بدن میں پیدا ہوں اصلاح کیا کرتی ہے (اٹھارہویں) معدے کو جلا کرتی ہے۔ (انیسویں) شہا کو قوت دیا کرتی ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ سکنجبین سفر علی جوز خعیل کے ساتھ مقوی کی ہوئی ہو معدے کی سب بیماریوں کو نفع پہنچاتی ہے اور زکام و نزلا اور سیعہ ہکڑا ہانیکا و سکنجبین کم ترش ہمراہ لعابات کے فائدہ پہنچاتی ہے (ہیسویں) سکنجبین تھے کو آسانی سے لاتی ہے یعنی اس کے سبب سے تھے جلد ہی آجاتی ہے اور شیخ الرئیس نے یوں فرمایا ہے کہ اگر اول ہی سے تھے ہائی جائے تو اس چیز سے تھے کو لائی جلائے

امروا ليس فيه مخالفة للمعتاد مثل السكنجيين بالمار الحار وفي حالة الغشيان المقوى بالنعناع او بارسا السفرجل وينفع اليرقان خصوصا الهند باسى و السكنجيين المنعفى بان يطرح اوزان المنع فى اثنا الطبخ يقوى المعدة ويرفع الغشيان اللازمه لها والنعناع ضامن لمنافع السكنجيين ومصلح لجميع الحموضات لكن السكنجيين يصنع للمحرورين لم يطرح النعناع وكذا لمن اراد القى -

السؤال الحادى عشر لمحمد السكنجيين القليل المحموضة قوم الجواب من مسائل النجاو حيث يقول انه اذا كان كذلك رطب الفم والحنك لتسكينه المرة البصره بما فيه من المحموضة واعان على نفث التمامه وسكن العطش ووافق المواضع التى دون اشرا سيف ومنع من حدوث المضار المعائيه لان طبع المعار البرود واليبس ولا نهاعصبية -

السؤال الثانى عشر لم امران سقى السكنجيين فى الامراض الحادة قبل تناول ما يشعير بساعتين وبعده بساعتين الجواب من مسائل النجاو اما قبله فلانه يجلو ويطفى الالهب واما بعده فلانه ينفذ ما يولده ما يشعير -

السؤال الثالث عشر ما هو القانون الكلى فى مداواة حمى العفونة الجواب من الجزئيات لابن سينا حيث يقول الغرض فى مداواة هذه الحميات

جو چیز عادت کی مخالفت نہ کرے یعنی معدے کو اذیت نہ دے جیسے سکنجبین گرم پانی کے ساتھ معدے کو ضرر نہیں پہنچاتی ہے اور آسانی سے قے لاتی ہے اور غلیان یعنی متلی میں وہ سکنجبین پلائیں جس میں پودینہ یا ہی کا پانی ملائیں (اکیسویں) یہ غلن کو بھی فائدہ دیتی ہے خصوصاً وہ سکنجبین جس میں کاسنی ملی ہے اور وہ سکنجبین پودینے کی جس کے دوسرے گوش میں پودینے کے پتے ملے جائیں معدے کو قوت دیتی ہے۔ خصوصاً جس میں کاسنی ملی ہو اور اس غلیان کو بھی جو لازمی ہیضہ دیتی ہے اور پودینہ سکنجبین کے تمام منافع کا ذمہ دار ہے اور بترشیوں کا مصلح اور دافع اضرار ہے لیکن وہ سکنجبین جو گرم مزاج والوں کے لیے بنائیں اُس میں پودینہ نہ ملائیں اور اسی طرح جس کو سیکوتے کرانیں اسکو بھی پودینے کی سکنجبین نہ پلائیں اور احتیاطاً ہے کہ وہ سکنجبین جو پودینے کے پانی سے بہت بخوبی ملتی ہو اور غلیان کو نفع دیتی ہے اسوجہ سے کہ بواسیر کے خون کو روک دیتی ہے بلکہ اسی نافع ہے کہ ہر طرح کے زف الدم یعنی خون نکلنے کو مانع ہے ترکیب اس سکنجبین کی یہ ہے کہ تازہ پودینے کا پانی ہ تو لیلین سرکہ بھی اسی کے مطابق دیں اور شکر تری مہ تولد ملائیں اور ان سبکی سکنجبین پلائیں۔

**سوال** عیال کیوں نہ تم ترش سکنجبین کی کیوں تعریف کی ہے مفصل بیان کرو جو کتابوں میں لکھی ہے

**جواب** مسائل بنیاد میں یوں لکھا ہے اور سبب اسکی مع کا یہ بیان کیا ہے کہ جب سکنجبین کم ترش ہو تو دلچیز ناو کو ترک کرے اس وجہ سے کہ اپنی ترشی کے باعث سے خالص صفرا کو تسکین دے گی اور ملغم کے متوکنے میں بھی مدد پہنچائے گی اور مریض کی پائپس بھی ٹھکانے لگی اور سولے شلہ سیف کے سبب جگہ موافق آئے گی اور امعا کی بیماریوں سے بھی بچائے گی اس واسطے کہ طبیعت امعا کی سرد و خشک ہے اور امعاسب عصبی ہیں یعنی چٹھوں سے بنی ہیں اور یہ سکنجبین گرم و تر ہے پس اُنکے واسطے مانع ضرر ہے **سوال** کیوں حکم دیا گیا ہے کہ سکنجبین تیز مریضوں میں تو آتش جو سہو ساعت پہلے پلائی جائے اور بعد آتش جو کہ بھی اسی طرح سے استعمال میں لائی جائے **جواب** مسائل بنیاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل آتش جو کہ اس غرض سے دی جاتی ہے کہ وہ مادے کو صاف کرتی ہے اور سوزش کو بجھاتی ہے اور بعد آتش جو کہ اس غرض سے پلائی جاتی ہے کہ وہ اُس چیز کو جو آتش جو سے پیدا ہوتی ہے نفوذ

تارة تجتج نحو الحنج فحتلج ان يزوير طب وتارة نحو الما دة حتى سحتلج ان يضيح او  
يستفرغ والانضاج في الغليظ تعديله بالترقيق وفي الرقيق تعديله بالتخليط  
وربما ينقض ما يستدعيه الحنج من التبريد والخلط من الانضاج فيمنذ  
يجب ان يراعى الالهم من الامر من فان كانت القوة قوية قطعت السبب  
وويرث الخلط ومنعت الغذار وان كانت ضعيفة اشتغلت بتعديل المضاد  
لها فبروته وانعشت القوة بالغذار

السؤال الرابع عشر ما هو القانون الكلى في معالجات امراض العصب الخمسة  
اعنى الخدر والتشنج والرعشة والاختلاج والقابح الجواب من جربيات ابن  
سينا يقصد فيها قصد موزع الدماغ ولا يعجل باستعمال الادوية القوية  
بل تقتصر على اشياء لطيفة مما يلين ويضيح والمحقن جيدة ثم باخسره يستعمل  
المستفرغات القوية وتبعه المغلوج في اول الامر بما الرعسل او مار الشعير  
يومين ثلثة وان تحملت القوة فالى الرابع عشر واجتهد في تجويعه وتعطيشه

السؤال الخامس عشر ما الفرق بين الدوار والغذار الجواب من الاصول  
لابن رضوان حيث يقول الفرق بين الغذار والدوار ان الغذار يتغير في  
البدن ويستحيل كيلوسه الى ان يصير كيموسا من كيموسات البدن فمنه ما هو



جو غنوت سے جوں کبھی تو جس تپ کی طرف متوجہ کرنا چاہئے پس سرور کرے اور ترک کر کے حاجت ہوتی ہے اور کبھی ماوسے کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہے پس کھانا اور کھانا ہونا ہے اور نشیمن سے بڑھا۔ بے بد نظریہ کہ ماوسے کو غنوت سے تفریق کیا جاسکے اور نشیمن کو غلط بنا یا جائے اور اکثر اوقات یہ قاعدہ بھی بگڑ جاتا ہے یعنی اول تبرید و تہیہ تپ کو خارج غلط کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس کے معکوس ضرورت ہوتی ہے پس اس وقت چاہیے کہ نوزل بانوں میں جو ضرورتی مساسکی رعایت کریں۔ پس اگر ساتھ اس کے قوت میں بھی قوی ہے تو تپ کے سبب کو قطع کرینگے اور غلطی کی تہیز کرینگے اور غذا نہ دینگے اور اگر ضعیف ہوگی تو امر نہ دے گا کہ معتدل کر کے تبرید کیا جائے اور غذا کو قوت کو برہا یا جائے اس طرح سے علاج اس تپ کا عمل میں آئے گا تب مریض تکمیل خدا شفا پائے گا

**سوال** ۱۴ چھٹوں کے پانچ مریضوں کے علاج کا قانون کلی بناؤ یعنی غذا و نشیمن اور عشا اور اختلاج اور فالج کا علاج سمجھا  
**جواب** شیخ نے قانون ذکر جزئیات میں یوں لکھا ہے کہ ان امرض میں میخرو دارغ کا علاج کیا جائے اور قوی دواؤں کا دینا عمل میں نہ آئے بلکہ لطیف دواؤں پر جو طبیعت کو تلیہیں کریں اور ماوسے کو چکائیں اور جید حقنوں پر اقتصار کریں گے۔ پھر مریض کے آخر قوی استفرغ کرنے والی دوا میں دینگے اور فالج کے بیمار کو مریض کے شروع میں مارا غسل پلائیں گے یا چھوئے گے۔ کچھ گرامہ گرم ہوگا تو آتش جو تباہینگے دوا تین دن تک علاج کی ہی صورت رہے گی اور اگر قوت اٹھائے گی تو چودہ روز تک یہی کیفیت رہے گی اور مریض کے بھوکا اور پیاسا رکھنے میں کوشش کی جائے کسی قسم کی غذا مطلق نہ دی جائے۔

**سوال** ۱۵ دوا اور غذا میں فرق کیا ہے یعنی کیا چیز دوا ہے اور کونسی غذا ہے۔

**جواب** ابن رضوان کے اصول میں یہ لکھا ہے یعنی حکیم بطور اس طرح سے کہتا ہے کہ دوا اور غذا میں فرق یہ ہوتا ہے کہ غذا بدن میں جا کر تغیر پاتی ہے اور کیلوس ہو کر بیضے معدے سے پاک کر جگہ میں آتی ہے اور جگہ سے کیلوس بن کر بیضے جگہ میں پاک کر جو بدن ہوتی ہے اور باعث بقاے تن ہوتی ہے۔ پس غذا وہ ہے جو تغیر پاتی ہے مگر نہ بہت دیر اور نہ بہت شتاب وہ جیسے روئی ہے جو ہر روز کھائی

سريع التغير مثل الخمر ومنه ما هو وسط مثل الخبز ومنه ما هو بطيء مثل لحم البقر  
ومنه ما يغير البدن اولاً ثم يعود فيتغير عن البدن ويستحيل كيلوسه الى  
بعض كميات البدن مثل الخس ويسمى ما كان كذلك غذاءً دوائياً و  
الدواء هو ما كلما تغير البدن منه ما يغير البدن ثم يعود فيتغير من البدن بتقليب  
اليه ويسمى دواءً غذائياً مثل الادوية الحلوة ومنه ما يغير البدن ويصحل قوته  
قليلاً قليلاً اما ان يدفعها لطبيعة البدن فيخرج عن البدن واما ان ينقسم و  
يستحيل ويطل قوته ويسمى دواءً على الاطلاق ومنه ما يغير البدن ولا يتغير عن  
البدن ويسمى ما كان كذلك دواءً قتالاً.

السؤال السادس عشر ما هو القانون الكلي في علاج القتي الجواب من الحزب  
لابن سينا حيث يقول ما كان من القتي متولداً عن فساد استعمال الغذاء  
صلح الغذاء واستعين بمقويات المعدة الحارة العطرة وما كان سببه مادة  
رديّة او كثيرة استفرغت تلك المادة على قوانين الاستفراغ والحقن جيفة  
والقتى ايضا يقطع القتي اذا كان عن مادة فان كانت غليظة بدأنا فلفظنا بها  
ثم قطعناها ثم استفرغناها وجذب المادة الهائجة الى الاطراف نافع جداً في  
حبس القتي واذا كانت الطبيعة يابسة فلا يحبس القتي مما يخفف من القوايض

جاتی ہے اور بعض غذا جلد تغیر پاتی ہے جیسے شراب اور بعض غذا وہ ہے کہ دیر میں تغیر ہوتی ہے جیسے گائے کا گوشت کہ بہت دیر میں تغیر پاتا ہے تب کمیوس بنکر بدن کے کام آتا ہے اور بعض غذا وہ ہے کہ پہلے بدن کو تغیر دیتی اور پھر اپنی حالت پر آ جاتی ہے پھر آپ بدن سے تغیر پاتی ہے یہاں تک کہ اُس کا کیلوس کسی قسم کا کمیوس بنکر بدن کے کام آتا ہے جیسے کا ہوا سی غذا کا نام غذا سے دوائی ہے اور دوا روہ ہے جو بدن کو تغیر دے پس بعض تو وہ ہے کہ بدن کی کیفیت بدلے اور پھر اپنی حالت پر آئے اور بدن سے تغیر پائے اور بدن ہی کی طرف پلٹ جائے جیسے شیریں دوائیں ہیں کہ وہ دوائیں غذائیں ہیں پہلے اپنا اثر دکھاتی ہیں پھر بدن کی تاثیر سے جزو بدن ہو جاتی ہیں اور بعض دوا روہ ہے کہ بدن میں تغیر دکھاتی ہے اور کم مضحکہ ہوتی ہے قوت اُسکی پس یا تو طبیعت بدن کی اُسکو دفع کرتی ہے اور بدن سے باہر لاتی ہے یا وہ دوا تمام جسم میں تقسیم پاتی ہے اور کسی غلطی کی طرف تخیل ہوتی ہے اور باطل ہے قوت دوا کی۔ اس کا نام مطلق دوا ہے۔ اور بعض دوا روہ ہے جو بدن کو بدل دیتی ہے اور خود بدن سے کچھ اثر نہیں لیتی وہ دوا قتال ہے جس کے ضرر سے بچنا محال ہے۔ **سوال** تے کے علاج کا قانون کلی کیا ہے اور کس طرح یہ مرض دفع ہوتا ہے **جواب** ابن سینا کے جزییات میں لکھا ہے کہ تے کا مرض اگر غذا کے متعال کے ضد سے پیدا ہوا ہے تو جابریہ کہ غذا کی اصلاح کی جائے یعنی اچھی غذا یا اچھے طریق سے دی جائے اور گرم و خوشبو متویات سے سمعہ کو مدد ہوتا یہ بلاتے کی رد ہو اور اگر تے کسی رومی مادے سے خواہ وہ کم ہو یا سوا ہو پیدا ہوئی ہو تو اس طے کو متفرغ کے قانون سے یا اچھے ختنوں سے نکالیں تاکہ معدے کو اُس مادے سے صاف و پاک کر ڈالیں اور تے کو روانا بھی تے کو نفع کرتا ہے اور اُس مادے کو دفع کرتا ہے جب کہ تے بسبب کسی مادے کے ہو پس اگر مادہ کا رد ہوا تو ہم اُسکو ہلکا کر نیچے اور پھر اُسکو اُس جگہ سے جہاں لگا ہو گا جلا کر نیچے پھر سہل چنانہ عمل میں لائینگے اور اس طرح کا استفرغ کر کے اُس مرض کے علاج سے فراغت پائیں گے اور جوش مارے دے دے کا اطراف کی طرف کھینچنا بھی تے کے روکنے میں بہت نفع پہنچاتا ہے اس طرح سے بھی علاج تے کا

اللابقدر من غير احجاف واذا قذف دوار مقويا حالباً للثقي فاعده مرة اخرى  
فان اشتدت كراهية فغير شيء من راحة اولونه واذا كان الغشيان  
على الخافجيب ان يتلى صاحبه تفتي واكثر الغشيان العارض عن حرارة ويوت  
تزلزل بالتضميد المبرد والمطرب واما الغشيان المادي فلا بد من تنقية المعدة  
بما يليق ثم يعالج الكيفية الباقية باليضاد بها من الادوية العطرة مع الربو طارة  
او باردة لكل حسبه -

السؤال السابع عشر ما الفرق بين الضماد والكماد الجواب في الاصول لابن  
رضوان ان الكماد يوضع وهو حار والضماد يوضع وهو بارد والقصد فيها ان تنفيد  
العضو قوة او تبديل مزاج حتى يعود الى الاعتدال او تحليل ما اجتمع فيه ونضاجه  
او دفعه الى وللا ومنع ما يتجلب او ينصب او تخفيف اضرار العضو او قبضها او تليينها  
او تصلبها او تلطيف ما حصل او تغليظه وتقطيعه او تلويجه وتاليف الادوية يكون  
بحسب المقصود اليه من هذه الانحار

يحل

السؤال الثامن عشر كم هي الاغراض المقصودة في حرق ما يحرق من الادوية  
وغسل يغسل الجواب من كلام امين الدولة بن التلميد حيث يقول اما الاغراض  
المقصودة في حرق ما يحرق فمخسة التنقيص حدته كاللقطار والزاج والكميب

کیا جاتا ہے اور جب طبیعت مرطبیہ کی خشک ہو یعنی قیض ہو تو ان قابض دواؤں سے جن میں خشکی ہو نہ مکر فی چاہیے  
مگر جب تک کہ روہیٹ میں نہ خشکی ہو جائیں ہیں اگر کیا کسی مقوی اور حالب دوا کو ڈال دے تو سمجھ دو بارہ دی جائیں اور  
اگر مرطبیہ کو شدت سے کراہت ہو تو قدرے مسکی ہو اور رنگ تو بدلیں ان تدبیروں سے اس دوا سے کام لیں اور اگر  
غشیان معدے کے خلا سے ہو تو مرطبیہ کو پیٹ بھر کے غذا کھلائیں اور بعد مثلاً برکے اس سے تھے کرئیں اور اگر کثروہ  
مستکی جو گرمی و خشکی سے دفع میں آتی ہے سرد تر دواؤں کے گٹھائے سے دفع ہو جاتی ہے اور جو خشکی کہ ماوہ معدے  
میں جمع ہو نیکی سبب سے ہو پس اس صورت میں معدے کا غشیہ کرنا ان تدبیروں سے جو سرد اور اس میں ناچار ہوگا۔  
پھر جو کیفیت کہ باقی رہے گی ان کا ان دواؤں سے جو اس کیفیت سے برخلاف اور خوشبو ہوں علاج و دیکار ہوگا ساتھ  
روہ گرم یا سرد کے کہ جو مرطبیہ کے حال کے مناسب ہوں اور دفع کیفیت کے لیے ضروری و واجب ہوں۔

**سوال** ضداد اور کدیں فرق کیا ہے اور کس کس جگہ کیا جاتا ہے جواب ابن رضوان کے اصول میں لکھا ہے  
کہ کد وہ ہے جو گرم رکھا جائے اور ضداد وہ ہے جو سرد کام میں آئے اور دونوں کے عمل میں لائے کا ارادہ کئی سبب  
کیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنے اپنے موقع پر کام میں آتا ہے (ایک) یہ کہ کسی عضو کو فوت پہنچانی ہو یا مزج کی کیفیت  
جو گویا ہے اعتدال کی طرف لانی ہو دوسرے اس لئے کا گھلانا ہے جو ہاں جمع ہو گیا ہے اور پھر اس کا پکنا ہے  
جو کچا چڑا ہے پھر اس کا نکالنا ہے اور عضو کا وھڑوانا ہے (تیسرے) اس لئے کہ کد کہنا ہے جو کسی عضو کی طرف کھینچا آتا ہے  
یا کسی عضو پر چکا جاتا ہے (چوتھے) اس عضو کے اجزا کو نرم کرنا ہے جو کسی ماوے سے سخت ہو جائیں یا پانچویں اس بند کرنا  
ان اجزائے عضو کا ہے جو کسی ماوے کی جہت سے نرم نظر آئیں (چھٹے) نرم کرنا عضو کے اجزا کا ہے (ساتویں) سخت کرنا  
انھیں کا ہے (آٹھویں) اس چیز کا لطیف کرنا ہے جو عضو یا میں آئی ہے (نویں) غلیظ کرنا اس کا ہے جس نے  
کسی عضو میں قوت پائی ہے (دسویں) جدا کرنا اس ماوے کا ہے جو عضو غلیل سے چکا ہوا ہے (گیارہویں) چکنا  
اسی ماوے کا ہے جو کہیں سے جدا ہو گیا ہے اور دواؤں کا ترکیب دینا ان صورتوں میں اسی غرض سے ہوتا ہے جس غرض کا  
مقصود کیا جائے تا ضداد یا کد دیکھا کہ چاہئے ہے ویسا ہی عمل میں آئے **سوال** کس کس غرض بعض دوا اجلا کر دے

حدة كالنورة المحرقة واما التلطيف كشافة كالسرطان وقرن الابل اما اليهياحق  
 كالابريسم واما الان بيطل روارتو جوهرو كالعقارب واما غسل ما يغسل  
 فالاغراض المقصودة فيه ثلثة ازالة نارية مكتبة كالنورة وامكان التصويل  
 كالنوتيا وازالة قوة مقصودة كقوة التغيثية عن الحجب المارني -

السؤال التاسع عشر ما هي الامور الضارة بالمعدة والامحار الجواب  
 من جزئيات القانون لابن سينا التخم والامتلاء ولذلك لا يحجب  
 بدن انفسهم لان طعامه لا يهضم ولا يحجب منه البدن ولذلك منع  
 الريح واثقل عظيم نصرفانه ربما ارتدا ثقل من لقافة الى لقافة  
 الى فوق حتى يعود الى المعدة فيؤذي اذى عظيما وكل ما لا قبض فيه من  
 العصارات خاصة فهو ردي وجميع الادوية يرخى المعدة ولا يوافقها و  
 اسلمها الزيت ودهن الفستق ومن الادوية والاغذية الضارة بالمعدة  
 في الاكثرب الصنوبر والسلق والبادروج والسلم غير المهر بالطبخ  
 والخاص واشبرق والبقلة اليمانية الاباخل والمرى والزيت والحلبة  
 والسهم فانها يضعفان المعدة واللبن ضار للمعدة وكذلك الخناخ  
 والادمنعة ومن الاشربة ما كان غليظا ومن الادوية حب العرعر

(دوسرے) کسی دوا کو تیز بنانا ہے جیسے نورے کو جلا کر گھانا ہے (تیسرے) کسی کثیف دوا کا لطیف کر کے استعمال میں لانا ہے جیسے سرطان اور بارہ سنگے کی شاخ کا جلا کر گھانا ہے (چوتھے) استعداد پیدا کرنی اس دوا میں تاکہ سبب سے پہلے ابریشم کو جلا کر کام میں لانا (پانچویں) اس دوا کی ذاتی برائی کو جلا کر دور کرنا جیسے کچھ جلا کر کام میں لانا۔ اور جن دواؤں کو دھوئے ہیں ان میں یہ تین فائدے مقصود ہوتے ہیں (اول) کسی دوا کی اس ناریت کو جو با فعل حاصل ہوئی ہو مٹاتے ہیں جیسے نورہ محرقہ کو دھو کر کام میں لاتے ہیں۔

(دوسرے) دوا کو غلبہ دینا ہے جیسے تو تیا ہے کہ جب دھو کر لگا یا جاتا ہے تو بہت جلد نفع پہنچاتا ہے۔ (تیسرے) اس قوت کا دور کرنا ہے جو قوت مضد کجائے جیسا جھڑنی کا دھونا ہے اس غرض سے کہ نفیاً زیادہ نہ لائے **سوال** وہ کون کون امور ہیں جو معدے اور امعاء کو ضرر پہنچاتے ہیں اور عقلند آدمی اون سے

حذر کرتے ہیں **جواب** جزئیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تفصیل اتنے ہیں (اول) تجمد یعنی بڑھتی کے دھنوں کا آنا (دوسرے) خوب پٹ بھر کر کھانا اور اسی واسطے چائیں کا بہن پکنا نہیں اس واسطے کہ کھانا اس کا چھپنا نہیں (تیسرے) یخ اور پاخانے کا کوکنا کہ یہ بھی معدے کو بڑا نقصان دیتا ہے کس واسطے کہ بسا اوقات پاخانہ ایک غلاف سے دوسرے غلاف میں پھرتا ہے یہاں تک کہ معدے میں پہنچ کر اس کو بڑی بڑا پہنچاتا ہے (چوتھے) اس چیز کا کھانا جس میں قبض نہ ہو اور عسارات سے خاص کر جو ٹھونے سے چپک سکتے ہیں۔ پس وہ خاص کر معدے کو ردی ہیں اور چکنی چیزیں معدے کو ڈھیلا کرتی ہیں اور موافق نہیں ہوا کرتی ہیں مگر روغن زیتون اور روغن پستہ کہ سب سے اچھے ہیں اور اس قدر ضرر نہیں دیتے ہیں جتنے روغن اور دیتے ہیں۔

اور ان دواؤں اور غذاؤں میں سے جو اکثر معدے کو ضرر کرتی ہیں یہ چیزیں ہیں جب صنوبر اور جھنڈا بولہا درج اور شلغم چپکنے میں بہت نہ کلا ہو اور کچا بگیا ہو اور حاصل اور شربق اور قلعہ سیانی مگر سرکہ اور مری اور زیتون کی سیا

ہو تو ضرر نہیں کرتا ہے اور میتھی اور تل یہ دونوں معدے کو ضعیف کرتے ہیں اور دودھ بھی معدے کو ضرر پہنچاتا ہوا ہے اور اسی طرح بڑبوں کا گودا اور ہر جانور کا بھیجا ہے اور پینے کی چیزوں میں جو شے کا گڑھی ہو اور

وحب الفقد والآدوية المسهلة وجميع ما يستبشع روى للمعدة والجماع من  
اضرار الاشياء بالمعدة والتقى بعنف وان نفع من جهة التقيته فهو يضر  
كثيرا بالضعيف -

السؤال العشرون ما هي الاشياء الضارة بالكبد الجواب من خبريات  
ابن سينا حيث يقول ادخال طعام على طعام واسلة ترتيبه من ضر  
الاشياء بالكبد وشرب المار البارد ودفعة على الرقي وفي اثر الحمام او الجماع  
او الرياضة لانه ربما ادى الى تبريد شديد لحرص الكبد الملتبته على الاقياز  
اسرع والكثير منه ربما ادى الى الاستقار ويجب في مثل هذه الحال  
ان يمزج ولا يبرد تبريدا شديدا ولا يعب عبا بل يمص قليلا قليلا مصا والاشياء  
اللزجة كلها تضر بالكبد من جهة ما يورث السد والشرب الخلو يحدث في الكبد  
سد او هو في نفسه يحلوا ما في الصدر





دواؤں میں سے جب عرصہ اور جب فقد یعنی تخم فحاشت جسے ہندی میں سنبھا لوکے بچ کہتے ہیں اور جو دوائیں کہ دست آور ہیں اوکل وہ چیزیں جو بھوک بند کردیں معدے کے واسطے بدتر ہیں اور جل خون سے زیادہ بُرا ہے معدے کو بہت ضرر دیتا ہے اور وہ قے جو دشواری سے آئے اگرچہ سبب تنقیہ کرنے معدے کے وہ نافع ہے مگر سبب ضعف پیدا کرنے کے معدے میں نقصانِ غلیم دیتی ہے۔

**سوال** کون کون سی چیزیں ہیں جو جگر کو ضرر دیتی ہیں اور کیا کیا بیماریاں پیدا کر دیتی ہیں۔

**جواب** جزئیاتِ قافوں سے لکھنا ناہی ہے کہ کھانے پر کھانا اور بے ترتیبی سے کھانا جگر کو بہت ضرر پہنچاتا ہے اور نہار یا بعدِ حمام کے یا بعدِ جلغ کے یا بعدِ ریاضت کے دفعۂ سرد پانی پینا جگر کو اذیت دیتا ہے اس واسطے کہ جگر جو ان اوقات میں بھڑکنا ہوتا ہے وہ جلد اور بہت پینے کا حریص ہوتا ہے پس جب اس صحت سے پانی پیا جاتا ہے تو جگر کو بہت سردی پہنچاتا ہے اور جگر کا سرد ہونا بہت بُرا ہے کس واسطے کہ غذا کا کیوس یعنی اخلاط کا پیدا ہونا اسی سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان ہی امور کو سختی کے بعد پانی پینے سے مستف ہوتا ہے پس واجب ہے کہ ان امور کے بعد پانی کے ساتھ کچھ اور چیز ملا دے اور بہت سرد کیوسے اور ڈکھلا کر نہ پئے بلکہ ٹھوٹھا ٹھوٹھا چائے اور چمکتی ہوئی چیزیں بھی جگر کو ضرر پہنچاتی ہیں کیونکہ ایسی چیزیں سدہ بناتی ہیں اور شرابِ صلو بھی جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اگرچہ سینے کو صاف بھی کر دیتی ہے۔



## الباب السابع

فيما يأل عنه الكمال وهو عشرون مسألة

السؤال الاول في اتى امراض العين كتحلل بعرق السوس الجواب  
من كلام ديسقوريدس مما نقله ابن وافد في ادوية المفردة حيث يقول  
ان اصل السوس اذا قشر وحق ونخل بنخل وكتحل به كان دوارنا فعما  
المطهرة في العين يذرع عليها فياكلها ويفنيها ويحج اثرها وكذلك فعله باللحم  
الزائد الذي يخرج في اصول الاطفار

السؤال الثاني كم هي الاسباب في روية الشئ الواحد اثنين الجواب  
من طبيعيات الشغل لابن سينا حيث يقول ان السبب في روية الشئ  
الواحد اثنين اربعة اسباب احدها اتصال الآلة المودية للشج النقي في  
الجلية الى ملتقى العصتين فلا يتاوى الشجان الى موضع واحد على الاستقامة  
بل ينتهي كل عند جز من الروح الباصر المرتب هناك على حدة لان خطي  
الشجين لم ينفذ انقودا من شأنه ان يتقاطعا عند مجاورة ملتقى العصتين  
فيجب لذلك ان ينطبع من كل شج ينفذ عن الجلدية خيال على حدة وفي

## ساتواں باب

ان چیزوں کے بیان میں ہے جو آنکھیں بنانے والے سے

پوچھی جاتی ہیں اور وہ ہیں سوال ہیں

**سوال** آنکھ کے کس کس مرض میں سبق سوس نکٹا یا جاتا ہے جو آنکھ کو فائدہ دکھاتا ہے۔

**جواب** ابن دافد نے اپنے اور یہ منفرد میں جو حکیم و متورید کے کلام سے نقل کیا ہے اس طرح سے عرف سوس کا فائدہ ذکر کیا ہے کہ جب لمبھی چھلکرا اور باریک پس کر چھلنی میں چھانی جائے تو اس آنکھ کو جس میں ناخن ہو بہت نفع پہنچائے اس طرح سے کہ اس پر چھڑکی جائے پس اس ناسے کو کھاسے اور فنا کرے اور لیا نٹا کر اس کا نشان بھی کوئی نپائے اور یہی تاثیر اس زائد گوشت میں بھی دکھائے جو ناخنوں میں نکل آئے۔

**سوال** کس کس سبب سے آنکھیں ایسی ہو جاتی ہیں کہ ایک چیز کے دو دو نظر آتے ہیں۔

**جواب** طبعیات شفافیں لکھتا ہے یعنی شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ ایک چیز کے دو دکھائی دینے کے سبب چار ہیں جبکی جہت سے آنکھیں اس بات میں ناچار ہیں۔

(ایک) یہ ہے کہ وہ آئینہ جیسی صورت کو جو رطوبت جلدیہ میں ہے دو نوں ٹپھوں کے ملاپ کی جگہ تک پہنچاتا ہے مل جاتا ہے پس اس صورت میں دو نوں صورتیں ایک جگہ پر ٹھہری ہوئی نظر نہ آئیں گی بلکہ علیحدہ علیحدہ روح باصرہ کے جزو خیرتہی ہو جائیگی اس واسطے کہ دو نوں خطوں نے دو نوں صورتوں کو ویسا نفوذ نہیں کیا کہ جبکی شان سے یہ ہے کہ دو نوں ٹپھوں کے ملاپ کے قریب تقاطع کرنا پس ایسی صورت میں واجب ہے کہ ہر ایک صورت سے جو رطوبت جلدیہ میں نفوذ کرتی ہے ایک علیحدہ خیال پیدا ہو اور روح باصرہ کے

جزء من الروح الباصر على حدة فيكون كأنها خيالان عن شيعتين متفرقين  
 من خارج اى اذ لم تجد الخطان الخارجان منهما الى مركز الجليدية ناخذين  
 انى العصبتين الثاني حركة الروح الباصر وتوجه بعينه ويسير حتى يتقدم  
 الجزء الاكبر من كرتة الرسم له في البطح اخذ الى جهة الجليدية متموجا مضطربا  
 في رسم فيه الشج وانحيا قبل تقاطع المحرطين فيرى شجيين وهذا مثل  
 الشج المرسم من الشمس في المار الراكذ الساكن مرة واحدة والمستمر منها  
 في المتموج ارتساما مستكرا الثالث اضطراب حركة الروح الباطن الذي  
 ورا التقاطع الى قدام وخلف حتى يكون لها حركتان الى جهتين متضادتين  
 حركة الى الحس المشترك حركة الى المتقى العصبتين فيتاوى اليها صورة المحسوس مرة قبل ان  
 ما يودي الى الحس المشترك كأنها كادوت الصورة الى الحس المشترك رجع منها جزو قبل ما تودي القوة  
 الباصرة وذلك بسرعة الحركة فيكون ما تودي القوة الباصرة مثلاً قد رسم في الروح  
 المودية صورة فيقبلها الى الحس المشترك ولكل مرثم زمان ثبات الى ان  
 ينحى فلما زال القابل الاول من الروح عن مركزه لا اضطراب حركة خلفه  
 جزواً فقبل قبوله قبل ان ينحى عن الاول فتحركت الروح لا اضطراب الى  
 جزو متقدم كان في سمت المرى فادركه ثم زال ولم تنزل عنه الصورة وفتحة

ينحى

جزو میں اسی جیسا دوسرا ہو پس وہ دونوں خیال ایسے ہونگے کہ گویا خارج ہی سے جدا جدا ہیں اس واسطے کہ وہ خط  
جو دونوں صورتوں سے مرکزِ جلدیہ کی طرف نکلتے ہیں اور دونوں عصبوں کی طرف رسا میں متحدہ نہیں ہیں (دوسرا)  
سببِ روح باصرد کی موجی حرکت ہے دائیں بائیں اسکی چال موج کی صورت ہے یہاں تک کہ وہ جزو کثیفیت  
کا چوکھٹ کی مقرر کردہ رخ سے حاصل ہو کر طبیعت میں نقش ہو جاتا ہے وہ رطوبتِ جلدیہ میں متوجہ اور مضطرب  
رجوع کرتا ہے پس اُس میں وہی بدیئت اور خیال اُس چیز کا نقش ہو جاتا ہے پہلے اس سے کہ وہ مخروطی  
خطوں میں تقاطع پائے پس اس صورت میں ضرور ہے کہ ایک چیز دو مرتبہ دیکھی جائے اسکی مثال ایسی ہے  
کہ جیسے ہفتاب کی ہیئت ٹھیرے ہوئے پانی میں ایک ہی نظر آتی ہے اور موج مارے ہوئے پانی میں بار  
بار بنتی جاتی ہے (تیسرا) سببِ روح باطنی کی حرکت کا اضطراب کبھی وہ اضطراب روح کو پیچھے لیکھا ہے اور کبھی  
آگے لایا ہے تا آنکہ روح باطنی کو دو حرکتیں ہونگی اور دونوں کی وجہ میں تضاد ہوگی ایک حرکت جس مشترک کی  
طرف یجائیگی دوسری حرکت دونوں ٹھوسوں کے ملاپ کی جگہ لائیگی پس دونوں میں محسوس چیز کی صورت ایک ہی  
دفعہ آتی قبل اسکے کہ وہ صورت مٹ جائے جسکو حرکت روح کی جس مشترک کی طرف پہنچائے گویا کہ روح نے  
اُس چیز کی صورت جس مشترک کی طرف پہنچائی وہ صورت اُٹھی پھر آئی اور جس مشترک نے اُس چیز کو قبول کیا جسکو  
قوت باصرد نے پہنچایا ہے اور یہ حرکت کی سرعت سے ہو ہے اسکی مثال یہ ہے کہ اُس روح میں جو صورت کو جس  
مشترک کی طرف پہنچاتی ہے ایک چیز کی صورت نقش ہوئی پھر روح نے وہ صورت جو اُس میں آتی تھی جس مشترک کی  
طرف نقل کر دی اور نہ نقش کے لیے ایک زمانہ ٹھیرنے کا ہوتا ہے جب تک کہ وہ نقش مٹ جاتا ہے پس جب  
وہ جزو روح کا جسے اُس کے نقش کو قبول کیا تھا اپنے مرکز سے مضطرب کے سبب بٹ گیا دوسرا جزو روح کا اسکی جگہ آجھا  
اور اُس صورت کو پہلے اس سے کہ جزو اول مٹ چکی ہو قبول کر لیا پس روح نے پہلے تو اُس اول جزو کی طرف  
جو اُس دیکھے ہوئے جزو کی جانب مقابل تھا حرکت کی اور وہ صورت حاصل کر لی اور منہو اُس جزو کی صورت  
اُس جزو سے مٹتی نہ تھی کہ دوسرے جزو کی طرف روح نے حرکت کی اور وہ صورت اُس دوسرے جزو سے

بل هي فيه والى حسره واخر قابل للصورة ايضا بحصوله في السمات الذي  
 في شمله تدرك الصورة عاقبا للجزء الاول والسبب الاضطراب الرابع فخطا  
 حركته يعرض للشبهة العينية فان الطبقة العينية سهلة الحركة الى بيئته يتسع  
 لها الشبهة ويضيق تارة الى خارج وتارة الى داخل على الاستقامة او الى جهة  
 فيتبع اندفاعها الى داخل اجتماع يعرض لها فاذا اتفق ان ضاقت الشبهة  
 يرى الشئ اكبر واتسعت يرى الشئ اصغر واتفق ان مالت الى جهة رامي في  
 مكان آخر فيكون كان المرى او لا غير المرى ثانيا وخصوصا اذا كان قد مثل  
 قبل انحاء الصورة الاولى صورة اخرى -

السؤال الثالث في اى امراض العين تضر بالقصب البالى العتيق فيبرأ  
 الجواب من الملكى حيث يقول ان القصب البالى العتيق اذا سحى نغما وزبه  
 العين نفع البياض -

السؤال الرابع كم هي الامور المضارة بالنظر وما هي الجواب من الكتاب الثالث  
 من القانون حيث يقول انها ثلثة احدثها افعال وحركات الثانی اغذية  
 الثالث حال التصرف في الاغذية اما الافعال فمثل الجماع الكثير وطول النظر  
 في المضيات وقرارة الدقيق قرارة تامل بانسراط فان المتوسط فيها

قبول کر لی اسی طرح سے جیسی پہلے ہرنے کی تھی (چوتھا) سبب اضطراب اس حرکت کا ہے جو ثقبہ غیبیہ کو عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ طبقہ غیبیہ کسی ہیئت کی طرف جلد حرکت کرتا ہے اور اس ہیئت کے آتے کیواسطے اس کا سورخ چڑھا ہوا جاتا ہے پھر کبھی باہر کی طرف تنگ ہوتا ہے اور کبھی داخل کی طرف چھوٹا ہوتا ہے یا وہ طبقہ کسی جانب کو متحرک ہو پس اس کے داخل کی طرف دفع ہونے سے ایک اجتماع پیش آتا ہے پس ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ سورخ تنگ ہو تو وہ چیز جو دکھائی دیتی ہے بڑی نظر آتی ہے اور اگر چڑھا ہو تو چھوٹی معلوم ہو جاتی ہے اور اگر کسی جانب کو وہ سورخ مائل ہو تو وہ شے کسی اور جگہ دکھائی دیتی ہے پس گویا وہ شے جواصل دکھائی دی وہ مخالف اس کے ہوتی ہے جو دوسری بار نظر پڑی خصوصاً جب پہلی صورت کے مٹ جانے سے پہلے دوسری صورت سامنے آئے۔

**سوال** آنکھ کے کون سے مرض میں پرانا بانس پوسیدہ چھڑکا جاتا ہے کہ مریض اس سے شفا پاتا ہے۔

**جواب** ملکی میں یوں لکھا ہے کہ جب پرانا بانس پوسیدہ باریک ہیں کر چھڑکا جائے تو اس سفیدی کو جو آنکھ میں چڑ جاتی ہے نفع دکھائے۔

**سوال** کتنے امور ہیں جن سے نظر کو ضرر ہوتا ہے یعنی بینائی کو مٹنے خطر ہوتا ہے اور وہ کون کون سے ہیں۔

**جواب** تافوں کی تیسری کتاب سے لکھا جاتا ہے کہ تین امور سے نظر میں نقص آتا ہے۔

(ایک) تو افعال و حرکات میں جو عمل میں آئیں (دوسرے) غذائیں یعنی جو چیزیں کھائی جائیں۔

(تیسرا) حال غذاؤں کے تصرف کا ہے اب ہر ایک کا ضرر دیکھو اور اسے نہتے رہو (پہلے) افعال میں اور

یہ اعمال ہیں (اول) تو جماع کی کثرت ہے کہ اس لذت میں بڑی مضرت ہے (دوسرے) چکنی چیزوں کا بہت نظر کرنا ہے کہ یہ بھی آنکھوں کو ضرر کرتا ہے۔

(تیسرا) ایسے باریک نگھے ہونے کو پڑھنا جو مائل کے ساتھ پڑھا جاتا ہو یعنی بہت غور کرنے سے نظر آتا ہو۔

پس میانہ روی اس میں نشہ پہنچانی ہے اور زیادتی ضرر پہنچاتی ہے اور اسی طرح سے اور باریک کام بھی ضرر

نلغ وكذلك الاعمال الدقيقة والنوم على الامتلاء والعشار وكلما يحفف  
 الطبيعة ايضا وكلما يعكر الدم من الاشياء المالحه والحريفة واسكروا ما انتهى  
 فينتفع من حيث انه يقي المعدة ويض من حيث انه يحرك مواد الدماغ  
 فيدفعها اليه وان كان لا بد فينبغي ان يكون بعد الطعام وبرفق والاستحمام  
 تنار والنوم المفطر ضار والبكاء الكثير ضار وكثرة الفصد وخصوصا الحامة  
 المتواليه ضارة واما الاغذية الضارة فالمبخره والمالحه والحريفة وما يؤذي  
 فم المعدة والكلى والبصل والثوم والباقربج اصلا والزيتون والكزنب  
 والشبث والعدس واما التصرف في الاغذية فان تينا ولها ويحترز من فسادها  
 وكثرة بخارها -

يندبهمها و  
 -

السؤال الخامس اذ ارئت العين كحال كيف يتعلم انها من قبل الرطوبات  
 او من قبل الطبقات الجواب من القانون اما الكحل بسبب الرطوبات  
 فيكون بصرا بالليل اقل بسبب ان ذاك يحتاج الى تحديق وتحريك للمادة  
 الى خارج والمادة الكثيرة تكون اعصى من القليلة واما الكحل بسبب الطبقات  
 فتجمع لبصره -

السؤال السادس كيف يعلم ان العين الزرقاء بسبب قلة الرطوبة البضيية



کرتے ہیں (چوتھا) پیٹ بھرے پرسونا اور لٹ کے کھانے پرسونا پس لازم ہے کہ کھانا کھا کر تباہ جائے کہ کھانا منہ نہ دے اور کچھ ہضم ہو جائے بعد ازاں مضامین نہیں ہے اگر سو جائے۔ (پانچواں) امر جو لب کو ضرر دیتا ہے وہ ہے جو قبض کر دیتا ہے (چھٹا) امر جو آنکھوں کو ضرر دیکھاتا ہے وہ جو خون کو گدلا بنا تا ہے جیسے نکین چیزیں اور تیز چربی چیزیں اور نشے کی چیزیں (ساتویں) تھے کہ ناپس تھے اس وجہ سے کہ معدے کو صاف کرتی ہے آپہ آنکھ کو نفع پہنچاتی ہے اور اس حیثیت سے کہ دماغ کے مواد کو حرکت دیتی ہے آنکھ کو ضرر دیکھاتی ہے اور اگر تھے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانے کے بعد نرمی سے کرے (آٹھویں) حمام میں جانا ہے کہ یہ بھی آنکھ کو ضرر پہنچاتا ہے (نویں) بہت سونا دوسویں) بہت رونا (گیارہویں) ضد بیت کھلونا اور پے در پے پھنسنے لگانا۔ اور غذاؤں کا یہ حال ہے کہ جو غذا بخارات اٹھاتی ہے آنکھوں کو ضرر ضرر پہنچاتی ہے اور نکین اور تیز چربی اور جو معدہ کو تکلیف پہنچائے اور گدانا اور پیاز اور لہسن اور تلخی خشکی بالضرور اور زیتون اور کرنب اور سویا اور مسور کل چیزیں ضرر کرتی ہیں اور غذاؤں کا تصرف یہ ہے کہ اگر کھائی جاویں تو پرہیز کیا جائے اس کے فساد سے اور کثرت بخارات سے۔ **سوال** جب آنکھ سرگیں نظر آئے تو یہ بات کیونکر جانی جائے کہ یہ کیفیت رطوبات سے ہے یا یہ صورت طبقات سے ہے **جواب** قانون میں یوں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے اس طرح کہا ہے کہ آنکھ کا سرگیں ہونا اگر رطوبات کے باعث سے ہو گا پس اس آنکھ کی بینائی رات کو کم پائی جائیگی اس واسطے کہ اندھیرے کا دیکھنا اس بات کا محتاج ہے کہ جو چیز دیکھی جائے اس پر غور کیجائے اور بہت سامانہ کم مادی سے نافرمان زیادہ ہوتا ہے پس جب ایسی آنکھ کا آدمی دیکھنے پر آمادہ ہوتا ہے تو وہ رطوبت جو آنکھ میں ہوتی ہے آنکھ میں بھر کر پردہ سا ہو جاتی ہے پس اسی وجہ سے شب کو جو چیز دیکھنی چاہتا ہے وہ کم نظر آتی ہے اور اگر سرگیں ہونا آنکھ کا طبقات کے سبب سے ہوتا ہے تو دنیا کی بہت اکٹھی ہو جاتی ہے اور ایسی آنکھ والا جس چیز کو دیکھتا ہے بخوبی ہر چیز ہو یا ہو جاتی ہے **سوال** کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ رطوبت کی کمی کے سبب آنکھ کربھی ہے اور اس رطوبت میں کس سبب سے کمی ہو گئی ہے۔

وما علم ذلك الجواب هذه تكون البصر بالليل وفي الظلمة من النهار لما يرى  
من تحريك الصور للمادة الثقيلة فيستعد بها عن التبيين فان مثل هذه الحركة  
تعجز عن تبيين الاشياء كما يعجز عن تبيين ما في الظلمة -

السؤال السابع ما هي القوانين الكلية في معالجات امراض العين  
الجواب لما كانت له امراض اما مزاجية ماوية واما مزاجية ساذجة  
واما تركيبيية واما تفرق الاتصال فمعالج العين اما استفرغ  
فيدخل فيه تبخير الاورام واما تبديل المزاج واما اصلاح هيئة كما في  
الخطو اما ادمال والحام والعين يستفرغ المواد عنها اما على سبيل صرف  
عنها واما على سبيل التجليب منها والمصرف عنها هو اولى من البدن  
ان كان متليها واما التجليب منها بالادوية المدمة واما تبديل المزاج  
ينفع بالادوية خاصة واما تفرق الاتصال فيعالج بالادوية التي يخفف  
يسير وهي بعيدة من اللزج -

السؤال الثامن في كان مع جمع العين صداع شديد فايها تبدى بعلاج  
الجواب نبتهار في العلاج بالصداع ولا نعالج العين قبل ان نزيله  
واذا لم يغين الاستفرغ والتنقية والتبديل الجيد فاعلم ان في العين

بالعلاج

**جواب** کرنی آنکھ کی رات کو بہت بینائی سوا ہوتی ہے اور دن کو بھی تاریکی میں اسکی بینائی سوا ہوتی ہے  
 اس سبب سے کہ آفتاب کی روشنی جب قلیل مادے کو ہلاتی ہے تو بینائی اشیا کے ظاہر کرنے سے دور  
 ہو جاتی ہے اس واسطے کہ ایسی حرکت آنکھ کو آست یا بکے ظاہر کرنے سے ایسا ہی عاجز کرتی ہے جیسے تاریکی  
 میں دیکھ نہیں سکتی **سوال** آنکھوں کے امراض کے علاج میں قانون کلی کیا ہے اور کس طرح سے ہر مرض کا  
 علاج ہو سکتا ہے **جواب** چونکہ امراض چار قسم کے ہوتے ہیں اور ہر واحد اس اسم کے ہوتے ہیں (۱) ایک  
 تو مزاجی مادی میں جو مادے کے پیدا ہونے سے مزاج بگڑ جاتا ہے (دوسرے) مزاجی مادے میں یعنی وہ  
 امراض جو بغیر مادے سے حادث ہوتے ہیں اور مزاج میں خلل آتا ہے (تیسرے) ترکیبی ہیں یعنی وہ مرض  
 جن سے آنکھ کی ترکیب میں فرق پیدا ہوتا ہے (چوتھے) وہ امراض ہیں جو تفرق اتصال سے عارض ہوتے  
 ہیں جسے ورم وغیرہ ہوتا ہے پس ان امراض میں جو مادہ فاسد سے ہوں استخراج یعنی مائے کا نکالنا انکا علاج  
 ہے اور جو امراض کہ بغیر مادے سے ہوں انکا علاج فقط تبدیل مزاج ہے اور وہ امراض جن سے آنکھ کی ترکیب میں  
 فرق آیا ہو تبدیل ہیئت ہے جیسے محفوظ العین میں یعنی آبھڑنا آنکھ کا اور اگر کوئی زخم یا ناسور ہو تو اسکے علاج کی  
 یہ صورت ہے کہ زخم بھریں اور گوشت کو سپد کریں پس جہاں استخراج کی حاجت ہو اور مادہ نکالنے کی ضرورت ہو تو آنکھ  
 کے مادہ فاسد کو یا تو کسی اور جانب کو پھیر دیں یا مائے کے کھینچنے کی تدبیر کریں اور آنکھ کے مادے کو بدن کی جانب پھیرنا  
 اچھا ہے اگر بدن مائے سے بھر لے مثلاً اگر آنکھ دموی مائے سے بھری ہو اور بدن میں بھی مادہ وہی ہو تو بدن کی طرف  
 مائے کو لائیں اور آنکھ کو اسکے ضرر سے بچائیں اور اگر مائے کا کھینچنا ہو تو آنسو لانے والی دواؤں سے کھینچیں اور اگر بعض  
 مزاج کی تبدیل نظر کئے تو ان دواؤں سے جو تبدیل مزاج کے لیے خاص ہوں علاج کیا جائے مثلاً اگر دھوپ کی حرارت  
 سے مزاج بدل جائے اور آنکھ دکھنے کو آجائے تو مزاج کی تدبیر کا علاج عمل میں لائے اور اگر تفرق اتصال سے یعنی ورم  
 وغیرہ سے آنکھیں کھیں ان دواؤں سے علاج کریں جو کم کم مادہ کو خشک کر دیں اور گزندہ دہن **سوال** جب آنکھ کے  
 دھوکے ساتھ درد سر بھی بہت سا ہو تو ان دونوں میں کسکے علاج سے ابتدا ہو **جواب** پہلے ہم درد سر کا علاج کریں گے

مراجارويا او مادة روية لحجت في الطبقات لفسد الغذاء الوارد اليها او هناك  
ضعت في الدماغ او في موضع يتقذف منه النوازل الى العين

السؤال التاسع ما من اجزاء العين ما اذا مرض مرضاً مخصوصاً انتفعت  
العين بذلك ولم تتضرر الجواب من المقالة الثالثة من التذكرة حيث  
يقول اذا تشنج العضل الثالث الذي على فم العصبية النورية فانها  
تسد العين وترطبها-

بما العين فيها  
يتضرر  
الثالث

السؤال العاشر كم هي اسباب الشكوة-

الجواب خمسة اسباب من المقالة الثالثة من التذكرة اما من طوية  
يعرض للبيضية واما غلظ الروح النفساني واما الرطوبة الجليدية وكدرتها  
واما من مداومة الشمس واما من قبل بخار من المعدة-

السؤال الحادي عشر كم هي امراض البيضية-

الجواب سبعة. تغير لونها. جفاف حر ومنها صغيرا كبيرا رطوبتها  
غلظها-

السؤال الثاني عشر على كم وجب يكون تغير البيضية في اللون-

الجواب ثلثة اما ان تغير كلها فتسمى بحم كلة باللون التي هي عليه لثاني

اور کھانکے درو کو نہ دیکھیں گے جب تک کہ دروسر زائل نہ ہو اور اس دروسے آرام حاصل نہ ہو اور جبکہ ماوے کا کھانا  
اور کھانکے کا ہاتھ کرنا اور تھپی تہہ پر عمل میں لانا آنکھ کے مرض میں مستغنی نکرسے اور آنکھ کو صحت نہ دے تو یہ جان لے  
کہ آنکھ کا مزاج بگڑ گیا ہے یا ایسا کوئی بگڑ ہوا نا وہ غبغات ہیں اور کیا سبب جو اس غذا کو جو آنکھ کی طرف آتی ہے پہنچ  
کرتا ہے اور علاج کو کچھ سد کرتا ہے یا اس جگہ دماغ میں ضعف ہے کہ جس کے سبب سے غلام کچھ اڑھ نہیں کرتا ہے  
یا اس جگہ ضعف ہے جہاں سے نزلہ آنکھ پر اترتا ہے۔

**سوال**۔ اجڑے چشم میں وہ جو رو کو مناسب ہے کہ جب وہ عضو کسی مرض خاص سے بیمار ہو جاتا ہے تو تمام آنکھ کو  
ضرر نہیں ہوتا بلکہ نفع پہنچاتا ہے۔

**جواب** تذکرہ کے تیسرے مقالے میں ذکر کیا ہے کہ جب اس تیسرے عضفے میں جو عصبہ فورہ کے موئے پر ہے  
تشیخ ہو جاتا ہے تو آنکھ کو مضبوط اور مربوط جاتا ہے۔

**سوال** شکوری کے کے سبب میں بتاؤ بے سبب ہیں جواب تذکرے کے تیسرے مقالے میں پانچ  
سبب لکھے ہیں جو اس طرح سے کہے ہیں (اول) تو یہ ہے کہ وہ اس رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو ہضیہ میں ہوتا  
ہوتی ہے (دوسرے) ریح نفسان کی غلطی سے ہو جاتی ہے کہ شکو کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے (تیسرے)  
جلیدہ کی رطوبت ہے اور اسی رطوبت کی کہ ورت ہے (چوتھے) دھوپ میں ہمیشہ بیٹھنے سے (پانچویں) بخارات  
معدے کے اوپر چڑھنے سے **سوال** امراض ہضیہ کتنے ہیں تفصیل بتاؤ جتنے ہیں جواب وہ امراض  
سات ہیں کہ رطوبت ہضیہ کی آفات ہیں (پہلے) رنگ کا بد لجانا یعنی رنگین نظر آنا (دوسرے) اس میں  
خشکی کا آنا (تیسرے) اس کے کسی جزو کا خشک ہو جانا (چوتھے) چھوٹا ہونا (پانچویں) بڑا ہو جانا۔  
(چھٹے) پانی کا آنا (ساتویں) موٹا ہو جانا **سوال** کے جو ہر ہضیہ کا رنگ بد لجاتا ہے اور تیسرے کس  
طرح پیش آتا ہے جواب تین طرح سے رنگ بدلتا ہے جو کتابوں میں لکھا ہے (اول) تو یہ ہے کہ سارا رنگ بد لجاتا  
ہے پس ایسے مریض کو ہر چیز کا رنگ اسی رنگ کے مطابق نظر آتا ہے۔

انه ربما تغيرت في بعض الاوقات بسبب بخارات تتصاعد اليها من المعدة  
تقرى الاجسام على حسب ذلك البخار الثالث انه ان كان قد تغير بعض  
اجزائها فيرى من اصابه بين يديه اجساما شبيهة في الوانها وتشكالها  
باجزاء تلك الرطوبة -

السؤال الثالث عشر كم هي الامراض الخاصة بالاجفان -

الجواب احد عشر الحرب والبرودة والتجرب والالتصاق والشفرة والشعيرة  
والشعر الزائد في العين وانقلاب الشعر والوردية والسلاق والشفرة  
السؤال الرابع عشر من كم سبب يكون مرض من يصبر بالليل لا يبصر بالنها  
الجواب اما من شدة يبس الروح الحيواني النوري واما من قلته وضعفه  
واما من فساد التحليل -

السؤال الخامس عشر ما الفرق بين الاتساع والانتشار

الجواب من التذكرة ان الاتساع يحدث في الطبقة او العصبية والانتشار  
في النور فالاتساع مرض والانتشار عرض -

السؤال السادس عشر كم هي الاشياء التي لاجلها استعملت الاشيار  
الرطبة الممزجة في العين

(دوسرے) یہ ہے کہ کبھی کبھی ان بیماریاں کے سبب سے تغیر ہوتا ہے جو معدے سے چڑھتے ہیں پس تمام اجسام جو سامنے ہوتے ہیں انہیں بیماریاں کے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ (تیسرے) یہ ہے کہ کبھی ظہور کے کسی جز کے رنگ میں تغیر آتا ہے۔ پس جو جسم اس جز کے سامنے ہو تلے وہ بھی اسی رنگ کا پایا جاتا ہے۔

**سوال** وہ کون کون مرض ہیں جنکو پلکوں سے خصوصیت ہے مفصل بتاؤ جو انکی کیفیت ہے۔

**جواب** گیارہ مرض ہیں جنمیں بڑاں ہیں انکے اس تفصیل سے نام و نشان ہیں۔

(اول) کھلی۔ (دوسرے) بردہ۔

(تیسرے) ٹخمر۔ (چوتھے) جھٹنا۔

(پانچویں) شترہ۔ (چھٹے) شعیرہ۔

(ساتویں) زامبال کاٹن میں اُگ آتا۔ (آٹھویں) پلکوں کا اُلٹنا۔

(نویں) درونج۔ (دسویں) سلاق۔

(گیارہویں) شرتاق۔

**سوال** کس سبب سے یہ مرض ہوتا ہے کہ آدمی رات کو دیکھتا ہے اور دن کو ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اسکو کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔

**جواب** یہ مرض یا تو روح حیوانی فوری کی بہت بیست سے ہوتا ہے یا اُسی روح کی قلت سے ہوتا ہے یا اُسی روح کے ضعیف ہو جانے سے یا بہت تحلیل پانے سے۔

**سوال** اتساع اور انتشار میں فرق کیا ہے بیان کرو جو حکیموں نے کہا ہے۔

**جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ اتساع یعنی چڑائی طبقہ میں یا عصبہ میں پیدا ہوتی ہے اور انتشار یعنی پرانگندگی فوری کی نور میں ہویدا ہوتی ہے پس اتساع مرض ہے اور انتشار عرض ہے یعنی جب آنکھ کے طبقہ میں یا نور کے عصبہ میں چڑائی ہو جاتی ہے تب نور میں پرانگندگی آتی ہے۔

**سوال** وہ کتنی چیزیں ہیں جن کے سبب سے دوائیں تراو چکی ہوتی ہیں آنکھ میں ملگائی جاتی ہیں اور امراض چشم میں وہ ادویہ نفع دکھاتی ہیں۔

الجواب من التذكرة اربعة احدها انها غير لذاعة الثاني في يتسمى الحشونة  
الكائنة عن الحدة وبغيرها الثالث انها تبقى في العين اكثر من بقار  
الرطوبة المائية الرابع ان العين عضو كثير الحس واكثر الادوية التي  
يعالج بها حبة وكل شئ خشن اذا لم يكثر الحس آذاه فاخترت  
الاطباء ان يخلطوا في ادويتها شيئا يلين خشونتها وهي لطيف بياض  
الببيض ومار الحلبنة ومار الصمغ والكثير ونحوها -

السؤال السابع عشر ما الفرق بين الجسار العارض للجفن وبين الغلظ  
الجواب من التذكرة ان الجسار لا يكون معه نفخة وهو صلاية تعرض  
للجفن وتعرض ذلك في جفن واحد وفيها وسببه برد وليس والغلظ معه  
نفخة ويكون في الجفنين جميعا وسببه مادة باردة رطبة غليظة

السؤال الثامن عشر ما الفرق بين متوالعنبية وبين البشر الحاد  
في القرنية

الجواب من التذكرة ينبغي ان ينظر الى لون العنبية ما هو ثم يقيس  
لون ذلك الى العلة فان لم تكن على لونها علمت انها متوال في القرنية  
وان لم تر شيئا ما ذكرت فهي بشرة فان كان على لون العنبية فانظر



**جواب** تذکرے میں چار لکھی ہیں (۱) یہ ہے کہ ادویہ رطبہ و لزجہ گزند نہیں پہنچاتی ہیں (۲) اس واسطے

کہ وہ دوائیں اس نشونت یعنی درشتی کو جاوے کی تیزی سے ہوتی ہو ورنہ کریں اور آنکھ کو دھوئیں۔

(۳) یہ کہ وہ دوائیں آنکھ میں دیر تک رہتی ہیں نسبت ان دوائوں کے جو محض تر ہوتی ہیں۔

(۴) یہ کہ آنکھ میں جس سواپے اور اکثر علاج آنکھ کا سنگی دوائوں سے ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ جب کوئی

سخت و درشت چیز ایسے کثیر الحس عضو میں لگائی جاوے گی تو وہ اسکو بہت اذیت پہنچائیگی لہذا اطباء نے

یہ اخت یا کیا ہے کہ ان سخت دوائوں میں کوئی چیز ایسی ملائی جائے جو انکی درشتی کو مٹائے جیسے حنیف

انڈے کی سفیدی یا میٹھی کا پانی یا گوند کا یا کتیرے کا پانی ہے اور یہ دوا اس طرح اس کام کے لائق جانی ہے

**سوال** جبارۃ الجفن اور غلط الجفن میں فرق کیا ہے۔

**جواب** تذکرے سے لکھا جاتا ہے کہ جبارۃ وہ مرض کہلاتا ہے جس کے ساتھ میں نفخہ نہ پایا جاوے

یعنی پلک پھولی ہوئی نظر نہ آئے اور وہ محض ایک سختی ہے جو پلک میں عارض ہوتی ہے اور وہ بھی یا ایک

پلک میں پیدا ہوتی ہے یا دونوں پلکوں میں ہوا کرتی ہے اور سبب اس مرض کا سردی و خشکی ہے جس سے

پہنچتی ہوتی ہے اور غلطت یعنی مٹا یا پلکوں کا وہ ہے کہ دونوں پلکیں بالکل پھول جاتی ہیں اور سرد و غلط

مادے کے سبب سے موٹی نظر آتی ہیں۔

**سوال** تنوعنہ میں اور اس پھنسی میں جو قرنہ میں حادث ہوتی ہے فرق کیا ہے صاف صاف کہو

کتاہوں میں لکھا ہوا ہے۔

**جواب** تذکرے میں یوں لکھا ہے چاہیے کہ عنہ کے رنگ کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے پھر اس رنگ کو جو

جو پھنسی سے ہوتا ہے قیاس کریں اگر عنہ اپنے رنگ پر نہ ہو تو یہ جانیں کہ قرنہ میں کچھ اونچائی ہوئی ہے اور

اگر یہ بات دیکھی نہ جائے کچھ بھی پس یہ جانیں کہ کوئی پھنسی ہوئی ہے اگر وہ پھنسی عنہ کے رنگ پر ہو

الى اصل الشئ الثاني والى نفس الحدة فان رأيت اصل الشئ الثاني  
 اثرياً من فاعلم ان ذلك الشئ الابيض خرق القرنية والشئ  
 الثاني من العنبية وان لم تر شيئاً من ذلك فهي شجرة  
 السؤال التاسع عشر بماذا تفرق بين نتوء القرنية والبشر الحادث فيها -  
 الجواب اما نتوءها فصلب حاس واذا غمرت عليه بالليل لم ينخفض لصلابته  
 واما البشري فتبها دمة وضربان ويكون لونها احمر الى البياض -  
 السؤال العشرون في اى زمان من ازمنة المرض يستعمل الذرورات -  
 الجواب من التذكرة اياك ان تستعمل الذرورات في الابتداء لاني الرمد و  
 لاني القروح لان آفة عظيمة الا ان كنت على ثقة من نقار البدين اللاس  
 ثم قال واحذر ان تستعمل في الابتداء او الصعود وذروراه انزروت فانه  
 يجلب على المريض اذية عظيمة -



اُس اونچائی کی چڑکی طرف نظر کرو اور آنکھ کے ڈھیلے کو بھی دیکھو اگر اونچائی کی چڑکی میں اثر سفیدی کا ڈھو پس جان نوکہ وہ سفیدی قرنیہ کے پھٹ جانے سے ہوئی ہے اور وہ اونچائی خفییہ سے نکلی ہے اور اگر سفیدی کا اثر نہ ہو تو وہ محض پھنسی ہے۔

**سوال** قرنیہ کے بند ہو جانے میں اور اُس میں پھنسی نکل آنے میں کس طرح فرق کیا جائے تو مواجی مرض کے علاج اُس کا عمل میں آئے۔

**جواب** قرنیہ کی اونچی سخت اور جس دار ہوتی ہے اور جب سلائی سے دبائی جاتی ہے تو سختی کے سبب سے بنیں دیتی اور پھنسی کے ہمراہ نکلین ہوتی ہے اور اسنو نکلتا ہے اور رنگ کا سرخ سفیدی جھلکتا ہوا ہوتا ہے۔  
**سوال** آنکھوں کے امراض میں ذرورات کا استعمال کونسے زمانہ مرض سے کیا جاتا ہے کہ جوہ مرض کو نفع دکھاتا ہے۔

**جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ خبردار کبھی مرض کی ابتدا میں ذرورات کا استعمال نہ کرنا اور ایسی عواقل کا خیال نہ کرنا آنکھوں کے دیکھنے میں نہ قروح میں مبادا بڑی آفت پیدا ہو جائے مگر جب بھروسا بدن اور سر کے پاک ہونے کا رکھتا ہو یعنی کوئی مادہ ان میں نہ دیکھتا ہو۔ اور پھر اُسی تذکرے میں کہا ہے کہ مرض گہرا ہوتا تو زائد کے زمانے میں اُس ذرور سے ڈرو جس میں انزروت ہو کسو اسطے کہ یہ دوا بیمار پر بڑی آفت لاتی ہے اور نہایت اذیت دکھاتی ہے۔



# الباب الثامن

فيما يسأل عنه الجراحى

السؤال الاول كم هي العظام التى فى البدن -

الجواب حرره ابن جميع وهى على ما يأتى تفصيله مائتان وستة وأربعون عظما  
تفصيله التحف اثنتان مائة دون التحف خمسة الزوج أربعة للحي  
الاعلى اثنا عشر الآنف اثنتان الأسنان اثنتان وتثلثون للحي  
الاسفل اثنتان فقرات الصلب تثلثون الاصابع أربعة وعشرون  
العص شعبة الكتفان اثنتان الترقوتان اثنتان العضدان اثنتان الساعدان  
أربعة الرسغان ستة عشر المشطان ثمانية الاصابع تثلثون العانة اثنتان  
الفخذان اثنتان الوركين اثنتان الساقان أربعة القدمان اثنتان  
وخمسون - هذا كلام ابن جميع واما صاحب القانون فيقول انها مائتان ثمانية  
والربعون عظما سوى السمسمانية واشبيهه باللام قال ابن جميع والعظامان  
الباقيتان هما راس الكتفين -

## آٹھواں باب

اُن باتوں میں جو جراحوں سے پوچھی جائیں اور شکستہ بندی میں کام آئیں  
سوال آدمی کے بدن میں بڑیاں کتنی ہیں مفصل بتاؤ کتنی ہیں جواب ان جیسے نے درجہ تیس گنی ہیں اور  
اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

نام ستخوان	شمار	کیفیت	نام اتخوان	شمار	کیفیت
کھوپری	۲	اوپر سر کے راز بھی برقی پیشانی سے چھپے ہوئے ہیں نیچ میں ٹنگے درزے جہاں مانگ نکلتی ہے۔	مونڈھے	۱	ایک داہنی طرف چھپے کے فخر و تہی برقی دوسری وسیطج بائیں طرف مگی ہوئی۔
۵۸ ۶۲	۵	چار بطور عیاد پواری کے ایک پیشانی اور ایک داہنی اور ایک بائیں اور ایک پیچھے اور ایک ٹانگ کے نیچے بطور غریز کے جو کافہ مدافع کہتے ہیں	ہنس	۲	ایک داہنی طرف گردن سے نیچے اور مونڈھے سے لیکر سینے کی تہیوں سے طلی ہوئی دوسری بائیں طرف اسی طرح۔
کپٹی کن	۲	ایک ایک طرف دو دو۔	بازو	۲	ایک تہی داہنی طرف مونڈھے سے کہنی تک دوسری اسی طرح بائیں طرف۔
اوپر کا کلا	۱۲	چوداہنی طرف آنکھ کے نیچے اور چہ بائیں طرف یہ چھوٹی چھوٹی ڈھریاں ہیں۔	کلائیائیں	۴	دو اوپر پیچھے داہنے ہاتھ میں اور دو وسیطج بائیں ہاتھ میں کنبیوں سے پیچھے تک۔
ناک	۲	پیشانی کے نیچے سے لیکر نگوں کے اوپر تک ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف۔	پوسر نیچے	۱۶	آٹھ آٹھ ڈھریاں سر ایک ہاتھ میں کلائی سے لیکر نیچے تک۔
دانت	۱۴	سولہ اوپر کے جڑ سے ہیں تفصیل سے کہ دو داہنی چھ ہیں اور دو نو طرف اور ایک ایک کچی ہونے طرف اور بائیں بائیں چھ ڈھریاں اور اسی طرح نیچے کے جڑ سے ہیں ہونے ہیں۔	پشت موت	۸	چار چار ہر ہاتھ میں پیچھے سے لیکر انگلیوں کی تہیوں تک۔
نیچے کا جڑا	۲	ایک داہنے کان کے نیچے سے تھوڑی تک دوسری بائیں کان کے نیچے سے تھوڑی تک۔	انگلیاں	۳۰	ہر ہاتھ میں پندرہ پندرہ ہیں اس صورت سے کہ ہر ہاتھ کی تین تین پوری ہیں۔
مہربائے	۲۰	جو گردن کے نیچے سے ڈھریاں تک اس طرح اوپر نیچے گتے گتے ہیں جیسے کسی دورے میں دسلا پر دے ہوں۔	عاند	۲	
پشت	۲۰	پیشے کی تہیوں سے پیچھے کی تہیوں تک بارہ بارہ داہنے بائیں جڑ کا ہونی ہیں اور نیچے میں سے خم دار ہیں۔	رائیں	۲	ایک داہنی طرف پیٹوں سے لیکر گتے تک دوسری بائیں طرف اسی طرح۔
پسلیاں	۲۴		چپٹیاں	۲	راٹوں اور نہ پٹلیوں کے جوڑوں پر ایک گول پٹی اوپر کی طرف لگی ہوئی ہے۔
پیشے کی	۶	جو پیشے سے لیکر کوڑھی کے اوپر تک نیچے اور لگی ہوئی ہیں۔	پنڈلیاں	۴	ہر پاؤں میں دو دو نیچے اور پر گٹھنوں سے ٹخنوں تک ہیں۔
چوڑیاں	۶		دونوں قدم	۵۲	ہر قدم میں چھپیں چھپیں پنڈلیوں کی اٹھا سے لیکر انگلیوں تک ہیں۔

السؤال الثاني كم هي عضل البدن - الجواب خمس مائة وتسعة وعشرون عضلة  
**تفصيل ذلك** الوجه تسعة<sup>٢٩</sup> العينين اربعة<sup>٣٠</sup> وعشرون<sup>٣١</sup> اللحي  
 الاسفل اثنا عشر<sup>٣٢</sup> الفكين اربعة عشر<sup>٣٣</sup> الراس ثلثة<sup>٣٤</sup> وعشرون<sup>٣٥</sup> فم  
 الرية العقب<sup>٣٦</sup> الخنجر<sup>٣٧</sup> ستة عشر<sup>٣٨</sup> العظم الشبيه باللام ستة<sup>٣٩</sup> اللسان تسعة<sup>٤٠</sup>  
 الخلق اثنا<sup>٤١</sup> الرقبة اربعة<sup>٤٢</sup> مفصل الكتفين مع العضدين ستة<sup>٤٣</sup> وعشرون<sup>٤٤</sup>  
 المرفقين ثمانية<sup>٤٥</sup> الساعدين اربعة<sup>٤٦</sup> وثلثون<sup>٤٧</sup> الكتفين ستة<sup>٤٨</sup> وثلثون<sup>٤٩</sup>  
 الصدر مائة<sup>٥٠</sup> وثلثة<sup>٥١</sup> الصلب ثمانية<sup>٥٢</sup> وأربعون<sup>٥٣</sup> البطن ثمانية<sup>٥٤</sup> المشاة واحد<sup>٥٥</sup>  
 القصب اربعة<sup>٥٦</sup> الاثنى اربعة<sup>٥٧</sup> الشرج اربعة<sup>٥٨</sup> وعلى<sup>٥٩</sup> الوركين حركة  
 الفخذين ستة<sup>٦٠</sup> وعشرون<sup>٦١</sup> وعلى<sup>٦٢</sup> الفخذين حركة<sup>٦٣</sup> الساقين ثمانية<sup>٦٤</sup>  
 عشرون<sup>٦٥</sup> وعلى<sup>٦٦</sup> اساقين ثمانية<sup>٦٧</sup> وعشرون<sup>٦٨</sup> وعلى<sup>٦٩</sup> القدمين اثنا<sup>٧٠</sup> وخمسون<sup>٧١</sup>  
 وقيل خمس وخمسون<sup>٧٢</sup>

خمس

السؤال الثالث كم هي اعصاب البدن الدماغية والنخاعية وغيرها  
 الجواب ثمان<sup>٧٣</sup> وثلثون<sup>٧٤</sup> زوجا فردا لا<sup>٧٥</sup> **تفصيل ذلك** الدماغية  
 سبعة<sup>٧٦</sup> النخاعية احد<sup>٧٧</sup> وثلثون<sup>٧٨</sup> زوجا وفردا لا<sup>٧٩</sup> منها من فقار العنق ثمانية<sup>٨٠</sup>  
 ازواج ومنها من فقار الصدر اثنا عشر<sup>٨١</sup> زوجا ومنها من فقار القطن

سوال انسان کے بدن میں کتنے عصبے ہیں جو پٹریوں کے اوپر دہری ہیں۔  
جواب وہ پانچ سو اکتیس گئے گئے ہیں جو حکماء نے بیان کئے ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
مٹھ	۹	آنکھوں کے	۲۷	نیچے کے کچے کے	۱۳
دونوں پٹریوں کے	۱۴	سکر	۲۳	نقصتہ اذریہ	۴
نرخہ	۱۶	استخوان مشبیہ بلام	۶	زبان	۹
حلق	۲	گردن	۴	موٹھوں کے جوڑوں یعنی شانوں کے مع ہر دو بازو	۲۶
کہنیوں کے	۸	کلائیوں کے	۳۴	بتیلیوں کے	۳۶
سینے کے	۱۰۷	پشت کے	۴۸	شکم کے	۸
مٹانہ	۱	ذکر کے	۴	فوطوں کے	۴
مقعد	۴	کولھوں کے واسطے حرکت ران کے۔	۲۶	رانوں کے واسطے حرکت پنڈلیوں کے	۲۸
پنڈلیوں کے	۲۸	قدموں کے	۵۲ اور ایک قول ۵۵		

سوال بدن میں کتنے پٹھے ہیں جو دماغ سے گئے ہیں اور حرام مغز سے نکلے ہیں اور ان دونوں کے سولے  
ہیں اس تفصیل سے کہ جس طرح سے ہیکمیں نے لکھے ہیں جواب اکتیس جوڑ ہیں اور ایک تنہا ہے جو اپنا  
جیساد و سر نہیں رکھتا ہے یہ تفصیل انکی ہے جو حکماء نے لکھی ہے ان میں سات تو دماغی جو دماغ سے  
نکلے ہیں اور نواحی یعنی جو حرام مغز سے آگئے ہیں اکتیس زوج ہیں اور ایک فرد جس طرح دوج جدول ذیل ہے

خمسثة ازواج ومنها من عظام العجينة ثلثة ازواج ومنها من عظام العصص  
 ثلثة ازواج ومن طرف عظم العصص الاخير يخرج عصب فرد لاخ له  
 السؤال الرابع كم عدد العروق التى يفيض فى الاكثر الجواب ثلثة  
 وثلثون عرقا منها اثنا عشر فى اليدين قيف لان وباسليقان اسيان  
 وباسليقان البطان والكلان وجبل الذراع واسيلمان ومنها فى  
 الراس والرقبة ثلثة عشر عرقا الصدغين وعرقان خلف الاذنين  
 وعرقا الماقين وعرقا الوداجين وعرق اليافوخ وعرق الجبهة وعرق  
 مؤخر اس وعرق الازنبة وعرق تحت اللسان هذا قول صاحب الملكى  
 ورايت فى هذا الموضع جاشية ثم الجمارك الاربعة اثنان فى الشفة  
 العليا واثنان فى الشفة السفلى وفى الرجلين ثمان عروق عرقان  
 فى مابض الركبتين وعرقا السافين وعرقا النسر وعرقا مشطى القدمين -  
 السؤال الخامس كم هى الاصول التى تجب ان ينظر فيها عند مداواة تفرق  
 الاتصال الواقع فى الاعضاء اللينة -

الجواب من الكليات الغرض فى علاجه امور ثلثة الاول ان كان سبب  
 ثابته فاول ما يجب قطع ما يسيل وقطع مادته ان كانت حاقرة الثانى



نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
گردن کے سینے	۸ جوڑ	سینے کے ٹکڑوں کے لیے	۱۲ جوڑ	پشت کے ٹکڑوں کے لیے	۵ جوڑ
عجز کے لیے	۳ جوڑ	عصص کے لیے	۳ جوڑ	رٹھ کی پٹی کے اخیر سے	انودوہا رکھائی پیر

**سوال** وہ کتنی رگیں ہیں جنکی اکثر ضد کیجاتی ہے اور دفع مرض کے واسطے کام آتی ہے  
**جواب** وہ تینتیس رگیں ہیں جنکی ضد ہوا کرتی ہے ان میں سے بارہ رگیں تو بابتھ میں ہیں جن میں سے  
اپنے اپنے وقت میں ہر ایک کھلا کرتی ہے۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
سرارو	۲	باسلیق اندر طرف یعنی لپ پیچھا	۲	ابطی یعنی محاذی بخل	۲
ہفت اندام	۲	جل الذراع	۲	اسیلم	۲

### سرو گردن میں تیسلہ رگیں ہیں

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
کنپٹیوں میں	۲	کانوں کے پیچھے	۲	گوشہ چشم میں	۲
گردن کی	۲	کھوپری میں	۱	پیشانی میں	۱
گدی میں	۱	ارنبہ	۱	زبان کے نیچے	۱

یہ قول تو صاحب ملکی کا ہے اور ایک جگہ حاشیہ پر دیکھا گیا ہے کہ چار رگیں اور ہیں جو چہار گ کہلاتی ہیں وہ دو اوپر  
کے ہونٹ میں اور دو نیچے کے ہونٹ میں پائی جاتی ہیں۔ پاؤں میں آٹھ رگیں ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
البص	۲	صافنین	۲	عرقا النساء	۲
				قدیں	۲

**سوال** وہ کتنے اصول ہیں جو اخصاص مرکب کے تفرق الانقسام کے علاج میں دیکھے جاتے ہیں یعنی وہ

الحام الشق بالادوية والاعذية الموافقة والثالث منع العفونة ما امكن  
السؤال السادس كم هي الاشياء الممانعة من جبر القحط وكيف يتداوى  
كل واحد منها الجواب من الكلييات أربعة الأول مزاج العضو ويجب ان يعنى  
باصلاحه الثاني ردة مزاج الدم المتوجه اليه ويجب ان يتدارك بما يولد  
اليكموس المحمود الثالث كثرة الدم الذي يسيل اليه ويتدارك بالاستفراغ  
وتلطيف الغذاء واستعمال الرياضة ان امكن الرابع وفساد العظم  
الذي تحته وارساله السديد وهذا الادوار له الاصلاح ذلك العظم وحكمه ان  
كان الحاك ياتي عن فساد وواخذه وقطعه.

فساد

السؤال السابع اى الادوية التي ينبغي عملها في تروح الاحليل -  
الجواب من المقالة الرابعة من حيلة البرر الجالينوس حيث يقول قروح  
الاحليل تحتاج الى كثيرة التحفيف بحسب فضل يسبه في طبعه بمنزلة  
القرطاس المحرق والصبر في اول الامر ليس حتى ايها كان او ما يحبرى  
مجرها ونيش على القرحة.

السؤال الثامن كيف يكون الحال اذا اصاب العصبه فحتمه وكيف  
يكون طريق مداواتها -

فحتمه

اُس شقی میں گوشت پیدا کریں اگر زخم ہو گیا ہو یعنی دودھ دیاں اور غذا نیکر، وہیں جن سے زخم بھڑتا ہو تیسرے جہاں تک ہو سکے زخم کو بخون سے روکیں یعنی اُس کو بھونہ بھونے دیں۔ **سوال** کون کونسی چیزیں ہیں جن سے ناسور چھان نہیں جوتا ہے اور انہیں سے ہر چیز کے دفع کرنے کا تدارک کیا ہے **جواب** کلیات قانون میں وہ چیزیں چاہیں **داول** (مزاج اُس عضو کا ہے جس میں ناسور ہوا ہے) واجب ہے کہ پہلے اُس کے مزاج کی اصلاح کی جائے تاکہ ناسور کی صحت نظر آئے (دوسری) اُس خن کے مزاج کی تباہی ہے جو ناسور میں آتا ہے۔ اُس کا علاج اس طرح سے کیا جاتا ہے جس سے کیس میں اچھا پیدا ہو (تیسری) زیادتی اُس لبہ کی ہے جو ناسور کی جانب رواں ہوتا ہے اُس کا علاج خون کے نکالنے اور لطیف غذا کھلانے سے عیاں ہوتا ہے اور نیز اگر مریض میں امکان پائیں تو اُس سے ریاضت بھی کروائیں (چوتھی) چیز ناسور کے نیچے کی ہڈی کا جگا جانا ہے اور عکس سبب سے پیپ کا آنا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ اسکی کوئی دوا نہیں اور اگر ممکن ہو سکے تو کچھ اس کے سوا نہیں کی ہڈی کی اصلاح کریں اور اُسکو چھیلیں اگر چھلنے سے وہ فساد دور ہو جائے یا اُس ہڈی کو باہر نکالیں یا کاٹ ڈالیں تاکہ تباہی اُٹھ جائے۔

**سوال** وہ کون کونسی دوائیں ہیں جو ذکر کے سوراج کے قروح کو سزاوار ہیں اور ان کے علاج کو نہیں جراح کو درکار ہیں۔

**جواب** جالیہنوس کی کتاب حیلۃ البرک کے چوتھے مقامے میں لکھا ہے یعنی حکیم مذکور نے اس فصل میں اس طرح کہا ہے کہ سوراج ذکر کے قروح کو بہت خشک کر دینا کی طرف حاجت ہے کس واسطے کہ خاص سوراج ذکر کی طبیعت خود بہت مائل بہ برست ہے پس ابتدا میں جلا ہو کا غذا ورالیا اور جو چیز کہ خشک کرنے والی ہو ایسی جائے اور اُس ناسور پر چھڑکی جائے۔

**سوال** کیا حال ہے اُس کا جس کا پٹھا زخمی ہو جائے اور اس کا علاج کس طرح عمل میں آئے۔

الجواب من المقالة السادسة من كتاب حيلة البر للجالس -  
 حيث يقول اذا اصابت عصبته نخمة فلا بد ضرورة لفضل ح من  
 ان يناله وجع شديدا اكثر من سائر الاعضاء وكذلك لا محالة يرم ان لم تحل  
 له في تسكين الوجع ومنع حدوث الورم وذلك يكون بان يستنقى موضع  
 الحرق من الجلد على حاله ويمنع من الالتحام ليخرج ما يرسخ من موضع  
 النخمة من الصديد ونقي البدن كله من الفضول بفصد العرق ان كان ثم  
 قوة تحمل وتنقية الاخطا الروية بدواء سهل يابور به في اول الامر وان يوسع  
 الجرح وان غطى بالزيت الذي لا قبض فيه بعد ان يسخن والآجود ان يكون  
 الزيت الذي قد اتت عليه سنتان او ثلث فان هذا يحلل اكثر ويختار من اول  
 اللوزية ما كان لطيف الاجزاء مغنل الحرارة مجففا بلا اذى معه مثل تلك  
 البطم واليسير من الفربيون ووسخ الكوروكينج والجأوشير والحلتيت  
 في الابدان الصلبة والكبريت الذي لم يصبه نار غليظة هذه كان بالزيت  
 حتى يصير في شغل لعل ويضمد به الجرح -

السؤال التاسع هل يجوز ان يتعمل في ترويح العصب شيئا من الاشياء  
 المرغية او يتعمل المار الحار - الجواب من المقالة السادسة من حيلة البر

**جواب** جالینوس کی کتاب حیلۃ البرز کے چھٹے مقالے میں مسطور ہے اور اس عارضے کا علاج یوں مذکور ہے کہ جب کسی پٹے کو زخم پہنچے گا تو اس کی جس کی زیادتی سے درد کی بھی وہ شدت ہوگی جو کسی عضو میں نہیں ہوتی اور پٹہ البستہ ورم بھی کرے گا اگر کسی تدبیر سے درد نہ بختمایا جائے اور اسباب ورم کے روکنے کی طرف توجہ نہ کی جائے پس علاج اس کا یہ ہے کہ اس جگہ کو بدستور اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور زخم کو بھرنے نہ دیں اور تدبیر زخم کے بھرنے کی نکریں جب تک کہ اسکی پیپ وغیرہ بھی طرح نہ نکل جائے۔ اور میل کھیل سے صاف نہ ہو جائے پھر اسکی فصید لیں اگر توت دیکھیں اور ابتدا میں دولے مسہل پلائیں اور اخلاط ردی کو باہر لائیں اور زخم کو چھڑائیں اور گرم گرم روغن زیت لگائیں اور بہتر تو یہ ہے کہ اگر بائیں تو وہ روغن زیت عمل میں لائیں جس پر دو برس گزرے ہوں یا تین سال کسوا سٹے کہ مادے کو بہت گھلاتا ہے اور جلد خشکی کی صورت دکھاتا ہے اور اس کے ساتھ ابتدا میں وہ دوائیں ملائیں جن میں حرار معتدل ہو اور لطیف اجزاء ہوں اور خشکی کرنے والی بھی بغیر ایذا ہوں جیسے علق لطم اور تھوڑی سی فزیون اور وینخ الکور اور سکینج اور حار و شیرا و حلتیت اور کبریت جس کو آگ نہ پہنچی ہو ہر ایک ان میں سے روغن زیت میں لت کیجاتی ہیں یہاں تک کہ شہد کی مانند گاڑھی ہو جائیں تب زخم پر صماد کے کام میں لائیں مگر حلتیت کے استعمال میں شرط ہے کہ سخت بدنوں میں کام میں لائی جاوے۔

**سوال** کیا یہ روا ہے کہ چٹھوں کے قرحوں میں ڈھیلی کرنے والی چیزیں لگائیں یا اس مقام پر گرم پانی عمل میں لائیں۔

**جواب** جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرز کے چھٹے مقالے میں اس طرح سے منع کیا ہے۔

حيث يقول اياك ان تتعلم في قروح العصب الممار الحار ولا شيء من الادوية  
المخيرة.

السؤال العاشر كم هي الخصال التي يحتاج اليها في جراحات المراق  
الجواب من المقالة السادسة من حيلة البرجاليينوس وهي اربع  
خصال وذلك حيث يقول جراحات المراق تحتاج الى اربع  
خصال احدها ان يحيط الحرجة الثاني ان يدخل ما يخرج ويبرز من الامعاء  
الى موضعه الثالث وضع الدوار للموافق الرابع ان لا يدع غاية في الحرس  
على ان لا يلحق شيئا من الاعضاء شريطة آفة بسبب الحرجة.

السؤال الحادي عشر اذ ابرز المعاء وبروده الهوار فانتفخ كيف يداوى  
الجواب من المقالة السادسة من حيلة البرجاليينوس يقول يحتاج  
الى الاسخان ليخلل الريح منه واسخانه باسفنجة تغمس في ماء بارد وتغمر  
ويكيد بها واشرب القالبض اذا سخن نفع من ذلك وجمع مع اسخانه  
تقوية الامعاء فان بقي على حاله في الانتفاخ وكان الجرح ضيقا ينبغي ان  
يشق الصفاق بمقدار ما يحتاج اليه المعاء البارز في دخوله

السؤال الثاني عشر افرج الذاهبة في عرض العضلة بل الطريق

اور بتا کہ تمام اس مقام پر یہ کہہ دیا ہے کہ ضرور خبر دا۔ پھوس کے قرحوں پر گرم پانی نہ ڈالنا اور نہ کوئی  
ٹھوسی کرنے والی چیز اس مقام پر لگانا۔

**سوال** رکتی چیزیں ہیں جنکی طرف مراق کے زخموں میں حاجت ہوتی ہے اور انکے استعلاج کی  
جراح کو ضرورت ہوتی ہے۔

**جواب** جالیہ نوس نے کتاب حیلۃ البری کے چھٹے حصے میں چا چیزیں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل  
سے بیان کی ہیں۔

ایک تو یہ کہ جرح اس زخم کو سی سکے۔

دوسری یہ کہ جو انٹری نکلی ہو اس کو اسکی جگہ رستے۔

تیسری موافقہ دو اس پر لگائے۔

چوتھی اس بات کی بڑی حرص کرے کہ کسی عضو شریف پر بسبب زخم کے آفت نہ آئے۔

**سوال** جب انٹری باہر نکلے اور جو اسے سرد ہو کر پھول سی جائے تو پھر اس کا علاج بتاؤ کہ کیا عمل میں آئے

**جواب** جالیہ نوس کے حیلۃ البری کے چھٹے مقام میں یوں مسطور ہے کہ اس کے علاج کا یہ دستور

ہے کہ اول تو اس انٹری کو اس طرح گرم کریں کہ ابر مردہ کا ٹکڑا لیں اور گرم پانی میں ڈبوئیں اور اسے نچوڑ کر

اتر ہی کو سیکیں تا ریح کو تحلیل کرے اور اگر قابض شراب گرم کر کے ڈالی جائے تو اس سردی کو نفع پہنچاتی

ہے اور اس گرم کرنے کے ساتھ انٹری کو بھی قوت دیتی ہے۔ پس اگر انٹری اس طرح پھولی رہ جائے تو چاہیے کہ

صفاق کو اتنا جیرے کہ انٹری اوسیں سمائے

**سوال** جو زخم کہ عضلے کے عوض میں پیدا ہوا ہو کیا اس کا علاج وہی ہے

في مداواتها هو مثل القروح الحادثة في طولها.

الجواب من جملة البرر لجالينوس حيث يقول القروح الذاهبة في عرض العضلة تشفتها اشدها عما يحتاج ان يحجم شفيتها جميعا اشدها وبلغ ولذلك يحتاج الى الخياطة وترفدها بعد الخياطة برفاءة مشقة والقروح الذاهبة في طول العضلة فيكتفى بالرباط اللهم الا ان يكون الجرح مفترقا فيحتاج الى خياطة لسييرة او رفاة بلا خياطة.

السؤال الثالث عشر كم هي منافع الفصد.

الجواب من كتاب الفصد لجالينوس ضربان احدهما ازالة الامتلاء والآخر ابطال المرض الذي يتوقع حدوثه عن ضربته او ألم شديد او عن ضعف العضو وقبوله لما يدفع اليه الاعضاء.

السؤال الرابع عشر كيف طريق مداواة الحبة اذا وقعت بالراس وبلغت الى نواح الغشاء.

الجواب من الملكي من المقالة الرابعة عشر منه حيث يقول متى قوت بالراس جراحة وبلغت الى نواح الدماغ والغشاء فلا ينبغي ان يبادر بالادوية التي تدل وتلطم فانك ان فعلت ذلك جلبت على العليل



جو عضلے کے طول کے زخم میں کیا ہو۔

**جواب** جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ السبب میں لکھا ہے کہ اس زخم کے جو عضلے کے عرض میں

ہوا ہے دونوں کناروں میں بڑا بعد ہوتا ہے پس ان کناروں کے ملاسنے کی طرف طبی حاجت ہوتی ہے

اور اسی سینے اس زخم کے سینے اور بعد اس کے اس پگندیاں مثلث دھرنے کی طبی ضرورت ہوتی ہے اور

زخم جو عضلے کے طول میں ہوتے ہیں ان میں باندھنے ہی پر کفایت ہوتی ہے ہاں اگر زخم بڑا ہو تو قدرے

سینے کی یا بغیر دواخت کے گدیوں دھرنے کی نسبت ہوتی ہے۔

**سوال** فصد کے منافع بتاؤ کسی حکیم کے قول سے مسد لاؤ۔

**جواب** جالینوس کی کتاب فصد میں جو دیکھے ہیں وہ دو قسم کے فوائد رکھتے ہیں۔

ایک تو امتلاز کا دور کرنا ہے۔

دوسرے اس مرض کا باطل کرنا ضرور ہوتا ہے جس کے حادث ہونے کا خیال ہوا اور بعد حدوث

کے اس میں کوکشن کمال ہو یا وہ مرض بالفعل کسی چوٹ سے پیدا ہوا ہو یا کسی شدید درد میں کوئی مبتلا ہو

یا کوئی خصوصیت ہو گیا ہو اور اس نے اس مادے کو جو اعضاء نے دیا ہے قبول کر لیا ہو۔

**سوال** اس زخم کے علاج کا طریق بتاؤ جو کسی سہل لگا ہوا اور ایسا شدید ہو کہ بھلی کے اطراف و نواح

تک پہنچا ہو۔

**جواب** ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ کسی کے سر پر زخم لگا ہے اور وہ زخم

ایسا گہرا ہے کہ دماغ کے اطراف اور بھلی تک جا پہنچا ہے پس نچا ہیے کہ اس کے پھرنے اور گوشت

آگاہنے کی دوائیں دے اور اگر شاید تو اس طرح علاج کرے تو یہ سمجھے کہ بیمار کو ہلاکت میں ڈالا۔ اور

دیہ و دواست ہر طرح کی آفت میں ڈالا۔

العطب لان يرم الدماغ ويختلط العقل ويحدث تشنج لكن يجعل فيها صوفة  
قد غسخت زيت ثلثة ايام ليا من الوم وتشنج ثم من بعد ذلك يستعمل المراهم و  
الذورات الملحمة بمنزلة الذرور المعمول من المروا صبر والكندر والمرهم  
الاسود وما شاكل ذلك -

السؤال الخامس عشر كيف طريق مداواة القرحة مع عظم مكسور  
الجواب من المقالة الرابعة عشر من المسمى حيث يقول متى تركبت القرحة  
مع عظم مكسور فعالج العظم بما يعالج القرحة بالصفا والقوى والذي يستعمل  
في جبر العظام المكسورة فان وقعت الجراحة بالراس وانكسر عظم القحف  
ولم يضر بالغشاء فينبغي ان يصمد العظم بالزراوند المدحج مدقوقا ناعما  
معجوننا بالمارفانه يخرج العظم ثم يعالج بعد ذلك بالمروا والكندر احمرار  
سوار مدقوقا منخولا معجوننا بالعسل وشراب مطبوخ حتى ينعقد والطبخ على  
فتيلة واستعمله بالمراهم

السؤال السادس عشر كيف طريق مداواة الفتوح اذا كان تحتها  
عظم قد عفن وما علامته ذلك -

الجواب من المسمى اما علامته فان ترى القرحة تبدل احيانا ثم تفتتح

کیونکہ اس صورت میں دماغ میں ورم پیدا ہوگا اور اعصاب میں تشنج پیدا ہوگا اور عقل میں پریشانی ہوگی اس وقت علاج میں حیرانی ہوگی۔ لیکن اس کا علاج یوں کیا جائے کہ اس میں دو صوف بھر دیا جائے جو تین روز تک روغن زیت میں ڈوبا رہا ہو تاکہ دماغ میں ورم اور اعصاب میں تشنج نہ پیدا ہو بعد ازاں مرہم اور چھڑکنے کی دوائیں استعمال میں آئیں جو اس زخم کو بھرتی لائیں اور حالت اصلی پر پہنچائیں جیسے وہ زور رہے کہ جو مراد صبر اور کندہ سے بنا ہو اور سیاہ مرہم ہے یا اس جیسا ہو۔

**سوال** اس زخم کا دوا کیا ہے جو ٹوٹی ٹوٹی کے ساتھ ہوا ہے۔

**جواب** ملکی نے چند دھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ زخم کسی ٹوٹی ٹوٹی پر ہوا ہے پس اس ٹوٹی کی علاج اس چیز سے کرنا جس سے زخم کا علاج بھی کیا جائے یعنی اس جگہ پر قوی لپ کے تھلو وہ علاج بھی عمل میں لانا جو ٹوٹی ٹوٹی کے لیے کام آئے پس اگر زخم کسی کے سر پر لگا ہو اور اس نے کھوپڑی کو توڑا ہو مگر جھلی کو ضرر نہ پہنچا ہو پس اس ٹوٹی پر یہ ضماد لگائیں جس میں زراوند مدحج ہار یک پیسا ہوا پانی میں گوندھ کر ملائیں اس واسطے کہ جب یہ ضماد لگایا جاوے گا تو اس ٹوٹی ٹوٹی کو باہر لا دے گا بعد اس کے مراد کندہ ہموزن لے اور میں چھانکر شہد اور شراب مطبوع میں گوندھے تاکہ وہ سبب ہجائے پھر اس کو ایک بتی پر لگا کر اندر رکھے۔ اور باہر مرہم لگائے۔

زخم

**سوال** ان ناسٹروں کے علاج کا طریق کیا ہے جس کے نیچے شری ہوئی ٹوٹی ہو اور اسکی علامت کیا ہے جس سے وہ ٹوٹی معلوم ہوتی ہو۔

**جواب** ملکی کہتا ہے کہ یہ نشان اس زخم کا ہے کہ کبھی تو بھرتا ہے اور کبھی پھر عود کرتا ہے اور اس زخم سے پیپ آنے لگتی ہے۔

المبتس

وتسيل منها صديد واذا دخلت راسن المجنن في القرحة حسنت له  
تخشية فاذا علمت ذلك فالزمه المرحم الحاد ليأكل اللحم الميت فاذا فعلت  
ذلك وصار الموضع كالشكرشية او كاللحمية الرخوة فالسمن المفتر حتى يسقط  
اللحم المحترق ونكشف العظم فاذا بان العظم واكن قطعه فاقطعه والا  
فالسمن المفتر ثمانية حتى يتبعض ويسقط ثم يعالج يوما بمرهم الزنجار ويوما  
بالقطن الخلق حتى ينبت اللحم ويندل واسد اعلم واحكم.

السؤال السابع عشر بماذا يخرج الشوك والآفة اذا دخلت في بعض الاعضاء  
وصارت الى موضع لا يمكن اخراجه بالمحديد.

والاخر

الجواب من المكي ينبغي ان يوضع على الموضع الذي دخلت فيه الزاوند  
المحسرج مدقوقا ناعما بالاشق يلزم ذلك الايام او يؤخذ اصول القصب  
الفارسي الرطب فيدق ناعما ويخلط بالعسل ويلزم الموضع او يؤخذ علك  
الانباط وزفت يذوبان ويخلط معهما آذان الفار مسحوقا ناعما فانه يجذب ويخرج

السؤال الثامن عشر كيف تفرق الاتصال الحادث في عضو عضوي  
الجواب من الكليات ان وقع في الجلد سمي سحاجا وخذ شاة وان وقع  
في اللحم ولم يقع سمي حبرا وان وقع في القرحة سمي قرحة وان وقع في العظم سمي

تلق



سبحي

كسر اوان وقع في طوله كان صدعا وان وقع في عرض العصب سمي  
 بتر اوان وقع طولا ولم يكن كشيء العدد سمي شقا وان كان عدده كثير سمي  
 شدة فاذا وقع في طرف العضلة سمي بهتك سوار كان في عصبته او في وتر اوان  
 وقع في عرض العضلة سمي خراوان وقع في الطول وكبر غوره وقل عدده  
 سمي فدا وان كثرت اجزائه وفشا وغار سمي رضا وفشا وربا قيل الضغ والرضن  
 والضغ لكل ما يتفق في وسط العضلة كيف كان وان وقع في اشرايين  
 سمي ام الدم وان وقع في الاوردة سمي انفجار اوان اعترضها سمي قطعاً و  
 فصلاً وان نفذ في طولها سمي صدعا وان انفتحت فواتها سمي شقا وان كان  
 في الاغشية والحجب سمي فتقاوان وقع بين جزيين من عضو مركب بفصل  
 احدهما عن الآخر من غير ان ينال العضو المتشابه الاجزاء فترق اتصال  
 سمي انفصالا وخلعاوان كان في عصب زال عن موضعه سمي فكا-

السؤال التاسع عشر كم هي الفصول التي ينبغي لمن يطهر ان ينظر فيها  
 قبل التطهير وبعده

الجواب من رسالة احمد بن علي الفارسي في التطهير حيث يقول من يطهر  
 ان ينظر في سبعة فصول الاول ينبغي ان ينقي البدن قبل التطهير

یعنی ٹوٹ جانا کہیں گے اور اگر چہ کئی طول میں ہو تو صدمہ یعنی بھٹ جانا سمجھیں گے اور اگر چہ کئی عرصہ میں ہو تو بریے کٹ جانا جائز اور اگر طول میں دیکھو مگر کئی جگہ نہ ہو تو شق یعنی چھ جانا نہ تو اور اگر طول میں بھی ہو اور کئی جگہ ہو تو اسکو شق یعنی کھل جانا بناؤ اور اگر عضلہ کے کنارے پر ہو تو وہ یتک یعنی پردہ دری ہے یعنی عضلہ کے ابرو ہے خواہ چٹھا ہو خواہ وتر ہو مختصر یہ ہے کہ عضلہ کے کنارے پر ہو اور اگر عضلہ کے عرض میں ہو تو اس کو چربے جدا ہو جانا کہیں گے اور اگر طول میں ہو اور بہت گہرا ہو اور عدد میں کم ہو اسکو فسخ یعنی کھل جانا کہیں گے اور اگر اس کے بہت سے اجزا ہوں اور ظاہر ہو یہاں ہوں تو اس کو من و شق یعنی ریزہ ریزہ ہو جانا اور کس جانا کہتے ہیں اور اکثر ہر قسم کے زخم کو جو عضلہ کے درمیان میں فسخ و من و فسخ یعنی چور ہو جانا اور کبکس جانا کہا کرتے ہیں یعنی ہر قسم کو ان میں سے اس زخم پر استعمال کیا کرتے ہیں اور اگر شرائین میں کوئی زخم پیدا ہو تو وہ زخم ام الدم کہلاتا ہے اور اگر اور وہ میں ہو تو انہیں بھٹ جانا نام پاسے گا اور اگر کسی رگ جہندہ یا غیر جہندہ کے عرض میں ہو تو اس کو قطع و فصل یعنی رگ کا کٹ جانا اور جدا ہو جانا کہیں گے۔ اور اگر رگ کے طول میں ہو تو صدمہ یعنی بھٹ جانا بولیں گے اور اگر کسی رگ کا موٹہ کھل جائے تو اس کا نام شق ہے اور اگر جھلی یا پردے میں ہو تو وہ منق ہے اور اگر کسی عضو مرکب کے دونوں جڑوں میں کوئی زخم ایسا پیدا ہو کہ ایک جڑ کو دوسرے سے جدا کرنا ہو بغیر اس کے کہ عضو منشا بہ الاجزا میں تفرق الاتصال ہوا ہو اسکو انفصال اور قطع یعنی جدا ہونا اور اگر کھل جانا کہیں گے اور اگر کسی پٹھے میں ایسا ہو کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو تو اسکو ٹک یعنی بھٹ جانا سمجھیں گے۔

**سوال** ۱۹ وہ کتنی فصلیں ہیں قبل تطہیر یعنی ختنے کے دیکھی جاتی ہیں اور بعد تطہیر کے بھی غور کیا جاتی ہیں

**جواب** احمد بن علی نے اپنے رسالے میں سات فصلیں لکھی ہیں اور اس تفصیل سے ذکر کی ہیں۔

**اول** یہ ہے کہ قبل تطہیر کے بدن کو مادے سے پاک کریں۔

الثاني في الاغذية التي تصلح لمن تظهر الثالث في كيفية القطع والالة التي يكون بها القطع الرابع في الذوات التي تقطع ازم الخامس في المراهم التي تصلح له خاصة السادس في المياه التي تغسل الا حليل السابع في دخول الحمام والوقت الذي يجب فيه

السؤال العشرون ما هو المرمم المخصوص بالاحليل عند التطهير وفي اي وقت يعمل الجواب من رساله السوسي في التطهير قال مرمم يدعى التركيب يصلح لالبدان الصبيان والابدان الرطبة ويعمل في اليوم الثاني من التطهير صفته دهن ورد نصف رطل مروا بن ربع رطل يدق وتخل حتى يصير مثل الكحل ويطبخ مع الدهن حتى يصير كالشمع لا يلبخ اليد ونيرل عن النار ويطبق عليه عشر دراهم شمع معقورا ببيض واوقية سمن بقري وعشر الدراهم اقا قيا محرقة مغسولة بماء الورد مدقوقة منخولة وسمع الدراهم صبر السقوطري ويطبخ بنار لينه ويحرك دائما حتى يصير كالشمع ويرفع-

دراهم





دوسری وہ غذائیں جو مناسب ہیں ہیں۔

تیسری۔ قطع کردہ زکریہ کیٹ اور شیرازہ کو جس سے قطع کریں سمجھ لیں۔

چوتھی۔ ان چھڑکے کی دواؤں کو جو خون کو بند کریں۔

پانچویں۔ ان مہجوں کو جو اس کے واسطے خاص ہیں بنائیں۔

چھٹی۔ اس پانی کو دیکھیں جس سے سوخ زکریہ کو دھوائیں۔

ساتھویں۔ عام کے جانیکو یعنی کب عام میں لیجائیں اور اس وقت کو جس میں ضرور نہلائیں۔

**سوال** وہ کونسا مہم ہے جو ظہیر کے وقت سوخ زکریہ لگایا جاتا ہے اور کس وقت میں وہ مہم کام میں آتا ہے۔

**جواب** رسالہ سوسی میں ظہیر کے مقام میں یہ لکھا ہے کہ ایک مہم نادہ ترکیبہ کا ایسا ہے جو اڑکوں

کے بدنوں کو سزاوار ہے اور زبدنوں میں بھی دیکار ہے اور ظہیر کے دوسرے دن کام آتا ہے وہ مہم یہ ہے

جواب لکھا جاتا ہے روغن گل نصف رطل لیا جائے اور مردار سنگ چہام رطل کوٹا جائے اور چھان کر ایسا

کہ سرمہ سا ہو پھر مردار سنگ کو روغن گل میں ایسا پکائیں کہ اس کو موم سا بنائیں تاکہ وہ ہاتھ کو نہ لگے پھر وہ

آگ پر سے اترے پھر اس میں دس دم موم سفید اور ایک اوقیہ چربی گاسے کی اور دس دم اقا قبا جلا ہوا

اور گلاب سے دھویا ہوا اور کڑھا چھانا ہوا اور سات دم صبر قوطری میں اور سکو باہم ملا کر نرم آئینہ پر پکائیں

اور ہر آسکو ہلاتے جائیں تاکہ وہ موم سا ہو جائے اور تیار ہو کر کام میں آئے۔



## الباب التاسع

فيما يآل عنه المنجر وهو عشرون مسألة

السؤال الاول ما هو العضو الصعب الانخلاع والعضو السهل الانخلاع والمتوسط الجواب من الكتاب الرابع من القانون حيث يقول السهلة الانخلاع مثل مفصل الركبة سلاسته رباطه وهو سهل الارتداد ايضا ومفصل الكتف قريب من ذلك في المهازيل والصعوبة الانخلاع مثل مفصل الاصلابع فانها لا تنكح وتخلع بل تنكح قبل ان تنخلع مثل مفصل المرفق وكذلك ردها صعب واما المتوسط فمثل مفصل الورك فاصعب الخلع ما ينقطع معه رؤس شظايا العظم الذي يلزق عظاما بعظم وقل ما يرجع الى حالته الطبيعية وكشف ذلك في راس الورك ثم في راس العضد وفي زنده القديمين عند الكسر.

السؤال الثاني ما هي علامات الخلع وما هي علامات الميل وما هي علامات طول المفصل من غير خلع - الجواب الخلع يحدث في المفصل انخفاض و

## نواں باب

اُن چیزوں میں ہے جو شکستہ بندوں کو چھی جاتی ہیں اور اس میں بیس ال ہیں

**سوال** وہ کونسا عضو ہے جو سختی سے اکھڑتا ہے اور کونسا نرمی سے اور وہ جان دونوں صورتوں کے درمیان ہے یعنی اکھڑتا اُس کا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے۔

**جواب** قانون کی چھٹی کتاب میں ہے کہ کھنے کا جوڑ سہل اکھڑتا ہے کس واسطے کہ اُس کے رباطات

سہل ہیں اور اسی لئے وہ جلد تر چڑھ بھی جاتا ہے اور دہلوں کے شانے کا جوڑ بھی ایسا ہی ہے یعنی وہ بھی

آسان اکھڑ سکتا ہے۔ اور انگلیوں کے جوڑوں کا اکھڑنا دشوار ہے اور کہنی کا جوڑ بھی ایسا ہی مضبوط اور سخت

ہے اس واسطے کہ یہ جوڑ اکھڑنے نہیں پاتے بلکہ اکھڑنے سے پہلے ٹوٹ جاتے ہیں بلکہ شکل سے اپنی جگہ پر

پھرتے ہیں اور بڑی تکلیف دکھاتے ہیں اور وہ متوسط جوڑ جن کا اکھڑنا ان دونوں صورتوں کے درمیان ہے

وہ ایسے ہیں جیسے کہ لے کا جوڑ ہے کہ اُس کا اکھڑنا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے پس اکھڑنے میں سخت تر وہ

جوڑ ہیں جن کے ساتھ میں اُن چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے سرے ٹوٹ جائیں جو ہڈی کو ہڈی سے چپکاتے ہیں۔

اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جو ایسے جوڑ بھر بھی حالت پر آئیں اور یہ صورت اکثر کہ لے کے سرے پر اور بازو کے

سرے پر اور دونوں ٹخنوں کے سروں میں ٹوٹنے کی حالت میں پیش آتی ہے کہ ایسی ٹوٹ پھوٹ بہت کم اصلی

صورت سے جاتی ہے۔

**سوال** جوڑ کے اکھڑ جانے کی اور بڑھ جانے کی اور بغیر کھڑی و رازہ و جانیکی علامتیں بتاؤ اور جدا جدا

تفصیل سناؤ **جواب** اکھڑ جانے کی صورت میں تو جوڑ میں پستی اور گہرائی پیدا ہوتا ہے جو خلقت و جنم

کے سوا ہوتا ہے جیسا کہ پاؤں کے جوڑ میں پایا جاتا ہے اور اس سے زیادہ گردن کے جوڑ کے

مفصل العنق والمفاصل ما يخرج احداً صحيحاً وهو ان تعتبر العلية  
 باحتها الصحيحة واذا رايت المفصل تتحرك حركة الى جميع جهاته فليس به علة  
 متعلقة بالزوال واما علامات الميل فهو ان ترى تغيراً مع ثبوت جانب  
 آخر مع ان بعض الحركة ممكنة واما علامات زيادة طول المفصل من غير خلع  
 فهو ان يكون كالمترابط فاذا اذعنته ارتد الى موضعه الطبيعي من غير تكلف و  
 ان تركته عاد الى القدر العرضي وحدث غور وبها دخل فيه الاصابع حيث  
 لا يكون اللحم شديداً الكثيرة مثل المنكب -

الحركة

غور

السؤال الثالث كم هي انواع كسر القحف البسيط الجواب من الملكى ستة  
 حيث يقول ان الكسر الذي يعرض للقحف منه بسيط ومنه مركب وبسيط  
 منه ما هو في الراس ظاهراً لعمق الا انه لم ينفصل فيه العظم ولا زال عنه جزو لا  
 الى خارج ولا الى داخل ومنه شق يكون مع خروج العظم المكسور الى خارج  
 وقد يبرز العظم المكسور ومنه ما ينكسر القحف باجزاء كثيرة ويكون كسر العظام  
 قد صارت الى العمق فيما يلي الام الجافية ومنه ما يضر العظم المكسور الى اسفل  
 قريباً من الصفاق ومنه شق عظم الراس وتصيره مع دخول العظم الى داخل  
 ومنه النوع الشعري وهو شق دقيق يخفى عن الحس فلا يتبين ربه كان سبباً للبهلك

يبرز

اُٹھنے میں نظر آتا ہے اور صحیح عضو پر قیاس کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے یعنی پچھلے حساب سے رست  
عضو سے ملا کر دیکھیں تو منہم ہوتا ہے اور جب تم کسی چور کو بہکھو کہ وہ سب طرف کو دیکھتا ہے تو  
یہ جانو کہ وہ کوئی علت اُٹھ جانے کی نہیں رکھتا ہے اور علامتیں مٹ جانے کی یہ ہیں کہ اُس جگہ پر گہرا ڈونچر  
اور اُسکی دوسری طرف بلندی نظر آئیگی۔

دیر باوجود اس کے بعض حرکت ہی ممکن ہوگی اور جوڑ کے دراز ہو جائیگی علامتیں نہیں اُٹھ جائیں گی یہ ہیں وہ حکم  
پانچا جہنگ اور گرا سکود بائیں گے تو بے تکلف اپنی جگہ پر آجائے گا اور اگر چھوڑ دینے کے تو سیاہی وصول دیکھ  
بیس گئے اور اس میں گڑھ بھی خود پیدا ہوگا بلکہ دبائے واسے کی انگلیاں بھی ٹھس جائیں گی اور یہ صورتیں  
ایسی جاسے تھیں گی کہ جس جگہ پر گڑھ نہ ہوگا جیسے کا ندستے کا جڑ ہے کہ اُس کا یہی توڑ موڑ ہے  
**سوال**۔ کھوپری کے نوٹنے پر تین تہائی میں مفصل بننا چاہتی ہیں۔

**جواب**۔ مٹی میں چھ نہی ہیں اور اس تفصیل سے بیان کی ہیں کہ کھوپری کا ٹوٹنا یا بیٹھ بے کام  
ہے۔ کوئی اچھا ہوتا ہے اور کوئی موت کا سبب ہے پس بیٹھ کئی قسم ہے بعضی وہ ہے کہ سر پر چوٹ لگے  
اور اُس میں گڑھ ہو مگر نہ تو کوئی ٹہی جدا ہو اور نہ کوئی جڑ اُس کا باہر کو یا اندر کو نکل آئے۔  
اور بعضی ایسی چوٹ ہے کہ پھٹ جائے اور ٹہی ٹوٹ کر باہر نکلے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ کھوپری کے کئی اجزا پر لگے اور پیروں کو بھی ایسی مشکت ہو کہ آم جافیہ کے  
قریب۔ اس کا نہرے چاہیے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ ٹہی نیچے کی طرف ٹوٹے اور نزدیک ہر صفاتی سے اور بعض وہ چوٹ ہے  
کہ سر کے اوپر آئے اور ٹہی ایسی ٹوٹے کہ اندر کو ٹھس جائے۔

اور بعض وہ چوٹ ہے کہ بال کی طرح باریک لگے گی اور دکھائی نہ دیگی اور نہ ظاہر ہوگی اکثر ایسی چوٹ  
ہلاکت پیدا کرے گی۔

السؤال الرابع ما هو التثشم وعلى كحم وجهه يكون الجواب من الملكي حيث  
 يقول واما التثشم فليس هو شق العظم ولكنه عطف العظم الى داخل  
 ويعقده من غير ان تفصيل الصالة كالذي يعرض لآنية الرصاص الفضة  
 اذا صدها جرم اصطب منها وبه على وجهين وذلك انه اما ان يتثشم سحكه  
 كلمة حتى انه كشيرا ما يرفع ام الذراع واما ان يثشمه عظم الراس سطح الام  
 التي على القحف -

السؤال الخامس اياها اسرع علاجا واسهل العظم المكسور المتبري او العظم  
 المكسور غير المتبري الجواب من الملكي المتبري اسهل وذلك لان  
 المتبري يمكن فيه المسك والمد والتسوية وروده الى شكله وغير المتبري لا يمكن فيه  
 السؤال السادس اياها اسرع برز في كسر الذراع كسر القصبة الغليظة او  
 الدقيقة او كسرهما - الجواب من الملكي اما كسرهما معا فاصعب علاجا و  
 اشد نكايه ولا سيما ان اكسر في موضع واحد واما كسر الغليظ فهي البطا برز  
 واما كسر اللادق فهو اسرع برز

السؤال السابع ما هو الخلع ما هو زوال المفصل - الجواب من الملكي ان  
 الخلع هو خروج زائدة العظم من حفرة المركبة فيها فان كان الخروج

**سوال** بڑی کا دب جانا کیا ہے اور کس وجہ سے ہوتا ہے۔

**جواب** ملکی میں لکھا ہے کہ دب بڑا، چڑی کا یہ صیغہ کہ بڑی نہ ٹوٹے ٹٹیکین۔ بڑی طرف کو مڑنا ہے اور اس میں گرد بڑھ جائے مگر بڑی جہاں نہ ہونے پائے جیسا کہ سیسے یا چاندی کے ٹٹوں میں بڑا ہو جاتا ہے جب کسی سخت چیز سے ٹکراتا ہے اور یہ دباؤ دو صورت سے ہوتا ہے یا تو کھوپڑی کی تمام اونچائی، نیسی ریب جاتی ہے کہ مڑاؤ یا کھوداتی ہے یا ایسی ہوتی ہے کہ بڑی سر کی اس جھلی سے جو جھٹ کے اوپر ہے جڑ جاتی ہے اور تکلیف پہنچاتی ہے پس اول صورت کو توڑ دھلکا اور دوسری صورت کو گومڑا کہتے ہیں۔

**سوال** کس کا علاج جلد اور آسان تر چرایا اس بڑی کا جو ٹوٹ کر کٹ جائے یا اس کا جو ٹوٹے اور کٹنے کی نوبت نہ آئے۔

**جواب** اس کا جواب ملکی سے عیاں ہے کہ کٹی ہوئی بڑی کا علاج آسان ہے اس لیے کہ اس میں پکڑنے اور کھینچنے اور برابر کرنے کا اور اپنی اصلی شکل کی طرف پھیرنے کا امکان ہے اور بڑی جو کٹی ہوئی نہ ہو اس میں یہ امور ناممکن سمجھو۔

**سوال** ہاتھ کی بڑی ٹوٹ جائے میں کوئی جلد تر چھی ہو جائیگی یا موٹی بڑی ٹوٹی یا بارکب یا دونوں کا مٹا دینا

**جواب** ملکی میں لکھا ہے کہ دونوں بڑیوں کی شکست کا علاج بہت سخت ہوتا ہے اور تکلیف بھی بہت دیتا ہے خصوصاً جب وہ دونوں ایک ہی جگہ سے ٹوٹ جائیں تو بہت مشکل سے چریں اور بہت ایندازیں اور اگر موٹی چڑی ٹوٹے تو دیر میں چرے اور اگر بارکب بڑی ٹوٹ گئی ہو تو بہت جلد چھی ہو۔

**سوال** اکھڑا جو ٹکا کیا ہے اور بہت جانا کیا ہے۔

**جواب** ملکی میں لکھا ہے کہ اکھڑی ہوئی بڑی جب ہوگی کہ چول سے بالکل باہر نکل آئیگی۔

يسيرا ولم يبرز من الحفرة لا يقال له خلع لكن يقال له زوال المفصل  
السؤال الثامن ما الذي يعرض من انخلاع عظمي الفك اذا تركا داهلا  
الجواب قال صاحب الملكي فانه ان تركا ولم يبرزا حدث عن ذلك  
اعراض روية منها حميات دائمة وصداع دائم وذلك ان عضل الفكين  
اذا تغيب عن موضعه تمد وجذب معه عضل الصدغين ومدو بهما وعرض  
من الصداع الشديد ويجدث لصاحب هذه الحال اسهال وسقي  
مريين صرفيين وكثيرا ما يموت في العاشر.

السؤال التاسع كم هي الوجود الاكثرية التي يخرج مفصل الورك اليها.  
الجواب من الملكي اربعة اعداد ان ينقل عن موضعه الى داخل الثاني ان  
ينقل عن موضع الى خارج الثالث ان ينقل الى قدام الرابع الى  
خلف وانتقاله الى قدام اقل ما يكون والى داخل اكثر ما يكون.

السؤال العاشر كم هي اوجه الخلع التي تعرض لمفصل الركبة.  
الجواب من الملكي ثلاثة اعداد ان ينخلع الى داخل والثاني الى خارج  
الثالث الى خلف وليس ينخلع الى قدام لان فلكة الركبة تمنع من ذلك  
السؤال الحادي عشر ما الذي يجب على المحب ان يتامله.



اور اگر کچھ کم نکلی ہو تو وہ انہی کہلانگی اکھڑی ہوئی نہیں کہلانگی۔

**سوال** کیا کیا باتیں پیش آئیں اگر جبرے کی دونوں ہڈیاں اکٹھا جائیں اور تین کے علاج میں مستی کرے اور علاج چھوڑ دیں۔

**جواب** صاحب لکی نے کہا ہے کہ اگر جبرے کی ہڈیوں کو چھوڑ دیں اور کسی اصلی جگہ کی طرف نہ پھیریں تو ہرے ہرے عارضے پیدا ہوں اور تکلیفیں ہو بیڑیوں تک ہمیشہ رہے درہم سر بھی باہر ہوتا رہے اس واسطے کہ دونوں جبروں کے عینے جب اپنی جگہ سے سرکیں تو روز بروز جڑیں گے اور رہنے ساتھ کپٹیوں کے عضلوں بھی کچھ لائیں گے اور اس سبب سے درہم مروارتے اور سہاں صفا و می باہر ہوا اور صاحب مرض ہرگز شفا نہ پاوے اکثر دسویں دن مر جائے۔

**سوال** اگر لکھے کا جو دقتی صورتوں کی طرف نکلتا ہے جب اپنی اصلی جگہ سے ملتا ہے۔

**جواب** لکی میں لکھا ہے کہ وہ چار صورت پر ہوتا ہے ایک وہ ہے کہ جو اندر کی طرف نکل آئے یسے تندرست کو لے کے سامنے پایا جائے دوسرے یہ کہ باہر کی جانب نکلے جب اپنی جگہ سے ملے اور باہر کی جانب وہ کہلاتی ہے جو بدن سے دونوں طرف خالی پائی جاتی ہے۔ تیسرے یہ ہے کہ جو ہڈی کے کو نکل آئے چیتے یہ ہے کہ پیچھے کو یعنی پشت کی جانب نکل جائے مگر آگے کی طرف کو کمتر نکلتا ہے اور پشت کی جانب اکثر

**سوال** گھٹنے کا جوڑے علاج سے اٹھ جاتا ہے اور کس کس صورت سے نظر آتا ہے۔

**جواب** لکی میں تین صورتیں بھی ہیں اور اس تفصیل سے کہی ہیں۔

۱۔ یہ ہے کہ اندر کی طرف کو کمتر جاتا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ باہر کی طرف نظر آتا ہے۔

۳۔ پشت کی جانب اٹھ جاتا ہے مگر آگے کے رخ کبھی نہیں ہوتا کوساٹے کہ گھٹنے کا کتب اسکو روکتا ہے۔

**سوال** شکستہ ہند پر کس کس چیز کا سوچنا واجب ہے اور کیا کیا اسکو مناسب ہے۔

الجواب من القانون قال ويجب على المجبر ان يتامل ميل العظم المكسور  
فانه يجد عند الجهة التي الميل اليها صدمة وعند الجهة المميل عنها تقعيصا و  
اكثر ما لفيطن لذلك باللمس وايضا فان الوجد يشتمل في الجهة التي اليها  
الميل ويجب عليه ان يميزه على موضع الكسر في كل حال امرار الى  
فوق والى اسفل بالرفق ولا يجب ان يعتبر بالاستواء المحسوس بالبصر قبل  
تمام العافية فان الورم قد يخفى كثيرا من الاعوجاج ويجب ان يبادر الى  
جبرها كسر فيجرح في يومه فانه كلما طال كان ادخاله اعسر والآفات فيه  
اكثر وخصوصا العظام التي يحيط بها عضل -

السؤال الثاني عشر ما هو الوقت الذي سيعمل فيه الجبائر الجواب من  
القانون هو بعد خمسة ايام وما فوقها الى ان يوشى الآفات وكما عظم العضو  
وجب ان يوضع الجبائر وكثير ما يجب الاستئجال في ذلك آفات  
لكن يجعل ما يقوم مقامها من جودة الرباط بالعصائب وجودة النصبه فان لم  
يكن ذلك فلا بد من الجبائر وفي اول الامر ويجب ان يلزم الجبائر الرباط  
الزاما محكما ويكون عند الكسر ويجب للضرورة ان تحل الرباطات في كل  
يومين في اول الامر وخصوصا ان حدثت مكلة فاذا مضى السابغ <sup>الشد</sup>

**جواب** شیخ نے قانون میں کہا ہے کہ شکستہ بند پر واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کا رخ دیکھے کہ کدھر ہوا ہے جب ہڈی نے رخ کیا ہے وہ شکستہ بند ملے نہ ہی پائے گا اور جہاں سے وہ ہڈی پھرتی ہے گرد با نظر آئیگا اور یہ ہڈی اور پستی جو باہمی جاتی ہے ہاتھ لگائے نہ سے ہاتھ آتی ہے اور نیز اس طرف میں جب ہڈی نے رخ کیا ہوگا درد بھی بہت سا ہوگا اور شکستہ بند پر یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی جگہ پر ہر حال میں ہاتھ بھی پھیرتا جائے اس طرح پر کہ کبھی اوپر سے نیچے کو اور کبھی نیچے سے اوپر کو نیچی سے ہاتھ پھرتا آئے اور یہ واجب نہیں کہ اگر آنکھ سے اس مقام کو قبل صحت کے برابر دیکھے تو اسکو معتبر سمجھے اس واسطے کہ دم اکثر خم کو چھپا دیتا ہے اور اس جگہ کو برابر دکھا دیتا ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کے باندھنے میں جلدی کو کام میں لائے نہ ہی دن باندھے دیر نہ لگائے اس واسطے کہ جلد رویر لگائے گا ہڈی کا داخل کرنا دشوار ہو جائے گا اور بہت سی آفتیں پیش آئیگی جو ذہنیں لائیگی خصوصاً ان ہڈیوں میں جنکو عضلوں نے گھیر رکھا ہے دیر کرنا بہت برا ہے۔

**سوال** وہ کونسا وقت ہے جب کھچیاں پڑھائیں۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ پانچ دن بلکہ ان سے سوا کے بعد پٹیاں عمل میں لائیں یہ باتنگ کہ اور آفتوں سے اس باتیں اور جس قدر عضو کو زبرد و کھیں واجب ہے کہ اسی قدر اس پر کھچیاں پاندھیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھچیاں چڑھانے کی جلدی سے بہت آفتیں پیش آتی ہیں اور علاج میں از بس دقتیں دکھاتی ہیں پس کھچیاں چڑھانے میں جلدی نہ کرے اور اسکی بندش بند او پیٹنیوں سے خوب کریں اور ٹوٹی ہڈی کو ٹھکانیے بٹھا دیں اگر خالی پیٹنیوں کے باندھنے سے ہڈی کا بیٹھنا اپنی جگہ پر ممکن نہ سمجھو تو کھچیوں کا باندھنا ضرور ہے اگرچہ اول ہی وقت ہوا اور واجب ہے کہ کھچیوں کی بندش محکم باندھیں مگر ٹوٹنے کے وقت کریں جو کچھ کریں دیر کو اس میں دخل نہ دیں۔

اور جب ہے کہ سر و دو دون کے بعد بندش کو شروع ہی سے کھولنے جائیں خصوصاً جب اس مقام میں خارش پائیں اور جب سات دن بندش پر گزر جائیں

فيحل في كل اربعة ايام او خمسة ويرحى قليلا من الرباط فان امكنك  
انقار الجبار ولو عشرين يوما ولم تكن مضرة فلا تحلبها.

السؤال الثالث عشر ما فائدة الجبر الجواب من القانون المجر قاعدته  
مد العضو بمقدار ما ينبغي فان الزيادة فيه تشنج وتوهم ويحدث فيه حميات وربما  
عرض منه استرخاء وذلك في الابدان الرطبة اقل ضرر لمواتاتها للمدو  
التقصان منه يمنع جودة الاستيام والتنظم وهذا في الخلع والكسر سوار  
ويجب ان يسكن العضو ما امكن الا حيانا بقدر ما يحتمل اذا لم يكن آفة او دم  
لئلا يموت طبيعة العضو ويجب ان يجزلا لاي جاع الشديده عند المدو الشدي في  
الكسر والخلع معا.

السؤال الرابع عشر ما من العظام لا يثبت عليها وشبه الجواب من  
القانون في الكتاب الرابع في ذكر اصول الجبر والربط قال والمراد في  
اشتر الجبر حدوث الشد فيها ليس لها حركة كعظام الراس فانها  
لا يثبت عليها وشبه.

السؤال الخامس عشر كيف يكون الشد اذا كان لكسر بالطول وهل هو  
مثل الشد اذا كان الكسر بالعرض ام لا الجواب من الكتاب الرابع

نوں برس چوتھے دن یا پانچویں دن کھولیں اور اُس دن سے بندش کو بخوشی اٹھائیں اور اسی طرح بندھی رکھے۔

**سوال** بندش کا قاعدہ کیا ہے اور کلیوں کے کیونکر تجویز کیا ہے۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ قاعدہ بندش کا کھینچنے میں یہ ٹھہرا ہے کہ اتنا کھینچنا چاہیے ہے اس واسطے کہ زیادہ کھینچنے سے تشنج ہوتا ہے اور درد دیتا ہے اور تپ پیدا کرتا ہے اور اکثر اوقات اسٹرخا بھی ہو جاتا ہے اور یہ زیادہ کھینچنا تربیوں میں کم ضرر پہنچاتا ہے اس واسطے کہ تربیوں میں آسانی سے کھینچنا جاتا ہے اور بیمار تکلیف نہیں پاتا ہے اسی طرح کھینچنے میں کمی کرنا اچھی طرح سے زخم کو نہیں جتنا ٹوٹی ہڈی کو درست نہیں کرتا اور یہ زیادتی اور نقصان کا خطرہ ٹوٹ جانے اور اکھڑ جانے میں بڑا ہے پس اعتدال سے باندھنا ہر حال میں بہتر ہے اور واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کو جتنی ممکن ہو شلین کے مگر کسی وقت میں اُس قدر کہ جس کو بیمار اٹھا سکے چھوڑی سختی بھی کرے جب کوئی آفت یا دم نہ دیکھے تاکہ سختی سے طبیعت عضو کی مر نہ جائے اور واجب ہے کہ بہت درد دینے سے کھینچنے اور باندھنے میں ڈرتا رہے اور اس امر کو ٹوٹنے اور اکھڑنے میں بڑا سمجھے۔

**سوال** وہ کوئی ہڈی ہے جس پر دُش بد یعنی گرہ نہیں بندھتی۔

**جواب** قانون کی چوتھی کتاب میں اسی شکستہ بندی کے باب ذکر اصول جبر و ربط میں یہ لکھا ہے کہ مراد اثر جبر سے یہ ہے کہ اُس جگہ جہاں حرکت نہ ہو دُش بد پیدا ہو یعنی ایک گرہ سے شل خضر وں کے اُس جگہ جو بیل جو سولے سر کی ہڈیوں کے کُن میں وہ نہیں اُگتا ہے۔ اور سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔

**سوال** جب کوئی ہڈی ہول میں ٹوٹ جائے تو اُسکی بندش کیونکر عمل میں آئے یا اُس کو اسی طرح سے باندھیں جیسے عزم کی ٹوٹی ہڈی کو باندھیں یا عزم کے خلاف بندش کریں۔

**جواب** قانون کی چوتھی کتاب میں۔

من القانون حيث يقول واما الكسر بالطول فيكتفى فيه ان يلزم العضو  
بشد شد يداشد مما في غيره ويبلغ في غمزه الى داخل واما الكسر الذي  
في العصب فيجب ان يقوم العظام على استقامة في غاية ما يمكن  
ويراعى ذلك من جهة الاعضاء السليمة ونظير بل هي من هذا العظم محاذية  
لنظيرها من العظم الآخر ثم يجب ويراعى الشظايا والزوائد وتسلم وتهد علم حكم  
السؤال السادس عشر ما هي الاشياء التي تصلب الدشب  
الجواب من القانون لابن سينا هي الخطوات القابضة اللطيفة  
والاضمة التي يشبهها مثل طنج الاس ووهنه والطلا بما روى الاس و  
جبه وطينج شجرة القرط وطنج اصل الدردار وطينج ورقه فانه ملحم مصلب  
والضما والمتخذ من الماش وخصوصا اذا جعل فيه زعفران ومروجين شبرا  
ريحا في جبه جدا وقشور الطلع جيدة ايضا

السؤال السابع عشر هل مدة الانجبار في الاعضاء كلها مدة واحدة او هي مختلفة باختلاف  
الاعضاء فالجواب من القانون مدة الانجبار مختلفة فمن  
ذلك ان الانف ينجر في عشرة ايام والضلوع في عشرين يوما والدماغ ما يقرب منه  
في ثلثين الى اربعين والفخذ في خمسين وربما امتدت المقد في الفخذ الى ثلثة اشهر او

یہ لکھا ہے جو شیخ رئیس نے کہا ہے کہ اگر کوئی چڑی طول میں قوسے تو لازم ہے کہ اس عضو کو کس کرماندھیں اور خوب سا اس کو اندر کی جانب دبائیں اور اگر عرض میں ٹوٹی پائیں تو وہ جب سے کہ دونوں پیدیاں جہاں تک ہو سکے سیدھی کچائیں اور ان کو درست عضو کے مقابل کریں اور کچھ سامنے کی چڑیوں سے ڈاکر دیکھیں بعد ازاں بند پائیاں کرنا رہ وغیرہ کو بھی خوب غور کر لیں۔

**سوال** وہ چیزیں کون کونسی ہیں جو دھبہ کو سخت کرتی ہیں۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ وہ لطیف اور قاطع نطیڑے ہیں اور ایسے ہی ضما بھی ہوتے ہیں جیسے جوش کیا ہوا آس اور آس کا روضہ ہے اور طلا اور آس کی پتی اور آس کے تخم کا معین ہے اور جوش کیا ہوا رخت <sup>طہ</sup> اور جوش کی بوئی چڑو درار کی اور آس کی پتی کہ ہر ایک ان میں سے گوشت اگاتی ہے اور آس جگہ کو سخت بناتی ہے اور وہ لپ جو مونگ کے آٹے سے بنا ہوا مخصوص صاحب زعفران اور مر آس میں ملا کر عمدہ شرب ریحانی سے خوب گوندھا ہوا اور چھلکے شگوفہ خربا کے اس باب میں بہت اچھے ہیں جلد ترافع دیتے ہیں۔

**سوال** امدت بندش ب اعضا کی ایک ہی ہے یا ہر جگہ کی جدا جدا ہے اگر جدا ہے تو اس کی مثال کیا ہے۔

**جواب** مدت بندش کی ہر عضو میں جدا جدا ہے چنانچہ قانون میں اس طرح لکھا ہے کہ اگر کسی کی ناک میں چوٹ پڑے تو وہ دس دن تک باندھی جائے اگر پسلی میں چوٹ لگے تو وہ بیس روز تک باندھی رہے اور دماغ میں اور جو اسکے قریب ہو بیس یا چالیس روز تک بندھے اور ران میں پچاس دن تک بندش رہے اور کبھی ایسا ہو کہ ران کی بندش کی مدت تین مہینے تک یا چار مہینے تک کچھ اور کلانی اکثر اٹھائیس دن تک بندش بائے تب مریض کو کل ہائے

الرابعة والساعة رجا النخبر في ثمانية عشر من يوم او قد ذكر ذلك في كسر الساعد-

السؤال الثامن عشر ما هي الاسباب التي لاجلها يعسر جبر العظم الجواب كثرة  
التنطيل او كثرة حل الرباطات و ربطها او الاستعجال للحركة او قلة الدم  
اللوج في البدن او قلة الدم مطلقا ولذلك يقبل انخبار العظام في الممرتين  
(المنه وليس)  
والناقيين-

السؤال التاسع عشر ما تقول في كسر العقب - الجواب من القانون  
انكسار العقب صعب وعلاجه عسر واكثر ما ينكسر اذا سقط الانسان من  
موضع عال وربما عرض رض عظيم مع سيلان دم الى بطون العضل  
يجد فيها ويودي الى عسر ارض عظيمة فاذا انخبر العقب كان المشي عليه  
موجعا واذا لم يخبر العقب على ما ينبغي بطل الاتقاع به-

السؤال العشرون كيف وضع العقب وما المنفعة به الجواب من القانون  
هو موضوع تحت الكعب صلب مستديرا الى خلف ليقاوم المصاكات والآفات ملس  
الافضل الحسن استواء الطوي وطباق القدم على المستقر عند القيام خلق مقداره الى العظم  
ليستقل بحمل البدن خلق مثلثا الى الاستطالة يدق سير اسير امتي نيتي وضمحل عند انخص  
الى الوحشي ليكون تقعر الاخص متدرجا من خلف الى متوسطه



چنانچہ اسی کتاب میں اس باب میں بھی ذکر ہو چکا ہے جو پہلے یہاں لکھا ہے۔

**سوال** وہ کیا سبب ہیں جسے ڈی کا جڑنا بہت دشوار ہوتا ہے، اور علاج جس کا اسے دیکار ہوتا ہے۔

**جواب** اکثر نطریل کی اور بہتے کھوسنا اور غناہ صفا اور حرکت دوسرے میں جلدی کرنا اور چپکے خون کا بدن میں کم ہونا بلکہ مطلق خون ہی کا کم ہونا بڑی کم کو جڑنے نہیں دیتا ہے اور اسی وجہ سے وہ بے پستلے آدمیوں میں ڈی کا جڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

**سوال** کیا کہتے ہو ڈی کے ٹوٹ جانے میں اور بعض کے خلیفہ نتھانے میں۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ ٹوٹنے ایڑی کا دشوار تر ہے اور علاج جس کا اس سے بھی بڑھ کر ہے ایڑی اکثر ٹوٹی ہے جب انسان اونچی جگہ سے گر جاتا ہے اور کبھی ایڑی کا چورا چورا ہو کر بہت آتا ہے یہاں تک کہ خون عضلوں کے اندر تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں ٹم جاتا ہے اور بہت بڑے جارتے پیش لاتا ہے پس جب ایڑی بڑھ جاتی ہے تو پتلے میں درودیتی رہتی ہے اور اگر نہ جڑی تو کام سے جاتی رہتی ہے۔

**سوال** ایڑی کی خلقت بناؤ اور اس کی منفعت بتاؤ۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ خدا سے تعالیٰ نے ایڑی کو ٹٹنے کے نیچے لکھا ہے اور سخت اور پیچھے کی طرف سے گول پیدا کیا ہے تاکہ جہاں جہاں پاؤں پڑتا جائے اور جو آفت کھ پڑے پیش آئے اسکو اٹھائے اور نیچے سے صاف اور چکنی پیدا کی گئی تاکہ رفتار برابر ہو اور ہوا اور کھڑے ہونے وقت قدم قیام کا ہر اچھی طرح سمے۔ اور مقدار اس کی بڑی رکھی گئی ہے تاکہ بدن کا بوجھ اٹھانے میں متقل رہے اور شکت منطیل بنی ہے آگے کو ٹھوڑی ٹھوڑی تہلی ہوتی گئی ہے یہاں تک کہ انتہا کو نہ پہنچے پاؤں کے گڑھے میں چپ گئی ہے تاکہ تندے کا گڑھا پیچھے سے بتدریج درمیان میں آئے یعنی کم کم گڑھا چڑھتا جائے چنانچہ دیکھو ایڑی کچھ اونچی ہے اس سے آگے کو کچھ نیچی اسی طرح نیچی ہوتی ہوئی گڑھے میں غائب ہو گئی ہے چپ گئی تاکہ ایڑی کی بڑی نہیں پہنچی بلکہ وہ غلط نہ ہوئی ہے

## الباب العاشر

في مسائل من اصول هذه الصناعة وهو عشرون مسألة

السؤال الاول ما حجة من قال ان الاسطقات ليست اكثر من واحد الجواب  
من الشفلا بن سينا انه لما رأينا الاشياء الطبيعية تتغير بعضها الى بعض و  
كل متغير فان له شيئا ثابتا في التغير هو الذي يتغير من حال الى حال فيجب من  
ذلك ان يكون لجميع الاجسام الطبيعية شئ مشترك محفوظ هو عنصرها -

السؤال الثاني ما حجة الذين قالوا ان الاسطقس هو النار -

الجواب من الشفلا وذلك انهم يرون ان النار كثيرة الجوهر ثم استحقوا حجم  
الارض والمار والهوار في جنبته اذ السموات المشقة والكواكب المضية كلها  
عندهم نارية وحكموا بان الجرم الاكبر مقدار الهوا الاولي ان يكون عنصرا وخصوصا  
والاجسم صرف في طبيعته من النار وان الحرارة هي المدبرة في الكائنات  
كلها وما الهوار الا نار مشفرة ببر والبحار وما البخار الا مار متخلل وما المار الا نار  
متكشفة وهو الكثيف ولو كان للبرد عنصر تصوره ولم يكن لبرد امر عرضيا لغير  
لذلك العنصر الواحد لكان في العناصر بار وبرده في وزان شدة صحر النار -

كبيرة

المدبرة

متفرقة

## سوال باب

طب کے اصول کے بیان میں ہے وہ بھی بیس سوال ہیں

**سوال**۔ اس شخص کی حجت کیا ہے جس کے نزدیک ایک ہی سقش یعنی مادہ سب کا ایک ہی ہے اس پر یہ نہیں  
**جواب** ابن سینا نے شفا کے فن ثالث طبعیات کی تفسیر فصل میں یوں لکھا ہے کہ جب ہم نے یہ دیکھا ہے  
کہ طبعی چیزیں جو بدل جاتی ہیں تو ایک سے دوسرے کی صورت پاتی ہیں اور ہر شے میں ایک چیز ثابت و بجا رہتی  
ہے جو ایک حال سے دوسرا حال پاتی ہے پس واجب ہوا کہ تمام طبعی جسموں میں ایک چیز مشترک محفوظ برابر ہے  
اور وہی ان اجسام کا عنصر ہے۔

**سوال** ان لوگوں کی حجت بناؤ جو آگ ہی کو عنصر مانتے ہیں اور اس کے سوا کسی چیز کو مادہ نہیں جانتے ہیں۔  
**جواب** کتاب شفا سے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کو کثیر الجہرہ دیکھتے ہیں اور زمین اور پانی اور ہوا کو اس کے  
مقابلے میں بہت ہی کم جانتے ہیں اس لیے کہ آسمان شفاف اور روشن ستارے سب کے سب اس کے نزدیک  
ناری ہیں اور وہ کم لگاتے ہیں کہ جس جرم کی مقدار زیادہ ہو اسی کو عنصر اور اصل ہونا چاہیے اور کوئی جسم اپنی  
میں آگ سے زیادہ خالص اور صرافت پر نہیں اور تمام کائنات میں آگ ہی پھیلی ہوئی ہے۔ ہوا کیا ہے آگ ہی  
تو ہے جو اجزات کی سردی سے ٹنگی۔ انہرے کیا ہیں وہ پانی تحلیل شدہ ہے۔  
اور پانی کیا ہے وہ آگ مختلف اور ہوا مختلف ہے۔

اور اگر برووت کے لیے کوئی عنصر خاص ہوتا اور برووت ایک عارضی چیز نہ ہوتی جو ایک ہی عنصر کو سیکے بعد  
دیگر عارض ہوتی ہے تو عناصر میں ایک عنصر ایسا بھی بار دیا جاتا کہ جسکی برووت آگ کی شدت حرارت کے  
مقابلے میں ہوتی۔

المنار

السؤال الثالث ما حجة الذين قالوا ان الاسطقس واحد وهو الهواء الجواب  
 من الشفاة انهم قالوا ان معنى الرطوبة اثبت في الهواء منه في المار فلذلك  
 مطاوعته للمعنى المذكور اشد وما المار الا هوار شكاثف والمثكاثف اقرب  
 الى ايبس منه اقرب الى التخلخل واما الارض فهو ما عرض له الشكاثف الشديد  
 كما تراه من انعقاد كثير من المياه الساكنة حجارة واما النار فليست هي الا هوار  
 اشتدت به الحرارة فرام سموا-

يتكاثف

بشيء

الحرارة

السؤال الرابع ما حجة من قال ان اسطقسات الاجسام هي اثنان وهما  
 النار والارض الجواب من الشفاة لابن سينا قالوا ان سائر الاسطقسات  
 تسهيل آخر الامر الى هذين الطرفين والطرفان لا يستحيلان الى اسطقسات  
 اخرى خارجة عنها فهما اللذان يحيل سائر ما اليهما ولا يخلان الى شئ آخر  
 فهما الاسطقسان ولذلك هما بالغان في الخفة والثقيل والاخران يقصران  
 عنهما واذا حركت اسطقسية الاثنان فالاعلم في الاثنينين هو الاسطقس  
 والنار والارض بالقياس الى غيرهما اغبان ولا شئ اغب منهما ثم الهواء  
 نار جامدة منفردة شتقة بالماء التبخر والمار ارض متخللة ساكنة خالطتها نارية  
 فهي اخف من الارض-

المنش

**سوال**؟ مٹی حجت کی ہے جنھوں نے فقط ہوا کو عنصر کہا ہے۔

**جواب** شفا میں لکھا ہے کہ ان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ مٹی رطوبت کے مود میں پانی کی رطوبت کے مٹی سے سوا ہوا ہے جاتے ہیں پس وہ مٹی مطاوعت میں زیادہ تر کام میں آتے ہیں یعنی جس چیز میں رطوبت سوا ہوئی وہ چیز کے بنانے میں بہت کارروا ہوگی اور پانی کچھ جدا نہیں ہے بلکہ وہی ہوا ہے جو گڑھی کیفیت ہو کر پانی بن گئی ہے اور گڑھی چیز بہ نسبت تخلخل کے خشکی سے بہت قریب ہوتی ہے پس زمین وہی ہوا ہے جو پانی بنی اور پانی سے زمین ہو گئی جیسا کہ ہمارے مشاہدے میں اکثر آتا ہے کہ رواں پانی جم کر پتھر بن جاتا ہے اور آگ بھی وہی ہوا ہے کہ جب حرارت نے اس میں شدت کی تو اسے اوپر کا قصد کیا۔

**سوال** ان لوگوں کی کیا حجت ہے جن کے نزدیک آگ اور خاک ہی دو عنصر جم کے ہیں ان کے سوا اور نہیں کہتے ہیں۔

**جواب** شفا میں لکھا ہے کہ جو مادہ بدلتا ہے وہ آگ یا خاک ہی ہو جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہی دونوں مادے ہر جسم کے ہیں اور قیصر کوئی نظر نہیں آتا ہے اور یہ دونوں خود کسی اور کے ساتھ بدل نہیں جاتے پس ہر چیز سے یہی دو مادے ہر جسم کے نظر آتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ دونوں اپنی گرائی اور کشی میں ایسے ہیں کہ ہوا اور پانی ان جیسے نہیں ہیں معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایسے نہیں اور نیز اس وجہ سے یہی دونوں مادے سمجھے جاتے ہیں کہ ان کے سوا اور میں حرکت اسطفت یہ نہیں پاتے پس حرکت اسطفتی انھیں دونوں میں اکثر ہے۔ اور ہوا اور پانی میں کمتر ہے کس واسطے کہ ہوا تو نیگرم جمی ہوئی آگ ہے جو گرم پانی کے سبب سے خود گرم اور بجا ہے اور پانی وہ گھلی ہوئی خاک ہے جو جاری ہے اور آگ کی آمیزش سے ناری ہے پس اس وجہ سے زمین کی نسبت بہت ہلکا ہے یعنی آگ سے آگ کو گھلا کر پتلا کر دیا ہے۔

السؤال الخامس ما حجة من قال ان الاسطقات اثنان وهما الارض  
والمار الجواب يرون ان حاجة المركبات الى الرطب واليابس كما انها  
تحتاج الى الرطب لتقبل التخليق كذلك تحتاج الى اليابس ليحفظ التخليق  
فان الرطب كما انه سهل القبول لذلك فهو ايضا سهل الخلع له واليابس  
كما انه صعب القبول لذلك فهو ايضا صعب الخلع له فاذا تخم اليابس  
بالرطب استفاد المركب من الرطب حسن مطاوعة للتخليق ومن اليابس  
شدة استحفاظه فاليابس والرطب في المشاهدة هما الارض والمار لا غير  
السؤال السادس ما هو الشيء الذي اذا اعتبر طهران الاسطقات الاربعة يتكون  
بعضها من بعض الجواب من الشفار لابن سينا حيث يقول اذا اعتبر المعبر صادف  
النبات والحيوان المنكوب في جيز الارض مستمدة من الارض ومن المار ومن الهوار  
ووجدت ما تم به الموضع والارض تفيد الكائن تماسكا وحفظا للتشكيل والخطيط  
والمار يفيد الكائن سهوله قبول للتخليق وتشكيل وتمسك جوهر المار بعجس لانه بخلاطة  
الارضية وتتميد جوهر الارضية فيشبهه بخلاطة المار الهوار والنار كبر ان صرفية  
هذين ويفيدانها اعتدال الامتزاج والهوار يخلل ويفيد وجود المنافذ والمسام  
والنار يضيء ويطبخ وتجمع فقد ظهر انها يتكون بعضها من بعض -

**سوال** ان لوگوں کی محنت کیا ہے جنہوں نے پانی اور خاک ہی کو مادہ مانا ہے اور سوا ان دونوں کے اور کو مخلوقات کا اسطرح نہیں جانا ہے۔

**جواب** شفا سے تم دیکھتے ہو کہ تمام مرکبات کو تر و خشک کی طرف حاجت ہے اس واسطے کہ ہر جسم کو پانی پیدا لینا میں انہیں دو کی ضرورت ہے پس جیسا کہ ہر جسم تر چیز کی طرف محتاج ہے تاکہ اسکی تری کے سبب سے پیدائش کو قبول کر سکے ایسا ہی خشک چیز کی جانب بھی حاجت رکھتا ہے تاکہ بناوٹ کو نکال سکے اس واسطے کہ تر چیز ہر قسم کی بناوٹ کو جلد قبول کرتی ہے اور جلد اکھڑتی ہے یہی سبب کہ خشک چیز مشکل سے بنتی ہے اور مشکل ہی سے بگڑتی ہے پس جب خشک چیز تر چیز سے گوندھی جائے تو مرکب چیز آسانی کے ساتھ بنے اور خشک چیز کے سبب سے اسکی بناوٹ درست رہے اور خشک و تر جو دیکھتے ہیں مکے نہیں وہ بھی مٹی اور پانی پائے ہیں جب انکی سوا اور کچھ نہ پایا تو انہیں دونوں کو مادہ ہر جسم کا ٹھہرایا۔

**سوال** وہ کیا چیز ہے جس سے یہ بات پیدا ہے کہ چاروں عناصر میں سے ایک دوسرے سے بنتا ہے۔

**جواب** شفا میں ابن سینا نے اس سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ جب دیکھتے والا ہر روئیدگی اور جاندار کو جو زمین میں پیدا ہوتا ہے زمین اور پانی اور ہوا سے مدد طلب پاتا ہے تو اس وقت چاروں عناصر کا باہم ترکیب ہونا اسکے خیال میں آتا ہے کیونکہ جب آگ تر جسم کو پکاتی ہے تب اسکی ترکیب تمام ہو جاتی ہے اور زمین اسکی شکل و صورت کو نگاہ رکھتی ہے اور پانی بناوٹ میں آسانی پہنچاتا ہے اور ہر جو فحالت زمین کے سیلان سے باہر رہتا ہے اور زمین پر سبب فحالت ہوا اور پانی کے دونوں سے مدد پاتی ہے اور آگ ان دونوں کی صرفیت کو توڑتی ہے اور دونوں کو بقدر ضرورت چھوڑتی ہے نہ تو پانی کو بالکل سکھاتی ہے نہ ہوا کو تمام و کمال جلاتی ہے بلکہ پانی اور ہوا کے ملجانے میں اعتدال پیدا کرتی ہے اور پیدائش میں کمال پیدا کرتی ہے اور ہوا مرکب کے باطن کو کھوکھلا کر کے منافذ اور مسامات بناتی ہے اور آگ اس کو پکاتی ہے اور جاتی ہے پس ظاہر ہوا کہ ایک ایک سے بدل جاتا ہے اور اس صورت سے دوسری ہستی پاتا ہے۔

السؤال السابع ما هو المزاج الجواب من القانون حيث يقول المزاج  
كيفية يحدث من تفاعل كيميائية متضادة موجودة في عناصر متصغرة الأجزاء  
لتماس أكثر كل واحد منها أكثر الآخر إذا تفاعلت بقواها بعضها في بعض حدث  
من حالتها كيفية متشابهة في جميعها هي المزاج -

السؤال الثامن ما هو النضج وهل له اصناف ام لا الجواب من الشفار  
النضج هو حالة من الحرارة للجسم تضي الرطوبة الى موافقة الغاية المقصودة و  
هذا على اصناف منه نضج نوع الشيء ومنه نضج الغذاء ومنه نضج الفضل وقد  
يقال لما كان بالصناعة ايضا نضج فاما نضج نوع الشيء فنضج الثمرة و  
الفاعل لهذا النضج موجود في جوهر النضج ويحل رطوبته الى قوام موافق للغاية المقصودة  
في كونه وانما يتم فيما يولد المثل ان يصير بحيث يولد المثل واما نضج الغذاء فليس  
هو على سبيل النضج الذي النوع الشيء وذلك لان نضج الغذاء ليس هو جوهر الغذاء  
ويحيله الى مشاكلة طبيعة جوهر المغتذى وفاعل هذا النضج ليس موجودا في جوهر  
ما ينضج بل في جوهر ما يتحلل اليه لكنه مع ذلك احاله من الحرارة الى الرطوبة  
الى موافقة الغاية المقصودة التي هي اقادة بدل ما يتحلل والاسم الخاص بهذا  
النضج هو الهضم فاما نضج الفضل من حيث هو فضل اعني من حيث لا ينفع



**سوال** مزاج کیا ہے اور یہ نام کیوں رکھا ہے۔

**جواب** شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ مزاج نام اُس کیفیت کا ہے جو اُن متضادہ کیفیتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے جو عناصر میں موجود ہیں درِ احوال کہ وہ عناصر چھوٹے چھوٹے اجزا ہوں گے اور جزوِ خطاب اور اکثر ہر ایک عنصر کا دوسرے عنصر کے جزو اکثر سے مس اور ملاقات کرے پس جب وہ اپنی اپنی قوتوں سے ایک دوسرے میں ملیں تو اُن مجموع سے ایک کیفیت ایسی پیدا کریں کہ جس کا سبب امتزاج ہو یہی مزاج ہے اور مادہ اس کا مزج ہے بمعنی ملنے ملائے کے۔

**سوال** نفع کیا ہے یعنی غذا یا مادہ کیونکر پکاتا ہے اور انکی متہیں بھی ہیں یا نہیں یعنی کئی صورت ہوتا ہو یا نہیں

**جواب** شفا کے فن رابع میں مقالہ اول کی چھٹی فصل میں لکھا ہے کہ نفع جسمِ طب کا حرارت سے بدل جاتا ہے اور جہد پکنا مقصود ہو اُس مقدار پر تاکتا ہے اور یہ پکنا کئی طرح کا ہوتا ہے ایک تو پکنا نوع شے کا ہے۔ دوسرے پکنا غذا کا تیسرے پکنا فضلے کا اور کبھی جوشے کی صنعت سے تیار کیا جے اسکو بھی نفع ہوتے ہیں۔ پس پکنا نوع شے کا وہ پکنا ہے کہ جو اُس چیز کو درکار ہو یا اسکے سبب سے وہ اپنی مراد پر تیار ہو جیسے پھلوں کا پکنا ہے اور ایسے پکے کا پکانے والا اُسی کے جوہر میں ہوتا ہے جو اسکی رطوبت کو اتنا پکاتا ہے کہ وہ پھل اپنی مراد پر پہنچ جاتا ہے اور اُس میں اُس کا تخم بھی تیار ہو جس سے وہ میوہ پھر دوسری بار ہو دوسرا پکنا غذا کا ہے اور وہ اس طرح کا نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ پکنا غذا کے جوہر کو بگاڑ کر غذا پانے والے عضو کی طبیعت کے موافق بناتا ہے اور اسکا پکنا غذا کے جوہر میں نہیں ہوتا بلکہ جس عضو کی غذا بنتی ہے اُس میں پایا جاتا ہو لیکن یہ غذا کے جوہر کا بدلنا حرارت کے سبب سے رطوبت کی طرف اتنا ہو کر تاکتا ہے جتنا کہ بدلہ اُس چیز کا جو تحلیل نہیں ہو کر تپا ہے مثلاً غذا سے خون پیدا ہوتا ہے اور وہ سارے بدن کی غذا ہوتا ہے اور اس منضج کا نام ہضم ہے اسواسطے کہ اس نفع سے غذا بالکل بدل جاتی ہے اور جو جس عضو کے واسطے معین ہے اُسکے کام آتی ہے۔

تیسرے نفع فضلے کا ہے یعنی جو عضو کی غذا سے بچتا ہے اور اُس سے کسی عضو کو کچھ نفع نہیں پہونچتا ہے۔

به في ان يغزو فهو مفارق للتوعين الاولين فان هذا النضج احالة الرطوبة الى  
 قوم ومزاج ليسهل به وفيها اما بتخليط قوامه ان كان المانع عن دفعه شدة  
 سيلانه ورقته واما بتريقه ان كان المانع عن دفعه شدة غلظه واما بتقطيعه و  
 نقشيفه ان كان المانع عن الدفع شدة لزوجه.

السؤال التاسع ما العلة ان فسطاط مصر قليل المطر كثير النداء الجواب  
 من كتاب النجاشي في المسائل قال ان البخار اذا صار الى مواضع عادته كما يحس  
 البخار ويحصره ويكتفه فيتعاد بها البخار فاذا جاوزها الى موضع آخر حتى يلقي ما يحصره  
 ويحبسه متى كان موضعاً منكشفاً من الجبال وارضه خيبر بخار كثير القبولها  
 لذلك من جهة الشمس فاذا غربت عنه الشمس برد فخلل بالليل نداً كثيراً  
 وقد يكون موضعاً عادماً البخار لانه لا يقبل ذلك ومواضع كثيرة البخار ولها جبال  
 تحصر بخارها حتى يتكاثف فتكون كثيرة المطر وفسطاط مصر من جهة شمالها عادماً  
 للجبال الشوامخ واكثر ما يميل اليها البخار من الجنوب الى الشمال من جهة  
 مجرى النجاشي وايضا فان نيل مصر يفيض على جميع ارضها ويقيم عليها زماناً فاذا نقص  
 ارتد ذلك الفاضل من الزائد الى لطن الارض فتقبله تلك الارض لكثرة احتكاك  
 على وجهها فيكثر ما يرتفع من ارضها في كل يوم من البخار فخر الشمس فاذا غرب

پس یہ بیضی اپنے فضلے کا کچنا پہلی دونوں سمتوں سے جذبے اس وجہ سے یہ کچنا اس لیے ہے کہ فضلے کی رطوبت ایک توام اور مزاج ہائے تاکہ آسانی سے وہ دفع کیا جائے اور یہ کچنا دو طرح سے ہے یا اُس فضلے کو کاٹ دیا کریں اگر قریق اور جاری ہو یا اُس کو پست لاکریں اگر کاٹ دیا اور بھاری ہو یا اُس کو قطع کریں اگر چکنا ہو تاکہ بسبب تذبذب مذکورہ کے وہ فضلہ سہولت دفع ہو سکے۔

**سوال** کیا سبب ہے کہ مصر میں مینم کم ہرستان ہے اور تری اُس ملک میں سوا ہے۔

**جواب** کتاب النجاء کے مسائل میں لکھا ہے کہ بخارجب ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں اُس کا حابس نہ پایا جائے اور اسکو کٹھا نہ بنائے تو وہ بخار و ہاں سے گزر جاتا ہے اور اُس جگہ پڑتا ہے جہاں اُس چیز سے ملے جو اُسکو گھیرے اور بند کر لے پس جو جگہ کہ پہاڑوں سے کھلی ہوگی اُسکی زمین بھی بہت سے بخارات کو قبول کرتی ہوگی اس وجہ سے کہ گرمی آفتاب کی بہت پاتی ہے پس جب آفتاب غروب ہوتا ہے سرد ہو جاتے ہیں اور تری شب کی اُس بخار کو کچلا کر اُس بناتی ہے اور کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی ہے جہاں بخار نہیں پائے جاتے اس واسطے کہ وہ حرارت آفتاب کی شدت سے نہیں پاتے اور بہت مقام ایسے ہیں جہاں بخارات شدت سے ہوتے ہیں اور پہاڑ بھی ایسے ہوا کرتے ہیں جو ان بخارات کو گھیر کر کٹھا بنا دیا کرتے ہیں پس ایسے مقاموں میں بارش سوا ہوتی ہے اور اکثر وہاں گھٹنا ہوتی ہے پس شہر مصر میں شمال کی طرف اُونچے اُونچے پہاڑ نہیں یعنی بخارات کے روکنے اور بند کرنے کی آڑ نہیں اور اکثر وہاں بھی اُس میں جنوب سے شمال کو بہتے ہیں جو دریائے حبش کی جانب سے آتے ہیں اور نیز دریائے نیل اکثر مصر کی تمام زمین پر بہتا ہے اور ایک مدت تک اُس زمین پر پانی رہ جاتا ہے پس جب وہ پانی کم ہونے پڑتا ہے تو جو پانی اُس میں سے بچ رہتا ہے اور قیام پاتا ہے زمین میں جذب ہو جاتا ہے اس وجہ سے آفتاب کی گرمی سے ہر روز اکثر بخارات اُس زمین سے بلند ہوتے جاتے ہیں جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔

عنها الشمس صار ذلك البخار غيما فيتحلل بالليل تخليد وضعفه وقلة كثافته  
قال فبهذه العلة يقل مطرها وكثير نداها-

السؤال العاشر كم هي الاشياء التي يتم وكحل بها صناعة الطب الجواب  
من المدخل الى علم الطب لقسطا بن لوقا حيث يقول انها عشرة الاول  
البحث عن الاصول التي كان منها بدن الانسان الثاني البحث عن  
الامزاج والتركيب الثالث البحث عن عدد الاعضاء وخلقها وتركيبها-  
الرابع البحث عن قواها وافعالها الخامس البحث عن منافعها الستة  
خلقها لها السادس البحث عن حفظ صحتها السابع البحث عما يحدث  
في واحد منها من الامراض والاعراض الثامن البحث عن علل الامراض  
حاوثة بها التاسع البحث عن العلامات الدالة عليها العاشر البحث  
عن التدابير المشفية لها الدافعة عنها الامراض الحادثة بها-

السؤال الحادي عشر كم هي اصناف الاعضاء المتشابهة الاجزاء الجواب  
من المكي سبعة اصناف الاول صنف العظام والعضاريف الثاني صنف  
العصب والوتر الثالث صنف العروق غير الضوارب الرابع صنف  
العروق الضوارب الخامس صنف اللحم المفرد والغدد والشم السادس صنف

تو وہ ہلکا بن کر اپنے ضعف اور قلت کثافت سے شب میں ٹھیک پاتے ہیں پس یہی سبب سے شجہ نے کہا ہے کہ وہاں مینہ کم ہے اور آدس سوار

**سوال** کوئی چیز باہر جن سے صناعتِ سمیعہ نام ہو جاتی ہے، اور ان کے دریافت کر نیسے کا ل پاتی ہے۔

**جواب** کتابتِ نعلیٰ علم الطب قطاب بن لوطا میں صحیح لکھا ہے یعنی حکیم مذکور مصنف کتاب مسطور نے یہ کہا ہے کہ دوسرے چیزیں ہیں جن سے طب کا ل پاتی ہے اور ان کی معرفت سے تمام ہو جاتی ہے۔

اول گفتگو کرنی اصول بہن انسان میں

دوسری بحث کرنی مزاجوں اور ترکیبوں سے۔

تیسری بحث کرنی اعضاء کی شمار اور انکی میدایش اور ترکیب سے۔

چوتھی بحث کرنی ان کے قوی اور افعال سے۔

پانچویں بحث کرنی ان منفعاتوں سے جن کے واسطے اعضاء پیدا ہوئے ہیں۔

چھٹی بحث کرنی حفظِ صحت اعضاء سے۔

ساتویں بحث کرنی ان امراض و اعراض سے جو ہر عضو میں عارض ہوتے ہیں۔

آٹھویں ان امراض کی علت و اسباب سے گفتگو کرنی جو اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں۔

نویں ان علامات سے بحث کرنی جو ہر مرض کے واسطے ہیں۔

دسویں بحث کرنی ان تدبیروں سے جو اعضاء کو شفا دیتی ہیں اور امراض کو مٹانے اور کرتی ہیں۔

**سوال** وہ اعضاء و مشابہ الاجزا ہیں کتنے ہیں اور کیا ہیں۔

**جواب** انکی نے سات قسمیں انکی کسمیں ہیں اور اس ترکیب سے گئی ہیں اول استخوان ہیں اور چھنی پٹیاں ہیں

دوسری و صلب و تر تیسری غیر جہندہ رنگیں چوتھی جہندہ رنگیں پانچویں گوشت تنہا اور عدد

اور چھنی ہے۔

المجلد والاعشية الساج صنف الاطفا وشعر-

السؤال الثاني عشر كرم هي الافعال الضرورية في قوام الحيوان-

الجواب من طبيعيات الشفاء ثلاثة فعل تغذية البدن وليصدر عن القوة الطبيعية وفعل ما يغذية الروح وتعديلها وليصدر عن القوة الحيوانية وفعل الحس والحركة وليصدر عن القوة النفسانية

السؤال الثالث عشر ما هو السبب البادى والسابق والواصل الجواب من شرح غليقن لعل بن رضوان واما البادى فهو ما اثر في البدن اثرا ويطل والسابق هو ما جمع في البدن مادة او فعل سور مزاج مثل كثرة الاغلاط عن التملئ بالشراب والواصل ويسمى الماسك مثل عفونة الاغلاط فانها بسبب ماسك للحمى يدوم بدوامها-

السؤال الرابع عشر ما هو الفصل الرابع والخمسون من المقالة الرابعة من فصول بقراط وما معناه الجواب اما الفصل فيقول بقراط من عرض له حمى محرقة وسعال كثير يابس ثم كان تهيج له ليسيير فانه لا يكاو يعطش فسر جالينوس السعال اليابس قد يكون من خراج روى يحدث في ثلاث التنفس قد يكون من خشونة في الحلق وقد يكون من رطوبة رقيقة لسييرة

چھٹی جلد اور جھلیاں ہیں

ساتویں ناخن اور بال ہیں کہ ان کے اپنے اجزا آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

**سوال** وہ ضروری افعال کیا کیا ہیں جن سے ہر جاندار زندہ رہ سکتا ہے۔

**جواب** طبعیات شفا میں تین فعل لکھے ہیں جو ضروری سمجھے ہیں۔ (۱) ایک) نو بدن کو غذا دینا ہے جس سے

بدن کی بنا ہے اور یہ کام قوت طبعی سے ہوتا ہے (دوسرے) تغذیہ اور تعدیل روح کی ہے اور یہ قوت

حیوانی سے علاقہ رکھتی ہے (تیسرے) حس و حرکت ہے اور یہ قوت فطرتی کی بدولت ہے واضح ہو کہ قوت

طبعی کی جگہ جگر ہے جس کا تمام بدن میں اثر ہے یعنی جب قوت طبعی جگر میں غذا پکاتی ہے تب تمام بدن کو وہ

بلجاتی ہے اور قوت حیوانی کی جائے دل ہے جو زندگی پر مشتمل ہے روح وہاں سے تمام بدن میں جاتی ہے تب

زندگی کی صورت نظر آتی ہے اور قوت فطرتی کا کھرد باغ ہے جو دریافت کرنے کا چارغ ہے اور اسی کے سبب

اعضا کو حرکت ہے کیونکہ اعصاب کی اسی سے خلقت ہے۔ **سوال** مادی سبب کیا ہے اور سابق کو نشا ہے

اور واصل کیا ہے ہر ایک میں فرق کیا ہوتا ہے **جواب** علی بن رضوان نے مشحی غلو ق میں لکھا ہے کہ مادی

سبب دو کہلاتا ہے بدن میں اثر کرتا ہے اور جذب جاتا ہے اور سبب سابق وہ ہے جو مادے کو بدن میں اکٹھا

کرتا ہے یا سور مزاج پیدا کرتا ہے جیسے پیٹ بھر کر شراب پینے سے بہت سے اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور آخر کو وہ

بدن میں کچھ فساد لاتے ہیں اور سبب واصل کا ماسک بھی نام ہے جس کو مزاج کے ساتھ قیام ہے جیسے غصہ و اخلاط

کی تپ چڑھاتی ہے اور تپ کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ **سوال** فضول بشرط کی چوں فیصل کیا ہے اور اس کا کیا

نوعی ہے **جواب** فیصل میں قول شرط کے کہ جس شخص کو تپ سوزاں ہونے کے ساتھ بہت سی خشک کھانسی بھی حیات بعد از ان تھو اس میں

بھی پیدا ہوتا یا دماغ میں کبھی بھی نہ پیدا ہو جائے تو اس نے اس قول کی یوں تفسیر کی ہے اور پاس نہ لگنے کی یہ وجہ لکھی ہے

کہ خشک کھانسی کبھی تو اس سے بچے پھوٹے سے ہوتی ہے جو آلات تنفس میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی خلق کی خشونت سے ہوتی

ہے یعنی خلق کھردرا ہو جاتا ہے اور کبھی بخوڑی رقیق رطوبت ہو کرتی ہے جو خلق میں جاری رہا کرتی ہے

تجربى فيه واتى هذه الاسباب كان فان قصبة الرية كانها تنبل به ولذا لك  
يقول لعطش-

السؤال الخامس عشر ما هو الفصل الخامس وستون من المقالة الخامسة  
من فصول بقراط ومعناه الجواب اما الفصل فهو اذا حدثت خراجات عظيمة  
جيشة ثم لم يكن نظير معها وم فالبلية عظيمة نسره جالينوس يعنى بالخراجات  
الجيشة الكائنة فى رؤس العضل او منتهاها وخاصة ما كان من العضل القاب  
عليه العصب لان رؤس العضل متصل بالعصب من اطرافها ينبت الاوتار  
وقوله بلية عظيمة لانه لا يؤمن ان يكون الاخلاط التى ينصب الى الجراحات  
بسبب الوجع الحادث فى القرحة يجبرى اليه لا محالة فيغظم الضرر-

السؤال السادس عشر كم هى القوانين التى تتعرف منها علل الاعضاء الطبية  
الجواب من المقالة الاولى من جوامع التعرف لجالينوس حيث يقول  
سنة اولها ما ينال الافعال من المضار

الثانى الاشياء التى تبرز وتخرج-

الثالث الاورام الحادثة-

الرابع الوجع الخامس الاعراض الخاصة السادس المشتركة فى العلة

الامر من



بہر حال جو سبب ان اسباب میں سے پایا جائے گا وہ مقصدیالہ کو تر رکھے گا اور پیاس کم لگائے گا۔

**سوال** فضول بقولہ کی پانچویں مقالے کی سیٹھیوں فضل کیسے اور فضل سے کتنے لکھا ہے اُس کو کیا ہوتا ہے؟

**جواب** اُس فضل میں جو بقولہ لے لکھا ہے اُس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ جب بدن میں بڑے بڑے اور چھوٹے

پھوڑے پیدا ہوں اور کچے چمڑا اور ام نہ ہو یا ہوں تو وہ طبعی ملا سہ جالینوس نے غرض سے بیان کیا ہے کہ بقولہ

لے ان پھوڑوں سے اُن پھوڑوں کو مراد لیا ہے جو اُن عضلوں کے سروں پر نکلیں جو پھوڑوں سے ملے ہوئے ہیں

اور کچے کتروں سے اوتار لگے ہوئے ہیں اور کتنے یہ جوان کو بُری بلا لکھا ہے اُس سے یہ مدعی ہے کہ ان پھوڑوں

کی ایسی صورت میں اس امر سے امن نہیں ہو سکتا ہے کہ جو غلطان پھوڑوں کی طرف گزرتا ہے وہ اُس قرعے سے

درود کا باعث ہو جسکی جانب جاری ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب اُن پھوڑوں میں درد پیدا ہوگا تو وہ درطبعی بلا

ہوگا اور اُس کا ضرر بھی بڑا ہوگا **سوال** وہ کتنے قانون ہیں جسے باطنی اعضا کی بیماریاں پہچانی جائیں اور انکے

مطابق تدبیریں عمل میں آئیں **جواب** جالینوس کی کتاب جوامع التعرف کے پہلے مقالے سے یہ جواب دیا

جاتا ہے وہ اُس مقالے میں چھ قانون التفصیل سے بتاتا ہے (پہلا) یہ کہ اُن افعال میں جو کسی باطنی عضو کے کام

ہیں کچھ ضرر پیدا ہو جس سے اُس عضو کا حلیل ہونا ہو یا ہو جیسے دماغ کے حواس میں فتور کئے یا جگر سے معجم میں خلل

پا یا جائے زد و مسل یہ کہ جو چیزیں جس عضو سے نکلتی ہیں کتنے اُن اعضا کا مرض پہچانا جاتا ہے جیسے بول و براز ہے

کہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ و قوام وغیرہ سے مرض باطنی کو بتاتا ہے (دوسرا) یہ ہے کہ جو دم پیدا ہوتے ہیں امراض باطنی

بتاتے ہیں یعنی کچے سبب وہ اعضا باطنی جو ملیل ہیں پہچانے جاتے ہیں (چوتھا) یہ ہے کہ درد خود اپنے موضع و مقام

کا نشان دیتا ہو جس سے طبیب اُس عضو کو پہچان لیتا ہے مثلاً درد جگر اور درد گردہ ہے کہ جس سے جگر گردہ آزدہ ہے

(پانچواں) یہ کہ اول خاص امراض سے امراض باطنی پہچانے جاتے ہیں جو کسی خاص عضو کی بیماری سے ظہور میں آتے ہیں

(چھٹا) یہ کہ اُس عضو کو دیکھیں جو کسی عضو سے بیماری میں شرکت رکھتا ہے یعنی اُس کے مرض سے وہ دوسرا عضو بھی قلت

رکھتا ہے مثلاً معدے کے فساد سے دوسرے ہوسے طبیب کو چاہیے کہ ان قوانین سے باخبر ہو۔

السؤال السابع عشر كم هي اصناف ما يعرض في البدن من الاشياء الخارجة  
عن الطبيعة الجواب من المقالة الثالثة من حيلة البر للجالينوس اربعة احدها  
نفس الفعل الذي نزلت به الآفة والصبر الثاني البنية والهيئة الفاعلة <sup>لش</sup>الثالث  
السبب الفاعل لهذه البنية والهيئة الرابع العرض اللازم التابع لهذه الهيئة  
والبنية فلتسمى البنية البدن و <sup>هي</sup>الهيئة المضروبة والعائقة للفعل مرضا ويسمى  
ما يتبع ذلك عرضا ويسمى الشيء الفاعل <sup>التي</sup>المتتم لهذه البنية والهيئة سببا.

السؤال الثامن عشر كيف يستجن المار البار وكيف يبر المار الحار الجواب  
من المقالة الاولى من الادوية المفردة للجالينوس حيث يقول المار  
البار وكثيرا ما يكون سببا لتراجع الحرارة من طريق تبريد الخلط وجميع اياه  
والمار الحار كثيرا ما يبر من طريق تحليله الخلط الذي يستجن -

السؤال التاسع عشر كم هي اشروط الذي اذا اجتمعت اثر السبب  
البادي في البدن مرضا الجواب من الاصول لابن رضوان ثلثة احدها  
ان يكون البدن متهيئا لحدوث ذلك المرض اعني قابلا لتاثير ذلك  
السبب الثاني ان يكون مقدارا بسبب مقدار كثير او قوته شديدة لكيمنة  
بذلك ان يغير البدن الثالث ان يبقى ملاقيا البدن زمانا في مثله يمكن

**سوال** ۱۷ وہ چیزیں جو بدن کو عارض ہو کر فی ہیں اور طبعیت سے جدا ہیں مفصل بتاؤ کہ کتنی ہیں اور کیا ہیں۔

**جواب** جالینوس کی کتاب حیات البر کے تیسرے مقالے میں چار لکھی ہیں اور وہ چاروں میں تفصیل بیان کی ہیں (ایک) تو خاص وہ فعل ہے جس سے بدن کو آفت اور ضرر پہنچی ہے (دوسرے) بدن کی بنا اور بنیت فاعل ہے جو کسی آفت سے بگڑ گئی ہے (تیسرے) وہ سبب جو فاعل اس بنا اور بدن کا جو اسے (چوتھے) وہ عرض ہے جو بدن کو چٹا ہے اور اس بنیت بدن کا تابع جو اسے پس یوں چاہیے کہ بدن کی بنا اور بنیت کو جو ضرر پائے ہوئی ہے اور بدن کے کام کو روکتی ہے مرض کہیں۔ اور جو چیز کہ اس بنیت و بنا کی تابع ہے اُس کو عرض کہیں اور اُس چیز کو جو اُس کا فاعل اور متمم ہے سبب جانیں اور ان چیزوں کو جو بیان ہوئیں اعراض خارج از طبعیت مانیں مثلاً ایک شخص گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا پس گرنا تو سبب ہے اور پاؤں کا ٹوٹنا سبب اور مرض ہے اور وہ بنیت یعنی لنگڑا نا عرض ہے اور اس سوال سے سائل کی یہی غرض ہے

**سوال** ۱۸ سرد پانی کیونکر گرمی پیدا کرتا ہے اور گرم پانی کس طرح سردی پیدا کرتا ہے۔

**جواب** جالینوس کی کتاب ادویہ مفردہ کے پہلے مقالے میں لکھا ہے کہ سرد پانی اکثر حرارت کے بار بار گزرنے کا سبب ہوتا ہے اسوجہ کہ پہلے جلد سے اس کے سبب ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے اور حرارت کو اکٹھا کرتی لاتی ہے اور گرم پانی اکثر اس وجہ سے ٹھنڈک پیدا کرتا جاتا ہے کہ وہ غلط جو سبب گرمی کا تھا وہ اُس کو تحلیل کرتا ہے۔

**سوال** ۱۹ وہ کتنی شرطیں ہیں جب اجم ہوں تو سبب بادی بدن میں اثر پیدا کرے اور اُس اثر سے بدن میں کوئی مرض ہو پیدا کرے۔

**جواب** جو شرطیں ایسی ہیں ابن رضوان نے اصول میں تین لکھی ہیں (ایک) یہ کہ بدن اُس مرض کے حدوث کے واسطے جہاں یعنی سبب بادی کا اثر قبول کر سکتا ہو (دوسرے) یہ کہ سبب مقدار میں بہت سا ہو یا بہت سی قوت رکھتا ہو تاکہ اپنا اثر کر سکے اور اُس اثر سے بدن کو ضرر دے سکے (تیسرے) یہ کہ جب بادی اتنی دہشت انگ رہے جتنی دیر میں تغیر دے سکے۔

ان يغير عنه البدن -

السؤال العشرون كم هي الاسباب في قبول العضو القابل - الجواب  
سبعة الاول اجتماع فضلة في العضو الرفع الثاني قوة الرفع الثالث  
ضعف القابل الرابع سعة المجارى الخامس تخلخل جرم القابل اسفل  
فتنحى المادة الى اسفل السادس ضعف القوة العازية  
السابع ضيق المجارى التي يدفع القابل فضوله فيها فنسأل الله

العزيز ان يرينا طاعته ويسكننا طيق رضاه  
في عبادته ويجمعنا وارثته

**سوال** کے سبب سے عضوقابل اُس مادے کو قبول کرتا ہے جو مادہ اُس عضو کو پیدا کرتا ہے۔

**جواب** دو سات سبب ہیں جو یکدیگر نے بنائے ہیں۔ ورنہ تفصیل سے تحریریں آئے ہیں۔

۱۔ اول (خصوصاً) دفع میں فضلے کا جمع ہونا، یعنی اُس عضو میں جو دوسرے عضو کی جانب دفع کرتا ہے۔

(دوسرے) عضو۔ یعنی قوت ہے جو عضوقابل کی طرف اُسے کو پہنچاتا ہے یعنی اُس عضو کے دباؤ سے عضویں پروردہ آتا

(مقیس سے) عضوقابل ضعیف ہو جائے تب وہ اُس پر آتا ہے کسی نے کیا، چنانچہ ہے جو یہاں یاد آگیا ہے

کہ نزلہ برضعیف میسر نہ دینی نزلہ ضعیف پر گرتا ہے۔

(چوتھے) جاری یعنی رستوں کا چرچا ہو جاتا ہے۔

پانچویں) متغزل ہونا جسم قابل اسفل کا ہے جو مادہ کے گرنے کا بہانہ ہے سو اسطے کہ مادہ رواں جب کسی

جانب کو کشید پاتا ہے تو خواہی خواہی اُدھر ہی کو تاتا ہے۔

(چھٹے) ضعف قوتِ غاذیہ کا۔

(ساتویں) اُن رستوں کا تنگ ہونا ہے جسے عضوقابل عضول کو دفع کرتا ہے پس یہ ضیق جاری مادے کے

نکلنے کو منع کرتا ہے جیسا کہ ہماری جب اٹ جاتی ہے تو کوئی چیز اُس میں سے نکلنے نہیں پاتی ہے۔ اگرچہ یہ سب

سبب ہیں مگر ظاہری کے سبب ہیں ورنہ خدا مسبب الاسباب ہے اور وہی اعلم بالصواب ہے۔

اسی پر خاتمہ کتاب ہے جو تمام امور کا انتخاب ہے

ہذا ما حرره العبد المسکین محمد بن عبداللہ بن الدہلوی فی یوم الخمیس  
من سبتمبر رمضان المبارک عمت برکاتہ من سنۃ ۱۳۸۶ھ من حجۃ

النسبی صلعم بعون اللہ المتعان وعلیہ التکلیل



تعمیل پائی اور وہ حفاظت و لیاقت پیدا کی کہ شہر و افاقہ اس قدر چوسے۔ آپ کے معرکہ حالیات اطراف و اکناف میں مشہور ہیں۔ ابتدا سے عیسٰی و مسیحی و عجم کی کل تحصیل جناب مولانا سید محمد علی صاحب پنڈوی سے کی اور محنتوں اور کتب و علم طلب حکیم مرزا سید بیگ مصنف تہذیب الایمان علی اول صاحب انجیران سے کیا اور شہر آزاد عیسٰی و مسیحی کے حکیم یوسف حسین قاضی صاحب نمبر یکم ذکا و انداز صاحب سے بیٹھا یا اور مولانا خاں آپ کے عیسٰی و مسیحی و تالاب الطلیع میں الزمان حکیم غلام نقشبند خان صاحب سے بیٹھا یا یا باقی کتب درسی فن طب تاہ قانون شیخ علیہ الرحمۃ حضرت احترام الدولہ حکیم محمد حسن اندھاں صاحب تلمیذ حکیم نیک خان صاحب مصنف قرآن و کائنات سے مطالعہ کیں اور انھیں کے مطلب سے استفادہ کیا و مشق معالجہ کا ہوش حاصل کی چنانچہ نقل سند و حاجت حضرت کو جو ہستاد علیہ الرحمۃ نے خطا فرمائی اس تحریر کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اول آپ کسپ انہا میں بطور خود مطلب میں استفادہ کیا نام ہوئے کہ بعد و پسینی بنا خود کو استفادہ احترام الدولہ مرحوم سے اپنی دریافت و حفاظت کو دیکھ کر بنا برعلاجہ رئیس ضلع پٹن پوری کے بھیجا اور آپ مرثیہ ایک اس رئیس کے معالجہ پر سے بھڑک آپ کو بنا برچارہ گرمی ماموں صاحب نواب ٹونک یعنی صاحبزادہ محمد خاں صاحب مجنون کے اس کے استفادہ سے روانہ فرمایا اور پانچ چارہ میں وہ معرکہ یافتہ آیا کہ ایک کل روسا سے ریاست و عمارت خوں ہیں بعد و پسینی ٹونک و انتقال پر ملال استاد علیہ الرحمۃ و انھوں نے اپنے مولود وطن دہلی میں بطور خود مطلب فرمائے رہے اور جب کبھی حکیم محمد حسن اندھاں صاحب مرحوم کسی ریاست کو دہلی سے تشریف فرما ہوتے تھے اس قدر ان پر اعتماد تھا کہ خاص اپنا مطلب اس کے سپرد فرما کر روانہ ہوتے تھے جس کو اکثر دہلی دلی جانتے ہیں اور اکثر آپ نواح و جہاں میں بھی امر اور نو ساس کے معالجہ کے واسطے قدم رنج فرما کر کامیاب ہوتے رہے ہیں اب عرض سے ہمارا صاحب بہادر والی جنید کے ہاں آپ کا تقرر دوا ہی ہو گیا اور ایک حضرت محمد علی صاحب جنید کے غلام ہیں اور اپنے آبائی مطلب حضرت مفتی و غریب و امر میں بل و جان صرف ہیں اور حسب ضرورت و طلب ہمارا صاحب بہادر و ام ہمالہ ریاست میں تشریف لیا جاتے ہیں۔ جناب کی انہیال کا بلی الاصل پر آپ کے نانا صاحب مرزا محمد غلام بیگ قوام ترک تاجیک تھے اور ان کے والد ماجد مرزا عبدالمدبیک کی اولاد زندہ بڑی تھی جب اس کے ہاں سعادتمند متولد ہوئے تو ان کا ایک چٹان کی گود چلا آئندوں نے ان کا نام اپنے طور پر سعادت خاں رکھا و زندہ رہے بعد و دوسرے مرزا محمد غلام بیگ ہوئے نانا سے مرحوم استاذی مگر یہ تھے ان کا نام اپنے خاندان کے موافق رکھا گیا یہ سب صاحب تاجر تھے اور نہایت نام آواز کا بلی شور بازار کے رہنے والے تھے چنانچہ کابل میں ان دونوں بھائیوں کی یعنی سعادتمند اور مرزا محمد غلام بیگ کی بنائی ہوئی مسجد ایک موجود ہے اور مشہور و معروف سے اور ان کا خاندان نہایت باعزت و دو تہذیب کابل میں گزرا ہے۔ اور جانتا چاہیے کہ شہر دہلی میں چند خاندان اطباء کے معروف و مشہور فی الافاق ہیں اور قدیم سے چلے آئے ہیں اول شریف خانی جسکی یادگار حادق الملک حکیم عبدالمجید خاں صاحب وغیرہ ہیں و دوسرا اسحاق خانی یادگار و مدغنی جسکی یادگار حکیم یوسف حسین خان صاحب و حکیم شجاعت علی خاں صاحب ہیں تمیمہ اسحاق خانی جس کی یادگار حکیم سید شرف علی خاں ہیں چوتھا چٹان خانی جس کے جانشین حکیم حاجی لطیف حسین خاں صاحب و حکیم حاجی قیام الدین خاں صاحب ہیں۔ اور استاذی محمدوی کے اجداد کا خاندان جن خانی کے نسب سے موصوف رہا ہے مگر حضرت کرمی کو نہایت امن خانی و تلمذ دار اسد خانی حاصل ہے۔ مگر اشارہ صاحب کو علاج و معالجہ میں اپنے خاندانی آباؤی نسخہ عجم کا استفادہ اپنے عیسٰی و مسیحی و تلمذ دار اسد خانی صاحب سے اور طریق معالجہ مرحوم صاحب اندھاں الدولہ مرحوم سے و اصل ہے۔ اور جناب کو ہمیشہ یہ خیال مرستم خاطر رہا ہے کہ یہ متاع نیک ازہر و کان کہ باشد نیک ست اور استاذی مکرری کی شادی تکلیف محسن خانیوں میں کی جس کا سلسلہ یہ حکیم محمد صادق علی خاں صاحب مشہور حکیم خاں صاحب حضور مکرری موصوف خلف حکیم محمد حسن خاں صاحب مرحوم ابن حکیم محمد حسن خاں صاحب سہروردی کا قدیم مسکن شہر دہلی بقام فیض بازار قریب ملی دروازہ کو چھ تاراجہ کٹرہ حکیم حسن خاں تھا زمانہ شاہجہاں بادشاہ سے چلا آتا ہے اور حکیم محمد حسن اپنی سچی میں قریب مسکن مدون ہیں۔

سلسلہ استاذہ طب استاذی محمدوی حضرت خواجہ حاجی محمد بدر الدین خاں صاحب من تلامذہ حضرت احترام الدولہ محمد علی و تلمذ الملک حادق الزمان حکیم محمد حسن اندھاں صاحب ثابت جنگ مرحوم عن حکیم ذکا و اندھاں مصنف قرآن و کائنات ابن حکیم اسحاق خاں مصنف خاتہ العجم خلف حکیم اسماعیل خاں المصطفیٰ بن قاضی ابن حکیم بقا خاں عظم ابن حکیم عبدالسلام خاں ابن حکیم عیوب اندھاں ابن حکیم شرف ابن حکیم سید خاں تلمذ ہما اندھاں +

العبد  
محمد بیگ عفی عنہ

نقل سند مطب حضرت استاد محی عظیم حرم الدائم محمد حسین خان

منفوق کی اصل مزین میر استاد مکرم پاس تبرکاً موجود ہے ہونہا

Checked  
1987

باعث تحریر آنکہ

چون بر خود را نور الانبصار سعادت نشان حکیم محمد بدر الدین خان غلت الصدق برادر صاحب والا قدس حکیم محمد قطب الدین خان مغفور ابن جنب غفلت آداب  
حکیم محمد حامد خان صاحب درایم طفلی بچہ سادگی بحسب مشیت ایزدی سبب وفات والد میر و زخوش بمصیبت قیمی مبتلا گردیدہ اولاً از مزید التفات برادر عزیزان  
حکیم غلام نقشبند خان مرحوم کہ عویض حق این سعادت ندانی بودہ بشکنت نظر تربیت اثرش باکتاب علوم ضروری پرداختہ و بعد حصول استعداد مقبول در فروع و عمول  
قریب سن رشد بدین کتب فنی مورد تہذیب و حضوری مطب پچران و شش نسخہ نویسی سالہائے سال صرف اوقات ساختہ سرمایہ علم و عمل معتد بہ این فن شریف  
نیز ہم رسانیدہ چنانچہ نگاہ آزمائش نقد استعدادش بمعالجہ اکثر مرضائے حاضر مطب کامل العیار برآمدہ لاجرم ہنر معالجہ بعض مرضائے سکنائے  
ہلا و دور دست چوں بندس فائز ہوسان ضلع پٹنہ پوری وغیرہ چند جا فرستادہ شدہ بعون غایت الہی کہ شفا بخش علیکمان مایوس العلاج ست بطور صحت  
پیاران آنجا بہ نیکسای مراجعت کردہ و زیرا کہ طب یعنی روح القدس را باز مد فرمایہ دیگران ہم کتبند آنچہ مسیحا میگرد لہذا ہنگام مدائمی خود را در طلبی نجاب  
ببرونجات دو سال ست کہ ایشان را در مطب دہشتہ علاج بیشتر مرضائے ماتحت معالجہ مفوض برائے ایشان گردانیدہ شدہ میشود و چون نیک ملاحظہ میرود اگر شے را  
در حسن تدبیرات تجویدہ آرام و صحت حاصل میگردد و ظہور این معنی دلالت صریح بر اصابت راس و تشخیص درست میکند و علاوہ ازیں از اہلیت دائمی و صلاحت  
فطری طریقہ انیفہ آبار و اجاد و تنقیح رسم و راہ پیمانی کہ مصروف معالجہ غریبا بیشتر میشود و ملحوظ میدارند لاجرم ایشانرا مجاز معالجہ بطور خود نمودہ است تا تہذیب  
مساعی در معالجات کاغذ انام تجربہ زیادہ تر بحصول پیوند و ثواب اخروی مستزاد گردد و او تعالی و تقدس دست شفا و رغبت اکتساب ثواب خدمت و غریبا  
زیادہ ازین عطا فرمایہ فقط

تحریر تاریخ ہشت ماہ شعبان ۱۲۸۳ ہجری  
مطابق سبت ششم و ہفتم ربیع الثانی





شرح طبع ہمایوں صدآرای چار بالاش سخن جنابت عہد حمی حسین صنادید ہوی متخلص و

بدریں خان حکیم کیتانے	ترجمہ خوب ہی کیا ہے یہ
تا کہ اصل کتاب کا مضمون	سمجھے ہر ایک مدعا ہے یہ
پوچھا ہاتھ سے جبکہ سال تمام	بولایا خوب ترجمہ ہے یہ

از نتیجہ افکار جناب محمذ کریم خاں صاحب متخلص و ذکی ارشد تلمذ

بخالد و لا اللہ خاں غالب مغفور دہلوی

خانِ فرزانہ و ذوقِ مرتبہ بدرالدین خان	ترجمہ کر دکتا ہے کہ دروگو ہر سفت
نام او بدر دجی کر دکتا ہے کہ تاریکی کے جہل	از رخ و سر جو آئینہ پاکیزہ و بخت
سو و عظیم فنِ طب عام نمودست ز طبع	این چنین فصل حکیمانہ کہ دید کہ شفت
فکر تبارخ و ذکی داشت کہ از غیب سر و ش	سالمش آئینہ آثار و علامات بخت

از نتائج افکار جناب شفیق فتح محمد صناکیلیانوی اہل مدح و کمال علی ریاست جوہر و اہل متخلص و

پے کور طبعان بدرالدین ہے	بشمار و حکمت نمودہ سراج
مزمین ز الفاظ شہر و جو	منور ز معنی سپہر مزاج
پے سال طبعش ز روے طرب	ز بافت نہا شد چنانچہ علاج

ولہ

بدلی چو شد طبع بدرالدین ہے	کتاب بے بخت عجیب و غریب
----------------------------	-------------------------

زروئے خدافت فروغ طیب

بہ عابدیہ مودہ ہاتف کہ گو

قطعہ تاریخ از مولوی عبدالحق خان لکھنؤی پیشتر سرسکند را با دین بلند شہر اکوٹلی

بذریخا در سیم مصر اندر خواب ناز  
دست فہم کس نہ سبتہ برخش نقش طراز  
نے نے شد بدرا لہجی بر چرخ طلسم جلوساز  
خفت را بیدار کرد و دوا و اوراز نگہ ساز  
زانکہ آں پرمودہ گل راز نگہ بوی دوا باز  
گفت ہاتف از مدرس گوگل نویاں راز

جدید مرعز سبب زیب از کار ساز  
چشم و ہم کس ندیدہ روی و دست پای او  
بعت چین گویم اورا یاست زہرہ لقا  
یوسف کنعان حکمت خان بدرا لہجی خان  
باغبان گلشن حکمت اگر خوانم بجاست  
ترجمہ درختہ مود و سال طبع

تاریخ تمام طبع رختہ طبع برادر عزیز محمد نعمت اللہ خان مشہور حکیم نو بجان خان سلیمہ لکھنؤ

گوی سبقت بہرودہ را مثالش  
کس ندیدہ بہرودہ را مثالش  
گشتہ تو صنیع جملہ اجالش  
گل حکمت شگفت شد سالش

بدرویں خان کہ در فن حکمت  
مبتکتابے بہر فن طب عربی  
نقل کردش بہر اود و از تازی  
بہر تاریخ و فکر چون کروم

یکم جولائی سنہ ۱۲۹۰ عیسوی

# صحیح نامہ غلط امتحان الالباب کا نامہ الالباب مع ترجمہ و تفسیر

نمبر	غلط	صحیح	غلط	صحیح	نمبر	غلط	صحیح				
۱۵	لایت	۷	یستر	۹	۵	پاڑہ	۳۹	برسنگا	۳۹	۷	پاک صفت
۵	۴	تلی و شتوں	۱۱	۵	۵	ڈر جا نامہ	۱۱	۵	۵	۵	پاک صفت
۱۶	۱۶	اُس کے چہرہ	۱۶	۱۶	۱۶	لکے تہا چہرہ	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	پاک صفت
۱۰	۱۰	نضارہ عودہ	۱۹	۱۹	۱۹	صناعات	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	پاک صفت
		ونجار و عودہ	۱۱	۱۱	۱۱	عفت	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	پاک صفت
۲	۲	اشعار میں	۱۳	۱۳	۱۳	جور انجین	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	پاک صفت
۱۰	۱۰	صاحب کی	۱۰	۱۰	۱۰	عقل کو	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	پاک صفت
		نمرا لکے	۱۲	۱۲	۱۲	چوتھی	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	پاک صفت
		کہ اپنے	۱۴	۱۴	۱۴	وقتہ	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	پاک صفت
۱۱	۱۱	بات کے	۱۵	۱۵	۱۵	اور طبع	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	پاک صفت
		جس سوال	۱۴	۱۴	۱۴	عقبہ	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	پاک صفت
		کریں کہ ہمارے	۲۵	۲۵	۲۵	ریاضت	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	پاک صفت
۱۲	۱۲	تروتازہ	۱۲	۱۲	۱۲	آئی	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	پاک صفت
		ایساے وعدہ	۱	۱	۱	ورم اشار	۱	۱	۱	۱	پاک صفت
۱	۱	الابل	۳۷	۳۷	۳۷	تیلا	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	پاک صفت
۳	۳	پاڑہ	۳۸	۳۸	۳۸	علی نکتہ	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	پاک صفت



نوع	عسلط	صحیح	عسلط	صحیح	عسلط	صحیح	عسلط	صحیح
۱۰۳	لنگرانی	ککراتی	۲۱۳۷	مگر جیک و مگر قدرے	۱۵۸	نعمدی	لیمبی	
۱۰۴	فارسی نور	فارسی نور		پیش میں نہ قواعد کا کام	۱۵۹	جو پختہ	مہین	
۱۰۵	چکنہ جوا	شور		نیشانی جابجا میں لائیں	۱۶۰	الوجہ ضرور دیکھو	الوجہ ضرور دیکھو	
۱۱۲	طبعیا	طبعیا	۶۱۳۷	لا یحب ولا یحب	۱۶۱	الحرجی	نیزج	
۱۱۳	تفصیر	تفصیر	۷	ولا یحب ولا یحب	۱۶۲	اربع و شش	اربع و شش	
۱۱۵	تفصیر	تفصیر	۸	و یثقل و یثقل	۱۶۳	ما کفین	ما کفین	
۱۱۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۹		۱۶۴	موزاس	موزاس	
۱۱۷	نہج	نہج	۱۰	انماض	۱۶۵	الجماع	الجماع	
۱۱۸	بندی	بندی	۱۱	خاکہ بستی جو	۱۶۶	حاکرہ	حاکرہ	
۱۱۹	بغیثات	بغیثات	۱۲	بھوکہ بنہ	۱۶۷	السید	السید	
۱۲۰	درہم	درہم	۱۳	کر دین	۱۶۸	ناسور	ناسور	
۱۲۱	کے درد کو	کے درد کو	۱۴	بہب ضعت	۱۶۹	عصبہ	عصبہ	
۱۲۲	سے ہو	سے ہو	۱۵	پیدا کر نیکی	۱۷۰	نحتل	نحتل	
۱۲۳	بکدرہ	بکدرہ	۱۶	معدے میں	۱۷۱	میر سنخ	میر سنخ	
۱۲۴	منج	منج	۱۷	فیقلہا	۱۷۲	ان یحیط	ان یحیط	
۱۲۵	خصوصا	خصوصا	۱۸	الافعال	۱۷۳	الجرأۃ	الجرأۃ	
۱۲۶	کاسنی	کاسنی	۱۹	المتوسط	۱۷۴	او عن	او عن	
۱۲۷	پس غذا	پس غذا	۲۰	جزر	۱۷۵	عن ضعف	عن ضعف	

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط				
۱۲	۱۴۳	فولح افشار	فولح افشار	۲	۱۴۸	نواحی افشار	۲	۱۴۸	اذا ترکا	اذا ترکا	
۳	۱۴۵	جو تین روز تک	تین روز تک	۲	۱۴۹	بیش	بیش	۱۴	۱۴۳	توڑتی ہے	توڑتی ہے
		روغن زیت	جود روغن زیت	۱۰	۱۴۲	دشبد	دشبد	۱۴	۱۴۳	چھوڑتی ہے	چھوڑتی ہے
		میں و بار بار	میں و بار بار	۱۰	۱۴۲	لاشبت	لاشبت	۱۴	۱۴۳	سکھاتے ہیں	سکھاتے ہیں
۵		زرور	زرور	۱۲	۱۴۳	اکثر الجبر	اکثر الجبر	۱۴	۱۴۳	نہ ہوا کو	نہ ہوا کو
۱۶		کرا تا ہے	کرا تا ہے	۱۳	۱۴۳	الدرشبد	الدرشبد	۱۴	۱۴۳	جلا تا ہے	جلا تا ہے
		کھل جاتا ہے	کھل جاتا ہے	۱۳	۱۴۳	لاشبت علیہا	لاشبت علیہا	۱۴	۱۴۳	بلکہ پانی اور	بلکہ پانی اور
۵	۱۴۶	بتیعفن	بتیعفن	۱۳	۱۴۳	دشبد	دشبد	۱۴	۱۴۳	اعتدال	اعتدال
۲	۱۴۸	عدد و کثیرا	عدد و کثیرا	۱۳	۱۴۳	دشبد	دشبد	۱۴	۱۴۳	پیدا کرتی ہے	پیدا کرتی ہے
۳		ظرف اعضتہ	ظرف اعضتہ	۶	۱۴۳	دشبد	دشبد	۱۴	۱۴۳	جاتی ہے	جاتی ہے
۹		لفصل	لفصل	۵	۱۴۵	قرط	قرط	۱۴	۱۴۳	منفج	منفج
۸	۱۴۹	بکس جانا	بکس جانا اور	۷	۱۴۵	یقبل	یقبل	۱۳	۱۴۳	مجر الجشتہ	مجر الجشتہ
		کھل جانا کہا	کھل جانا کہا	۷	۱۴۵	متخلل	متخلل	۲	۱۴۹	سوار	سوار
		کرتے ہیں	کرتے ہیں	۱۲	۱۴۸	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	مادی	مادی
۱۱	۱۸۱	مردار سنگ	مردار سنگ	۹	۲۰۰	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
۱۲		تسعیل	تسعیل	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
۱۳		چربی گا کی	گہی گا کی	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
۱۳	۱۸۴	وقد سیرز	وقد سیرز	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
		حاشیہ سیرز	حاشیہ سیرز	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
۱۳	۱۸۵	باہر نکلی اور	باہر نکلی اور	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
		بعض	بعض	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
		حاجت پڑے	حاجت پڑے	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
		اور بعض	اور بعض	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل
		المبتری	المبتری	۱۳	۲۰۲	تسعیل	تسعیل	۱۱	۱۸۱	تسعیل	تسعیل